فتنۂ قادیانیت کے متعلق اکابر صوفیاء و علماء کے حقیقت پر مبنی مکاشفات اور

پیشگوئیاں



تحقیق و تدوین

غلام دستگیر فاروقی

آستانہ چشتیہ خیریہ جلالپور درس (چک امرود) شکرگڑھ



فتنۂ قادیانیت کے متعلق اکابر صوفیاء و علماء کے حقیقت پر مبنی مکاشفات اور

پیشگوئیاں

تحقیق و تدوین

غلام دستگیر فاروقی

آستانہ چشتیہ خیریہ جلالپور درس (چک امرو روڈ) شکر گڑھ



مکتبہ اعلیٰ حضرت

داتا دربار مارکیٹ، لاہور

042-37247301
0300-8842540
0315-8842540

نام کتاب : پیشگوئیاں

تحقیق وتدوین : غلام دستگیر فاروقی
آستانہ چشتیہ خیریہ جلالپور درس
(چک امرو روڈ) شکرگڑھ۔

اشاعت : اگست 2017ء
نظر ثانی : مولانا اعظم علی نعیمی
تعداد صفحات : 208
کمپوزنگ : مشتاق احمد بیروتی
تعداد : 600
ناشر : مکتبہ اعلیٰ حضرت دربار مارکیٹ لاہور
ہدیہ : 240
رابطہ : 042-37247301
0300-0315-8842540

نوٹ: بحیثیتِ مسلمان کوئی بھی شخص قرآن مجید، احادیث اور دیگر دینی کتب میں عمداً غلطی کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ سہواً جو اغلاط ہوگئی ہوں ان کی تصحیح کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔

انسان، انسان ہے، اگر اس اہتمام کے باوجود بھی کوئی غلطی یا خامی آپ کی نظر سے گزرے تو ہمیں اطلاع کریں تا کہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح کی جاسکے۔ (ادارہ)

نام کتاب
پیشگوئیاں

موضوع
عقائد

زبان
اُردو

باہتمام
محافظانِ ختم نبوت
پاکستان

سیٹنگ
مشتاق احمد
0331-4032549

فہرست

تقریظ	9
تقریظ	10
انتساب	11
تحریک	12
ہدیہ تشکر	13
ابتدائیہ	15
امام غزالی (م ۵۰۵ھ)	16
شیخ اکبر محی الدین ابن عربی (م ۶۳۸ھ)	16
(۳) امام عبدالوہاب شعرانی (م973ھ)	17
(۴) حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی	18
اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خان محدث بریلوی	20
مقدمہ	23
چند ضروری وضاحتیں	26
صدائے دل	29
تعارف، مرزا قادیانی	34

باب ①
قرآن حکیم کی پیش گوئیاں

قاضی محی الدین کی تاریخ ابن خلکان میں پیشگوئی	41
انجیل مقدس کی مدعیان مثیل مسیح کے بارے میں عجب پیش گوئی	46

باب ②
فصل اول
حضور خاتم النبیین کی چند پیشگوئیاں

منکرین سنت اور منکرین ختم نبوت میں مماثلت کے وجوہ	48
تبصرۂ چشتی	57

فصل دوم
نبی رحمت ﷺ کی جھوٹے مدعیان نبوت کے بارے پیشگوئیاں

فصل سوم
تاجدار ختم نبوت ﷺ کی خاص مرزا قادیانی کے متعلق پیش گوئیاں

پہلی پیشگوئی	64

دوسری پیشگوئی	65
تیسری پیشگوئی	66
ایک شبہ اور اسکا ازالہ	67
فصل سوم	
مرزا قادیانی اور قادیانی امت کے متعلق امیرالمومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی پیشگوئی	68

باب ③

اہل اللہ کا نور فراست اور مرزا قادیانی

حضرت سید نعمت اللہ شاہ ولی کرمانی	70
مرزا قادیانی کے بقول شاہ صاحب کی پیش گوئی کی اہمیت	71
پیش گوئی	73
سید بدرالدین گیلانی	74
خواجہ توکل شاہ انبالوی رحمۃ اللہ علیہ	75
خواجہ انبالوی کی نظر اور مرزا قادیانی	76
خواجہ انبالوی کا مرزا کے متعلق صبر اور توکل علی اللہ	77
یَضْرِبْ یَضْرِبْ کی بحثیں چھوڑ سامنے آؤ	78
فرار ہو کفر جس طرح بیت الحرام سے	78
خواجہ انبالوی کا فیضان عیسوی	80
مرزا قادیانی کی توہین حضرت عیسیٰ علیہ السلام	80
پیر حسن شاہ قادری بٹالوی	81
سید بدرالدین گیلانی (پیشگوئی)	84
قبلہ خواجہ محمد خان عالم رحمۃ اللہ علیہ	84
خواجہ محمد خان عالم	87
مولانا سید میر حسن اور علامہ اقبال کے والد گرامی	89
قطب ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نوراللہ مرقدہ	90
پیشگوئی	91
مرزائی وزیر کا مرنا	92
میاں شیر محمد شرقپوری نوراللہ مرقدہ کا کشف	93
سید محمد امین علی نقوی رحمۃ اللہ علیہ کا قادیانی لیڈر اور قادیانی امت کو روحانی چیلنج	94
چیلنج	95
شیر ربانی کی روحانی طاقت	96
میاں فتح محمد صاحب	96
نادر واقعہ	97
حاجی امداداللہ مہاجر مکی قدس سرہ العزیز	97
پیشگوئی	99
جب بارگاہ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے اعلیٰ حضرت گولڑوی کو حکم ملا	100

مرزا قادیانی سب سے بڑا بد بخت	101
عارف باللہ حضرت غلام قادر بھیرویؒ	102
پنجاب میں مرزائیوں کے ساتھ عدم نکاح کا سب سے پہلا فتویٰ کس نے دیا؟	102
امام العارفین خواجہ اللہ بخش تونسوی قدس سرہ العزیز	103
خواجہ تونسوی کی نظر	104
حضرت علامہ سید غلام دستگیر ہاشمی قصوری نور اللہ مرقدہ	105
اہل اللہ سے عقیدت	106
فتح رحمانی بہ دفع کید کادیانی	106
مرزا دجال کا ایک اور جھوٹ	107
علامہ غلام دستگیر قصوری کی نگاہ ولائیت	107
خواجہ غلام فرید فاروقی چشتی کوٹ مٹھن شریف	110
مقدمہ مرزائیہ بہاولپور (پہلا عدالتی مقدمہ) مرزائیوں کے غلط الزام کارد	111
محدث گھوٹوی کو سرکار مدینہ ﷺ کا حکم	112
خواجہ کوٹ مٹھن کی روح پر فتوح اور محدث گھوٹویؒ	116
قادیانیوں کی سینہ زوری	116
قادیانیوں کے ذمہ ایک جواب!	117
خواجہ حاجی حافظ محمد عبدالکریم نقشبندی مجددیؒ	117
حضرت صدیق اکبر کا قبلہ حافظ صاحب کو قادیانیت کے متعلق رہنمائی کرنا	118
مرزائیوں کے چہرے سیاہ دکھائی دیئے	121
قرآن حکیم سے مرزائیوں کے خلاف گواہی لانا	123
مرزائیوں کے متعلق استخارہ	124
جب قبلہ حافظ صاحب غمزدہ ہو گئے	127
بابا جی نقیب اللہ شاہ صاحب حسنی قدس سرہ	128
سرکار ﷺ کا ختم نبوت کا لٹریچر شائع کرنے کا حکم فرمانا	130
تحفظ ختم نبوت پہ کام کرنے والوں کیلئے لمحہ فکریہ	131
حضرت پیر سیدنا مہر علی شاہ گولڑوی	131
پہلی پیشگوئی	133
دوسری پیشگوئی	133
اعلیٰ حضرت گولڑوی کا فتنہ قادیانیت پر غلبہ کیلئے دعا کا ایک وقت مخصوص کرنا	134
غازیٔ اسلام مولانا کرم الدین دبیر	136

ایک مجذوب فقیر کی پیشگوئی	137
قطب الارشاد خواجہ سید محمد امین شاہ	139
فتنہ مرزایت پر فتح یابی کے لئے محدث علی پوری کی آلو مہار شریف حاضری	140
پیشگوئی	140
حضرت صاحبزادہ سید فیض الحسن شاہ	141
قادیان میں خطیب الاسلام کی للکار	142
امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری	142
حضرت امیر ملت کا دورۂ سیالکوٹ	143
جب امیر ملت جلال میں آگئے (پیش گوئی نمبر1)	144
منجھلے صاحبزادہ صاحب کے خلاف مرزائیوں کی فتنہ طرازی (پیش گوئی نمبر2)	145
جج کو انتباہ	146
پیش گوئی نمبر3	147
پیش گوئی نمبر4	148
حضرت خواجہ غلام محی الدین قدس سرہ	150
جب محمدی نور عیسوی نور کو کھا گیا (پیشگوئی)	151
حضرت سید نور الحسن کیلیانوالے رحمہ اللہ تعالی	152
سرکار خاتم النبیین ﷺ کا ایک بچے کو حضوری میں ارشاد	
خواجہ غلام حسن سواگ نور اللہ مرقدہ!	154
پیشگوئی	155
ابوالفیض سید قلندر علی سہروردی	155
قلندر ہر چہ گوید دیدہ گوید	157
ایک عورت کا مرزا قادیانی کے بارے انکشاف	158
ادب گاہیست	160
حضرت مولانا سردار احمد قادری (محدث اعظم پاکستان)	162
پیشگوئی	163
حضرت خواجہ صوفی محمد علیؒ نقشبندی	165
قبلہ صوفی صاحب اور مرزا بشیر الدین (ابن مرزا قادیانی) آمنے سامنے	165
فقیر کا مارا ہوا نہیں اٹھتا	166
جادو وہ جو سر چڑھ کے بولے	166
لنگر کی چائے کمال	168

باب ④

مرزا قادیانی کی پیشگوئیاں	168
اقول:	169
پیشگوئی (موت مکہ میں ہوگی یا مدینہ میں؟)	173
مرزا غلام احمد قادیانی کی موت کی حالت	175
قادیانی تاویل!	176
اہم نکات	177
پیشگوئی (محمدی بیگم سے نکاح)	178
سلسلہ عالیہ چشتیہ کے ایک سپوت کی نگاہ فراست	179
مرزا قادیانی کی شاطرانہ چال	180
مرزا غلام احمد قادیانی کا ایک اور پینترا	181
قارئین!	181
مرزا قادیانی کے مریدوں کا موقف	184
پیشگوئی (مکہ اور مدینہ میں ٹرین کا چلنا)	185
صد افسوس!	187
پیشگوئی (عبداللہ آتھم عیسائی سے مناظرہ)	187
ناظرین کرام!	188
خدا کے قلم کی سرخ چھینٹ مرزا صاحب کے کرتہ پر	189
ناظرین کرام!	192
جہنم سے مرزا قادیانی کا انٹرویو	193
برادران اسلام!	194
پیشگوئی (مرزا قادیانی کی عمر)	196
دعوت انصاف	199
(مولانا بٹالوی کے متعلق مرزا کا ایک ڈراؤنا الہام)	200
مولنا بٹالوی کے قادیانی ہو جانے کی پیشگوئی	201
پیشگوئی (دربار وادیٔ عزیز شریف کے بارے میں)	202
پیشگوئی (مرزا طاہر کی غلط پیشگوئی ذلت ورسوائی)	202
حسن محمود عودہ کا قبول اسلام	203
مرزا طاہر کا ایک انٹرویو (پیشگوئی)	203
مصادر و مراجع	205

تقریظ

عظیم مجاہد ختم نبوت وناموس رسالت

محترم المقام جسٹس ریٹائرڈ نذیر احمد غازی صاحب

میزبان: پروگرام: صبح نور (92 چینل)

ہدایت انسانی کے لئے آخری آسمانی حجت حضور سید کونین ﷺ کی ذاتِ کرم فرما ہے۔ انسانی فضائل اور کمالات کی انتہا اس ذات اکرم ﷺ میں جمع فرما کر قیامت تک اور تمام جہانوں کی سرحدوں تک نبی اکرم ﷺ کو ہدایت ونور کا دائمی مینارہ بنا کر مبعوث فرمایا، اور ان ﷺ کو توحید خداوندی کی امانت تفویض فرما کر وما ارسلنٰك الا رحمة العٰلمین، اور کافةً للناس، بشیراً ونذیراً جیسی صفات بے مثیل ومثال سے نواز کر ہدایت کاملہ کا دائمی محور بنادیا۔ اور دین کی اساس حقیقی لآ اِ لٰهَ اِلَّا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ کو قرار دیا۔

یہ کلمہ طیبہ دین کی اساس، دین کی حقیقت اور دین کا جوہر ہے۔ دین کی ابتداوانتھاء اسی کلمہ طیبہ سے وابستہ ہے۔ اور اسی کلمہ طیبہ کی اہم ترین شرط توحید ورسالت کو مکمل طور پر ایک ہی وقت میں تسلیم کرنا ہے۔ اگر کوئی شخص محض توحید کو تسلیم کرتا ہے لیکن رسالت کا اقرار نہ کرے تو اس کا ایمان ہی نہیں ہے اور اگر رسالت کا اقرار کرتا ہے اور پیغام رسالت یعنی توحید کا اعتراف نہ کرے تب بھی ایمان نہیں ہے۔ لہٰذا شرط ایمان یہی ہے کہ اپنی حیات کے ہر فکری واعتقادی

پہلو سے توحید ورسالت کو یکجا کر کے تسلیم کرے

رسالت محمدیہ ﷺ کا دائرہ وسعت جمیع عوالم ماضیہ ومستقبلہ کو احاطہ کئے ہوئے ہے۔ اسی حقیقت کو دائرہ ہدایت کا ہر فرد یعنی سیدنا آدم علیہ السلام سے لیکر مبشر ظہور خاتم النبیین ﷺ سیدنا عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰت والتسلیمات کرتے آئے ہیں۔

نبوت ورسالت کا کمال واختتام حضرت سیدنا محمد الرسول اللہ ﷺ پر ہو گیا۔ اب کسی طرح کی کوئی گنجائش باقی نہ رہی کہ کوئی تشریعی، ظلی یا بروزی تصور لیکر اظہار یا دعویٰ نبوت کرے۔ نبوت ورسالت کے لئے جو شرائط وامتیازات علوم نقلیہ وعقلیہ، براہین سماویہ اور تشریحات معصومین یعنی اس گروہ انبیاء علیہم الصلوات سے مستنبط ہیں ان کی روشن وضاحت اس حقیقت سے ہر صاحب شعور وعلم کو احساس و یقین دلاتی ہے کہ رسول اکرم سید ہر زمان ومکان ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت و رسالت تو کجا محض اس بارے میں تشکیک کا شکار ہونے والا بھی دائرہ ایمان سے خارج ہو جاتا ہے۔

برصغیر میں عیسائی مشنریز نے فرنگی ناخداؤں کی تائید سے ختم نبوت کے اصلی واساسی عقیدے پر ضرب کاری لگانے کے لئے جو راستہ اختیار کیا ہے۔ وہ ایک بہت بڑا ابلیسی سوانگ ہے۔ نبوت ورسالت کے دعاوی پر غور کرنے کے لئے تاریخ نبوت ورسالت کا مطالعہ نہایت ضروری ہے۔ صادق الدعاوی اور کاذب الدعاوی مدعیان کی تفریق ازخود ہو جائے گی۔

نبی کبھی جھوٹ نہیں بولتے۔ وہ غلط دعوے نہیں کرتے۔ وہ فحش گو نہیں ہوتے۔ نبی انبیاء اکرام کی تنقیص نہیں کرتے اور اور ان پر اتہام نہیں دھرتے۔ کبھی کوئی نبی تدریجاً دعاوی سے نہیں گزرتا۔ اور ظالمین کی حمایت پر کمر بستہ نہیں ہوتا۔ نبی اپنے وقت میں علم وعمل اور مرتبہ کے لحاظ سے سب سے برتر ہوتا ہے اور

سب سے بڑھ کر اس کا تصور اللہ بالکل شفاف ترین ہوتا ہے۔ کیسے کیسے مغلوب الحواس اور مغلوف الشعور لوگ اٹھے اور انہوں نے توحید و رسالت کے انسان نواز پاکیزہ عقائد پر ہوس شیطانی سے معمور ہو کر چھینا جھپٹی شروع کی۔ عجب حیرت ہے کہ ابلیس نے تو سیدنا آدم علیہ السلام کی فضیلت پر اعتراض کیا تھا، ان کی خلافت کا انکار کیا تھا۔ لیکن انسان نما ابلیس نے اللہ واحد کو اور اپنی ذات خسیف و خبیث کو رشتہ ازدواج میں پرو دیا۔

ذرا غور فرمایئے ختم نبوت کے قصر ایمان مدار پر کس ابلیسی مکر سے حملہ کیا کہ پہلے تقدس اُلوھیت کو درجہ ازدواج پر لا کر کلمہ طیبہ کا پہلا حصہ اُلوھیت لا شریک کو شرمناک انداز میں بیان کیا۔ جب توحید کا تصور ہی ازدواج کے تصور سے مملوء ہوا تو پھر رسالت و نبوت کا تصور تو نہایت کمزور، بے دلیل اور بے وزن ہو گیا۔ یہ انحراف کلمہ توحید و رسالت کا بہت ہی نامعقول اور فطرت علمیہ سے اتنا بڑا انکار ہے کہ ابلیس بھی انگشت بدنداں ہے۔ جہالت اور خیانت کے مرقع تصورات و تحریرات نے برصغیر میں ایک علمی تحریک کا نام لے کر پنجے جمائے تو اسلام کے تسلسل ایمانی سے وابستہ اہل فکر و علم، صاحبان تقویٰ و روحانیت نے دین مصطفیٰ ﷺ کی دائمی روشنی کا سہارا لیکر ابلیس ارضی کا محاسبہ کیا۔ ادوار کے تقاضے بدل گئے۔ بات افہام و تفہیم سے نکل کر مباحثہ تک آئی۔ مباحثہ نے مناظرے کے مرحلے تک حجت تمام کی۔ بات نہ رُکی۔ مباہلہ ہی آخری حجت رہ گئی تھی۔

رسول محتشم سید ہر زمان و مکان ﷺ کے بُستان کرم کی ریحان طیب کا ایک پیکر ''حسنی پھول حسینی تھا مہکنا جسکا''، یعنی حجۃ اللہ فی الارض، رشک روحانیاں، ملجائے اہل ایمان، منارہ نور جلی وخفی یعنی سیدنا پیر مہر علی شاہ اٹھے اور ابلیس کی کلائی مروڑ ڈالی اور فرمایا مسیح اور نبی ہونے کے مدعی کو تو مردہ زندہ کرنا

چاہیئے۔ آؤ اور رسول اکرم ﷺ جو رشک مسیحا ہیں اس رشک مسیحا ﷺ کے فیضان معجزہ کے تسلسل کو دیکھو۔ دائمی مسیحائی و نبوت کا مدعی ہمارے مقابلے میں آ کر مردہ زندہ کر کے دکھائے لیکن فبهت الذی کفر

کوئی جانے منہ میں زبان نہیں نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں

قصہ ابلیس و آدم کا ظہور جدید تھا۔ ابلیس خائب و خاسر تھا۔ بڑی طویل کہانی ہے۔ اس کہانی کا ایک حصہ قیام پاکستان کے بعد کا ہے۔ بات مباہلہ سے مڑ گئی ورنہ ابلیسیت کا یہ جدید ایڈیشن ہمیشہ کے لئے نسیاً منسیاً ہو جاتا۔

پارلیمنٹ میں معرکہ حق و باطل برپا ہوا۔ بے خبر بھی باخبر ہو گئے۔ اور 6 ستمبر 1974ء کو دفاع دین کا ایک مرحلہ طے ہوا۔ مرتدین کو آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ مگر اس فتنے کی چنگاریاں سلگتی رہیں۔ پھر امتیاز حق و باطل کے لیئے اعلیٰ عدالتوں تک معاملہ پہنچا۔ عدالتوں نے وضاحتیں کر دیں۔ صراحتیں لکھ دیں۔ کہ یہ لوگ شعائر اسلام کو کسی طرح بھی نہیں اپنا سکیں گے۔

عدالتی فیصلوں کی تفصیلات میں ان جرائم دینیہ اور مذمومات اخلاقیہ کا بیان موجود ہے۔ اہل تحقیق ان عدالتی فیصلوں کا ضرور مطالعہ فرمائیں۔ اب یہ لوگ مظلومیت اور بیکسی کا لبادہ اوڑھ کر اُمت مسلمہ میں نئی طرز فساد کی بنیاد ڈال رہے ہیں۔ یتیم العقل اور علم دشمن قلم فروش ان کے دفاع میں ہراول دستہ ہیں۔ خود فراموش، ایمان فروش، زبان دراز، بزعم خود انسانیت اور اخلاقیات کے جنازے کو کاندھوں پر اٹھائے دشمنان دین وملت کی وکالت کر رہے ہیں۔

بہت ضرورت ہے ایسے مکر و فریب کے ماحول میں کہ کوئی اذان سحر کا اہتمام کرے تب دجل و فریب کی سیاہ رات کوچ کرتی نظر آئے گی۔ صبح استقامت سراجاً منیرا ﷺ کے نور لازوال کی خیرات لیکر طلوع ہو رہی ہے۔

نقیبان خیر و سلامتی میں ایک نام غلام دستگیر فاروقی صاحب کا

ہے۔ان کے قلم کی سرسراہٹ صاحبان ایمان وادب کے دلوں پر محبت کے ہاتھوں سے دستک دے رہی ہے۔

جو شخص ختم نبوت کے کام میں اپنے آپ کو مصروف کر دیتا ہے وہ خاتم الانبیاء والمرسلین حضور اکرم ﷺ کے زیر حمایت ہوتا ہے اور یہ حمایت عارضی نہیں بلکہ جنت میں داخلے تک جاری رہتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی توفیق وکرم کی برکت سے یہ فقیر راقم التحریر اعلیٰ عدالتوں میں یہ مبارک خدمت انجام دیتا رہا ہے۔ یہ سماں ناقابل بیان ہے کہ جب کبھی بھی فقیر اس جہاد میں شریک ہوا انوار وتجلیات سے معمور میری ذات کا داخل وخارج میرے لئے سرمایہ ہستی بنتا تھا۔

جس جا بھی تیرے قرب کے آثار ملے ہیں
معمور تجلی درو دیوار ملے ہیں

خاکپائے فدایان رسول ﷺ

نذیر احمد غازی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیکر درد و سوز پیر طریقت

ذوالفقار مصطفیٰ ھاشمی قادری

حامداً و مصلیاً امابعد!

یہ طے شدہ بات ہے کہ قوموں کا ارتقاء اور استحکام اپنے اسلاف کے کار ہائے نمایاں سے واقفیت حاصل کر کے اور انہیں پڑھنے اور سمجھنے سے ہی حاصل ہوسکتا ہے۔ صدق و کذب کی شناخت اور حق و باطل کی پہچان باقی رکھنے کے لئے ہر دور کے تقاضوں کے مطابق میراثِ اسلاف کو سہل اور آسان انداز میں پیش کرنا فکر و نظر اور عقائد و اعمال کو پراگندہ ہونے سے محفوظ رکھنے کا اہم سبب اور سامان ہے۔

گونا گو مصروفیت کے دن بدن بڑھتے ہوئے اژدہام نے جستجوئے حق اور تحقیق کے مزاج کو بیزاری کی حد تک پہنچا دیا ہے۔ دلائل اور براہین طلبی کے اس دور کا مسلمان بغیر دلیل کے بات سننے اور ماننے کو تیار نہیں ہوتا مگر دوسری طرف دلائل کی تلاش کے لئے سہل پسندی کا شکار ہے۔ موضوعاتی اعتبار سے جمع شدہ مواد کی طلب آج کے دور میں بات سمجھانے اور منوانے کی ضرورت بن چکی ہے۔

آپ کے ہاتھوں میں کتاب ''پیشگوئیاں'' ہمارے دور حاضر کے ابھرتے ہوئے محقق، مصنف، مدرس، اور مجاہد حضرت علامہ مولانا مفتی غلام دستگیر فاروقی دام ظلہم کی خوبصورت اور اچھوتی کاوش ہے۔ قحط الرجال کے اس دور میں ایسے کہنہ مشق اور مدبّر علماء کا وجود ایک نعمت سے کم نہیں۔ انداز تحریر میں سلاست اور ادیبانہ نثر نگاری کے ساتھ ساتھ ابواب بندی اور ترتیبِ مواد کے لیے سُرخیوں نے کتاب کو چار چاند لگا دیے ہیں۔

تحفظ ختم نبوت کرنے اور قادیانت کا علمی رد مضبوط اور موثر انداز میں کرنے کے لئے تاریخی اور واقعاتی دستاویزات کو مرتب کرنے کی یہ مساعیء جمیلہ ایک بڑا تاریخ ساز کارنامہ اور اپنی نوعیت کی پہلی کاوش ہے۔

عالم اسلام میں بالعموم اور بالخصوص ملک پاکستان میں آئے روز قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں اور پیدا کئے جانے والے شکوک وشبہات پر جس تسلسل اور مجاہدانہ کردار کے ساتھ کام کرنے کی ضرورت ہے قبلہ مفتی صاحب کی یہ کوشش اس سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ایک صدی سے زائد عرصہ ہو چلا کہ یہ فتنہ اپنی جڑیں مضبوط سے مضبوط تر کرتا چلا جا رہا ہے اور اسکی مئوثر بیخ کنی کرنے میں خاطر خواہ نتائج حاصل نہیں ہو پا رہے ہیں

محافظان ختم نبوت پاکستان کے پلیٹ فارم سے عظیم مجاہد ختم نبوت علامہ مولانا حافظ محمد اعظم علی نعیمی حفظہ اللہ کی زیر امارت وقیادت علماء اور مفتیان کرام کی ٹیم مئوثر حکمتِ عملی کے ساتھ قادیانیت کا تعاقب جاری رکھئے ہوئے ہے۔ شعبہ تصنیف وتالیف میں قبلہ مفتی صاحب گراں قدر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔امیدِ واثق ہے کہ یہ جذبہ عشق اب انشاء اللہ عزوجل روز افزوں رہے گا اور آنے والے دنوں میں آپ کو حضرت کی تصانیف وتالیفات میسر آتی رہیں گی۔ باصلاحت اور مخلص مجاہدین کی حوصلہ افزائی ہم سب کا فریضہ ہے۔امید کرتا ہوں کہ آپ سب اس میں بخل سے کام، نہیں لیں گے اللہ رب العزت ہمیں حضور ﷺ ختمی مرتبت حسن وجمال والے بے مثال آقا ﷺ کی تاج وتختِ ختم نبوت کی محافظت کے لئے چوکیداروں میں قبول فرمالے اور ہمارے لئے اس نوکری کو سامانِ بخشش فرمائے۔آمین بجاہ النبی الکریم

احقر سگ در غوث ورضا

ذوالفقار مصطفیٰ ھاشمی قادری

انتساب

فقیر اپنی کتاب کا انتساب بصد ادب سیدی و مرشدی خواجہ خواجگان، پیکر لطف و کمال، شہر یار جمال، منبع فیوض خاتم الانبیاء، شیخ طریقت، ابو الجمال حضرت علامہ خواجہ محمد بدر عالم جان دام اللہ فیوضہم ''میاں گل صاحب'' کے نام کرتے ہوئے روحانی و قلبی مسرت محسوس کر رہا ہے۔ جو علوم شریعت و طریقت کا منبع ہیں۔ جو شب و روز ذکر اللہ و ذکر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شمع جلا رہے ہیں۔ جو نوجوان نسل کی ایسے منظم طریقے سے اصلاح کر رہے ہیں کہ کم مشائخ کے حصہ میں آئے۔ حسن و جمال ایسا کہ ہزاروں لالہ رخ اور زہرہ جمالوں کی کہانیاں ایک ایک ادا میں سمٹ آئیں۔ سرشار آنکھوں سے مصطفی جان رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شراب محبت کے پیمانے چھلکیں۔ درخشاں پیشانی ماہتاب کی طرح ہر وقت موج نور میں غرق رہے۔ گفتگو فرمائیں تو علم و حکمت کے موتی جھڑیں۔

آستانہ عالیہ مرشد آباد شریف پشاور،
خانقاہ نقشبندیہ مجددیہ خیریہ G-7-2
نزد ستارہ مارکیٹ اسلام آباد۔

تحریک

محبت کے کوہ گراں، فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے لیے ہمہ وقت مستعد، تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر صف اول کے مجاہد، احقر سے حقیقی بھائیوں کی طرح محبت کرنے والے، امیر محافظان ختم نبوت پاکستان حضرت علامہ حافظ محمد اعظم علی نعیمی صاحب جن کی بھرپور تحریک کی وجہ سے یہ کتاب تیار ہوئی۔ اگر ان کی تحریک، پاکیزہ محبت و اخلاص نہ ہوتا تو شاید بندہ پرتقصیر یہ بکھرا ہوا خزانہ جمع نہ کر پاتا اور صوفیاء وعلماء کی عظیم ایمان پرور یادداشتیں آپ کو پیش نہ کرسکتا۔

زمانہ قدر کر ان کج کلاہان محبت کی
کہ پیدا اس نمونے کے جواں ہردم نہیں ہوں گے

ہدیہ تشکر

مشفق ومہربان، پیکر درد وسوز، محب اہل بیت، محب صوفیاء واولیاء، متوکل علی اللہ، میرے مرشد ومربی، والد گرامی حضرت علامہ حافظ **محمد قاسم علی ساقی** صاحب زید مجدہ واطال اللہ عمرہ جن کی زندگی میرے لئے تصوف کی کھلی کتاب کی مانند ہے، جنہوں نے عدم بینائی کے باوجود مجھ پر تقصیر پر بندہ نوازی کی حد کر دی، اور میری ''امی جان'' جو میری زندگی کا سب سے بڑا سرمایہ اور میری خطاؤں کی سب سے بڑی خطاپوش ان دونوں شخصیات کی تصویریں ہمہ وقت میری آنکھوں میں بستی ہیں، خدا کی قسم میں ان کی دعاؤں کے سہارے چل رہا ہوں، میں قدم قدم پہ بھٹکا لیکن ان کا دست غائبانہ میری رہنمائی کو ضرور پہنچا۔

میں سنبھل سنبھل کے بھٹکا اور بھٹک کے سنبھلا

میرے ساتھ ساتھ آیا تیرا دست غائبانہ

❁ جانشین شرف ملت پروفیسر ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی جن کے پاس جب بھی حاضر ہوا انہوں نے علمی وتحقیقی رہنمائی فرمائی۔ ❁ میرے مہربان فاضل دوست مفتی محمد فرقان عباس نقشبندی صاحب۔ ❁ شیر دل مجاہد، میرے منجلے بھائی مفتی غلام مرتضی ساقی صاحب۔ ❁ واقعی درویش صفت انسان، احقر جن کی محبتوں کا مقروض قاری نعیم احمد سلطانی صاحب۔ ❁ میرے مخلص دوست، ہر دلعزیز شخصیت حافظ نوید احمد صاحب چوہدری۔ ❁ علم دوست شخصیت محمد اظہر عمران صاحب ایڈووکیٹ۔ ❁ میرے رفیق سفر وحضر حافظ محمد آصف قادری صاحب۔ ❁ مجھ احقر سے ہر لمحہ متعاون قاری محمد اکرام اللہ صدیقی صاحب۔ ❁ علامہ حافظ محمد صابر قادری۔

یہ تمام وہ شخصیات ہیں جن کا قلبی، علمی اور عملی تعاون ہمہ وقت میری دستگیری کرتا رہا۔ اللہ عزوجل اپنے محبوب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تصدق ان تمام احباب کو دنیا وآخرت میں بہتر جزا دے۔

ابتدائیہ

الحمد للہ رب العٰلمین والصلاۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین.

زیرِ نظر کتاب بعنوان ''پیش گوئیاں'' اس وقت آپ کے ہاتھوں میں موجود ہے پیش گوئی کا مطلب ہے کے آئندہ ہونے والے کسی معاملہ کی خبر دینا، یہ بات خلاف عادت ہے کہ کوئی مستقبل میں ہونے والے کسی واقعہ کی خبر دے لیکن کچھ افراد ایسے ہوتے ہیں جن سے خلاف عادت بات ظاہر ہو جاتی ہے۔

١ نبی سے جو بات خلاف عادت نبوت کے بعد ظاہر ہوا ُسے معجزہ کہتے ہیں۔

٢ نبی سے جو بات خلاف عادت نبوت سے پہلے ظاہر ہوا سے ارہاص کہتے ہیں۔

٣ ولی سے ایسی بات ظاہر ہوا سے کرامت کہتے ہیں۔ عام مومنین سے صادر ہو تو اسے معونت کہتے ہیں۔

٤ بے باک فجار یا کفار سے جوان کے موافق ظاہر ہو استدراج کہتے ہیں۔

٥ اور کفار اور فجار سے جو بات اُن کے خلاف ظاہر ہو اہانت کہا جاتا ہے۔

لیکن جو شخص نبی نہ ہو اور نبوت کا دعوی کرنے کے بعد کوئی خلاف عادت کام اپنے دعوی کے مطابق ظاہر کرے ایسا کبھی نہیں ہوسکتا کیونکہ اس طرح سچے اور جھوٹے میں فرق باقی نہیں رہے گا۔ جس طرح مسیلمہ کذاب نے ایک کانے کی آنکھ صحیح کرنے کے لئے ہاتھ پھیرا تو اس کی دوسری آنکھ کی بینائی بھی جاتی رہی اور وہ نابینا ہو گیا۔ اسی کذاب کے پاس لوگ کھاری کنواں کی شکایت لے کر آئے اس نے کنویں میں تھوک پھینکا تو اس کا پانی بالکل کڑوا ہو گیا۔

ختم نبوت کے بارے میں چار اکابر ائمہ سلوک و تصوف کی تصریحات ملاحظہ فرمائیں جو پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری صاحب کی کتاب ''عقیدہ ختم نبوت'' سے نقل کی

جارہی ہیں۔جس سے معلوم ہوگا کہ عقیدہ ختم نبوت پر اس امت کے تمام علماء، صوفیاء، عرفاء اور اولیاء کے درمیان کوئی اختلاف نہیں۔

امام غزالی (م ۵۰۵ھ)

امام غزالی فرماتے ہیں:

ان الامة فهمت بالاجماع من هذ اللفظ و من قرائن احواله انه افهم عدم نبی بعده ابداً وعدم رسول الله ﷺ ابدا و انه ليس فيه تاويل ولا تخصيص فمنكر هذا لا يكون والا منكر الا جماع.

بیشک تمام امت محمدیہ ﷺ نے اس لفظ (یعنی خاتم النبیین اور لا نبی بعدی) سے اور قرائن احوال سے یہی سمجھا ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کبھی بھی نہ کوئی نبی ہوگا اور نہ کوئی رسول، نیز یہ کہ اس میں کسی قسم کی نہ کوئی تاویل ہو سکتی ہے نہ تخصیص۔پس اس کا منکر اجماع امت کا منکر ہے۔

شیخ اکبر محی الدین ابن عربی (م ۶۳۸ھ)

شیخ اکبر محی الدین ابن عربیؒ اپنے موقف کا اظہار ان الفاظ میں کرتے ہیں:

فما بقى للاولياء اليوم الا التعريفات و انسدت ابواب الاوامر الالٰية والنواهى فمن ادعاها بعد محمد ﷺ فهو مدع شريع او حى بها اليه سواء وافق بها شرعنا او خالف فان كان مكلفاً ضربنا عنقه و الا ضربنا عنه صفحاً.

''رفع نبوّت کے بعد اب اولیاء کے لیے تعریفات کے سوا باقی نہیں رہا اور الوہی اوامر و نواہی کے تمام دروازے بند ہو چکے ہیں پس جو کوئی حضرت محمد ﷺ کے بعد نبوت کا دعوی کرے گا وہ (بزعم خویش) اپنی طرف وحی کردہ نئی شریعت کا مدعی ہوگا،

برابر ہے کہ وہ ہماری شریعت کے موافق ہو یا مخالف، پس اگر وہ مکلف یعنی عاقل بالغ ہے تو ہم (اہل قضا) اسے قتل کی سزا دیں گے اور اگر مجنون ہے تو ہم اس سے کنارہ کشی اختیار کریں۔''

علامہ شعرانی، شیخ اکبر ابن عربی کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ شیخ نے فتوحات میں فرمایا ہے:

هذاباب اغلق بعد موت محمد ﷺ فلا یفتح لاحد الی یوم القیامة.

یہ (وحی کا) باب حضور ﷺ کے وصال کے بعد بند ہو چکا ہے اب قیامت تک کسی کے لیے نہیں کھلے گا۔

(۳) امام عبدالوھاب شعرانیؒ (م973ھ)

امام عبدالواب شعرانی فرماتے ہیں:

اعلم ان الاجماع قد انعقد علی انه ﷺ خاتم المر سلین کما انه خاتم النبیین.

جان لو کہ امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے سلسلہ رسل ختم فرما دیا ہے جس طرح آپ ﷺ نے سلسلہ انبیاء ختم فرمایا ہے۔

(۴) حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فرماتے ہیں:

① باید دانست که منصب نبوت ختم بر ختم الرسل شده است علیه و علی آله الصلوات والتسلیمات.

''ان لینا چاہیے کہ منصب نبوت ختم الرسل حضرت محمد ﷺ پر ختم ہو چکا ہے۔''

② خاتم انبیاء محمدرسول الله است ﷺ وعلیٰ اٰله و علیهم اجمعین. و دین او ناسخ ادیان سابق ست و کتاب او بهترین کتب ما تقدم ست و شریعتِ او را ناسخے نخو اهد بود

بلکہ تاقیامہ قیامت خوا ھد ماند و عیسیٰ علی نبیّنا و علیہ الصلا والسام کہ نزولہ خواگد نمود عمل بشریعتاو خواھد کردہ و بعنوان امتہ او خواھد بود.

محمد رسول اللہ ﷺ تمام انبیاءؑ کے خاتم اور آپ ﷺ کا دین ادیان سابقہ کا ناسخ ہے اور آپ ﷺ کی کتاب پہلی کتب سے بہترین ہے، آپ ﷺ کی شریعت کا ناسخ کوئی نہیں ہوگا اور قیامت تک یہی شریعت رہے گی، حضرت عیسیٰؑ جو نزول فرمائیں گے وہ بھی آپ ﷺ کی شریعت ہی پر عمل کریں گے اور آپ ﷺ کے امتی کی حیثیت سے رہیں گے۔"

۳ نبوت عبارت از قرب الٰہی است جل سلطانہ کہ شائبہ ظلیت ندا رد و عروجش داردجل و نذ و لش رو بخلق این قرب بالاصالۃ منصب انبیاء است علیہم الصلوات و التسلیم و این منصب سید البشر است علیہ وعلیٰ نبِیّنا و علیہ الصلا والتحیہ بعداز نزول متابع شرعیتِ خاتم الرسل خواھد بود علیہ الصلاۃ والسلام.

"""نبوت قرب الٰہی سے عبارت ہے جس میں ظلیت کا شائبہ تک نہیں ہوتا۔ اس کا عروج حق کی طرف اور نزول مخلوق کی طرف ہوتا ہے۔ قرب الٰہی کا یہ درجہ اصالتاً انبیاءؑ کا حصہ ہے اور یہ انہیں معزز ہستیوں کے ساتھ ہیں حضرت عیسیٰؑ بھی نزول کے بعد آپ ﷺ کی شریعت کی اتباع کریں گے۔"

یہ کتاب (پیش گوئیاں) عالم نبیل فاضل جلیل حضرت علامہ صاحبزادہ غلام دستگیر فاروقی مدظلہ کی عظیم علمی کاوش ہے جو آپ کے ذوق تصوف، شوق علم، محبت رسول، جذبہ تحفظ ناموس رسالت اور تاجدار ختم نبوت کے ساتھ والہانہ عشق کی زندہ وجاوید مثال ہے اللہ تعالیٰ ہمارے بھائی کے علم وعمل میں مزید اضافہ فرمائے۔

کتاب دو حصوں پر مشتمل ہے پہلا حصہ علماء وصوفیاء اہلسنت کی ان پیش گوئیوں پر مشتمل ہے جو انہوں نے مرزا قادیانی کے متعلق فرمائیں کہ یہ شخص مستقبل میں کیا گل کھلائے گا۔ کچھ اولیاء ایسے بھی ہیں جنہوں نے قادیانی کے مرنے کے بعد اس کی حالت اور کیفیت کا تذکرہ کیا یقیناً یہ تمام پیشگوئیاں حضور اکرم نور مجسم ہادی دو عالم ﷺ کے اس فرمان کا فیضان ہے:

اتقوافراسة المئومن فانه ینظر بنور الله تعالیٰ.

(الحدیث)

یہ ہمارے علماء ومشائخ کی نورانی وعرفانی بصیرت ہی تھی کہ مرزا ابھی اپنی خانہ ساز نبوت کے لیے پرتول ہی رہا تھا کہ انہوں نے اس کے خبث باطنی کو بھانپ لیا اور اس کے تعاقب میں مصروف ہو گئے! اس حوالہ سے صرف دو علماء ربانیین کا ذکر فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔

ا۔اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان محدث بریلویؒ

آپ نے 1317ء1899/ میں "جزاء الله عدوه باباء ختم النبوة" لکھی جس میں ختم نبوت کے مطلب ایمانی پر ایک سوبیس اور منکرین ختم نبوت پر تیس نصوص کے تازیانے برسائے اس کتاب پر عرب وعجم کے علماء نے تصدیقات لکھیں۔

1320ء/ 1902 میں آپ نے "السوء والعقاب علی المسیح الکذاب" میں دس وجہ سے مرزا قادیانی کا کفر بیان کر کے فرمایا کہ یہ لوگ دین اسلام سے خارج ہیں اوران کے احکام بعینہ مرتدین کے احکام ہیں۔

1323ھ/1905ء میں امام احمد رضا محدث بریلوی نے کتاب "قہر الدیان علی مرتد بقادیان" میں مرزا قادیانی کے شیطانی الہاموں کا رد بلیغ فرمایا،

1326ھ/1908 میں آپ کی مشہور زمانہ کتاب "ختم النبیین" منصہ شہود پر

آئی جس میں آپ نے ثابت کیا کہ مشہور آیات ختم نبوت میں الف لام استغراقی ہے عہد خارجی کا نہیں یعنی ہر قسم کی نبوت کے خاتم حضور اکرم نور مجسم ہادی دو عالم ﷺ ہیں آپ کے بعد کسی طرح کی نبوت کا امکان نہیں۔

آپ کی زندگی کی آخری تصنیف ''الجراز الدیانی'' بھی فتنہ قادیانیت ہی کے رد میں ہے۔

فاتح قادیانیت تاجدار گولڑہ پیر سید مہر علی شاہ چشتی گولڑویؒ

1317ھ 1899/ء میں تاجدار گولڑہ نے مرزا قادیانی کی مشہور کتاب ''ایام الصلح'' اور دیگر رسائل کے رد میں فارسی زبان میں ''ہدیۃ الرسول'' تالیف فرمائی کیونکہ ''ایام الصلح'' کو مرزا نے کابل وغیرہ کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے فارسی زبان میں لکھا تھا اور اس کا موثر توڑ فارسی زبان میں ہی ممکن تھا

1899ء 1900ء میں تاجدار گولڑہ نے دوسری کتاب ''شمس الهدایه فی اثبات حیاة المسیح'' تحریر فرمائی اس میں مرزا کے باطل دلائل کو تار عنکبوت کی طرح بکھیر کر رکھ دیا۔

1319ھ 1902ء میں فاتح قادیانیت پیر سید مہر علی شاہؒ کی تیسری کتاب ''سیف چشتیائی'' سامنے آئی اس میں آپ نے مرزا کی کتاب ''اعجاز المسیح'' اور اس کے حمایتی مولوی احسن امروہی کی ''شمس بازغہ'' کا ایسا رد فرمایا کہ دونوں کے بخیے ادھیڑ کر رکھ دیئے۔

یہ ہمارے دو علماء کے قلمی جہاد کی ایک مختصر سی جھلک ہے جبکہ دوسری طرف کچھ ''علماء'' وہ بھی تھے جو مرزا قادیانی کو ''عارف باللہ کہتے اس کی علمی عظمت اور قرآن فہمی'' سے متاثر تھے۔

''پیش گوئیاں'' کا دوسرا حصہ مرزا قادیانی کی چند پیش گوئیوں پر مشتمل ہے جو اس کے کذاب ہونے پر شاید عادل ہیں۔

یہاں ایک اور بات عرض کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ تحفظ ختم نبوت پر کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے ''محافظانِ ختم نبوت پاکستان'' کا پلیٹ فارم عطا کیا جس کا مشن خدمت خلق، فروغ عشق مصطفیٰ اور تحفظ ختم نبوت ہے، اس وقت محافظان ختم نبوت کے زیر اہتمام ملک بھر کے کئی شہروں میں تحفظ ختم نبوت پر کام جاری وساری ہے جیسے شعور ختم نبوت پر مشتمل لٹریچر اور کتابوں کی اشاعت، شعور ختم نبوت کورسز، سیمینار اور کانفرنسز، مراکز ختم نبوت کا قیام، ''محافظان ختم نبوت پاکستان'' تحفظ ختم نبوت اور فروغ عشق مصطفیٰ ﷺ کی تحریک ہے میں سمجھتا ہوں یہ ہمارے مرکزی امیر، پیکر اخلاص و محبت، محافظ ختم نبوت حضرت علامہ مولانا حافظ محمد اعظم علی نعیمی کی شب و روز محنت اور اخلاص کی برکت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قلیل عرصہ میں ختم نبوت کے لئے محافظان کے ہر رکن کو قربانی کے جذبہ سے سرشار فرمایا۔

یقیناً یہ کتاب اپنے موضوع پر نایاب تحریر ہے جس پر پہلے باقاعدہ اس اسلوب سے کام نہیں ہوا، مزید برآں ''پیش گوئیاں'' آئینہ قادیانیت''، ''سوزِ دل'' بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں مقبولیت کی بھی علامت ہے اللہ تعالیٰ ہمارے بھائی کے زور قلم میں مزید اضافہ فرمائے۔

فرقان عباس نقشبندی

مرکزی رہنما محافظانِ ختم نبوت پاکستان

مقدمہ

الحمد للہ رب العلمین والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین.

خدا در انتظارِ حمد مَا نیست محمد چشمِ بر راہ ثنا نیست
خدا مدح آفرینِ مصطفیٰ بس محمد حامدِ حمدِ خدا بس

اللہ تعالیٰ ہماری حمد کا منتظر نہیں اور نہ ہی محمد ﷺ کی آنکھیں ہماری تعریف کے راستے پر لگی ہوئی ہیں۔ خدا تعالیٰ مصطفی ﷺ کی تعریف کرنے والا کافی ہے اور محمد ﷺ حمد خدا کرنے والے کافی ہیں۔

قارئین!

بندۂ عاجز کا تعلق ایک علمی و مذہبی گھرانے سے ہے۔ میرے دادا جان مرحوم دیندار اور اولیاء عظام سے محبت کرنے والے جبکہ والد گرامی حافظ قرآن، عالم دین اور صوفیاء سے حد درجہ قلبی تعلق رکھنے والے ہیں۔ احقر نے جس ماحول میں آنکھ کھولی اور جس آغوش محبت میں پرورش پائی وہ دین حق کی خوشبو سے معطر اور معمور تھا۔ چاروں طرف پھیلا ہوا ماحول پاکیزگی اور مذہبی اقدار سے رنگا ہوا تھا، فضا اہل اللہ کی صحبت سے مزین اور مخمور تھی۔ والد گرامی کو وقت کے جید صوفیائے عظام سے نہ صرف گہری نسبت بلکہ ہمارا گھرانہ اکثر صالحین اور اکابرین اہلسنت کی قدم بوسی سے فیض یافتہ ہوتا رہتا تھا اور ہے۔ آج بھی اگر قبلہ والد گرامی کو پتہ چلے کہ فلاں جگہ کسی صالح بندے کی جلوہ فرمائی ہوئی ہے تو بغیر کسی دعوت کے ملاقات وزیارت کیلئے تشریف لے جاتے ہیں۔ احقر کو اکابرین کی صحبت میں بیٹھنے، ان کے جوڑے سیدھے کرنے اور ان سے کسی قدر فیض حاصل کرنے کا موقع ضرور ملا جو میرے لئے سرمایۂ صد افتخار ہے۔

تھا یہ بھی کوئی ناز کسی بے نیاز کا احساس دے دیا مجھے اپنے گداز کا

احقر کو جب اردو سیکھنے پڑھنے کا وقت آیا تو والد گرامی مجھے تصوف پر کتابیں پڑھنے کو دیتے اور اپنے مطالعہ کیلئے خود سنتے نتیجتاً تصوف کا گہرا رنگ میرے مزاج پر چڑھ گیا۔ یہ سلف صالحین اور میرے والد گرامی کی تربیت اور ان کا فیضان نظر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کمترین خلائق کو ''فتنہ ءقادیانیت کے متعلق اکابر علماء وصوفیاء کی پیشگوئیاں'' پر یہ مقدس اور ایمان پرور ذخیرہ مدوّن کرنے کی سعادت عطا فرمائی۔ یہ علماء واولیاء کی صحبت اور ان کی خانقاہوں کی جاروب کشی کا نتیجہ ہے اور بس۔ کہتے ہیں کہ خوشبو والے کے پاس جا کر بیٹھو گے تو خوشبو اگر نہ بھی خرید و گے تو تم خوشبو سے مستفید ضرور ہو گے۔

مستی کیلئے بوئے مئے تند ہے کافی　　　مے خانے کا محروم بھی محروم نہیں ہے

عالی وقار قارئین!

فتنہ ءقادیانیت کی سرکوبی یوں تو ہر دور میں لاتعداد علماء اور دانشواران ملت نے بھرپور طریقے سے کی لیکن جن شخصیات نے اول دن سے ہی اس مکروہ فتنہ کے محاسبہ کیلئے جدوجہد کی تاریخ شاہد ہے کہ بلاتعصب اور بلاشک وشبہ وہ اہلسنت وجماعت کے علماء ومشائخ تھے۔ میرے سامنے طویل فہرست ہے۔ احقر صرف اوّلیت کے اعتبار سے چند نام آپ کے سامنے پیش کر رہا ہے۔

اُن میں سب سے پہلا بلند نام فاتح قادیانیت حضرت علامہ خواجہ غلام دستگیر نقشبندی قصوری کا ہے پھر ان کے ساتھ حضرت مفتی غلام قادر چشتی بھیروی، حضرت مولنا فیض الحسن چشتی سہارنپوری، حضرت مولنا غلام رسول نقشبندی امرتسری، حضرت مولنا قاضی فضل احمد نقشبندی لدھیانوی، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلی، امیر ملت حضرت سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری، مامور من الرسول حضرت سید مہر علی شاہ گولڑوی، بلند آہنگ قلمقار علامہ محمد حسن فیضی، حضرت علامہ محمد اصغر علی روحی لاہوری، حضرت مولنا نواب الدین رمداسی، صحافی اسلام حضرت علامہ فقیر محمد جہلمی، شیر اسلام علامہ انوار اللہ خان فاروقی نقشبندی (حیدر آباد دکن)، شیر اسلام مولنا کرم الدین دبیر چشتی جہلمی، حجۃ الاسلام مفتی حامد رضا خاں قادری بریلوی، مفتی اعظم ہند مولنا مصطفی

رضا خاں قادری، مبلغ اسلام حضرت شاہ عبدالعلیم صدیقی میرٹھی، خطیب الاسلام حضرت صاحبزادہ سید فیض الحسن شاہ آلومہاروی، (رحمہم اللہ علیہم اجمعین) کے اسمائے گرامی ہیں۔

قارئین!

مندرجہ بالا عظیم ناموں میں سے کسی شخصیت کا تعلق قادیانیوں کے ساتھ جوڑنا بہت بڑی ناانصافی، علمی خیانت اور مسلکی تعصب کے سوا کچھ نہیں۔ جیسا کہ بعض لوگوں نے امام احمد رضا خاں محدث بریلی کی بنسبت کہا۔ واقعہ یہ ہے کہ آپ نے پانچ معرکۃ الاراء کتابیں فتنہء قادیانیت کے رد میں لکھیں، مرزا قادیانی کے ایک ایک قول سے دس دس کفریات ثابت کر کے مرزائیت کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ زیرنظر کتاب بھی اسی سلسلہء عشق و وفا کی ایک کڑی ہے۔ آپ جب اکابر علماء و مشائخ کے مکاشفات اور پیشگوئیاں پڑھیں گے تو فیصلہ کرنے میں دقت نہیں ہوگی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کے ان سچے غلاموں کو کیا قیامت کی نظر عطا کی تھی کہ فتنہ قادیانیت کے ظہور سے بھی کتنا پہلے یہ لوگ اس اٹھنے والے فتنہ کو ملاحظہ کر چکے تھے۔

چند ضروری وضاحتیں

✿احقر نے اپنی بساط سے بڑھ کر کام کیا چونکہ احقر کا تعلق درس و تدریس سے ہے اتنا وقت کہاں؟ بحر حال کئی دروازوں پر دستک دی، ٹیلی فون کئے، خانقاہوں سے شائع شدہ کتب حاصل کیں جو کچھ اس موضوع کی مناسبت ملا جمع کر دیا۔ بہت سے واقعات خوابوں اور مکاشفات سے تعلق رکھتے تھے۔ لیکن وہ چیزیں جو ''پیشگوئیاں'' سے متعلق تھیں ترجیح دی گئی۔ اگر کسی بزرگ کا ذکر نہ ہو تو یقیناً مواد نہ ملنے کی وجہ سے ہو گا۔ متوسلین غصہ کرنے کی بجائے شفقت فرماتے ہوئے مواد عطا کریں تا کہ آئیندہ ایڈیشن میں شامل کر کے کتاب کو حسیں سے حسیں تر بنایا جا سکے۔ ✿جس شخصیت کا ذکر ہوا ان کا مختصر تعارف بھی دے دیا گیا جس سے یہ کتاب صالحین کے حالات پر ایک حسیں گلدستہ کی شکل بھی اختیار کر گئی۔ ✿علماء و مشائخ کی ایمان پرور پیشگوئیاں، مکاشفات اصل کتابوں سے من وعن نقل کر دیئے البتہ بعض جگہ ایسا ضرور ہوا کہ

درمیان میں اسی مناسبت سے اشعار دے دیئے گئے تا کہ کتاب کی جاذبیت میں اضافہ ہواور کچھ میرے ذوق شعری کی بناء پر۔ ✿ شخصیات کا ذکر اوّلیت کے اعتبار سے کرنے کی بھرپور کوشش کی گئی تا کہ اسی تسلسل سے پڑھ کر قارئین زیادہ سے زیادہ محذوز ہوں۔ ✿ جو واقعات ذکر کئے گئے جہاں سے ملے اسی کتاب سے باحوالہ نقل کئے گئے کسی مسلک کے عالم یا کتاب کا کوئی فرق روا نہ رکھا گیا۔ دوسری بات یہ کہ کسی شخصیت کی طرف خلاف واقعہ بات ہرگز منسوب نہیں کی گئی جس کے بارے جو ملا باحوالہ اپنے قارئین کو پیش کر دیا۔ ✿ کتاب کے دوسرے حصے میں مرزا قادیانی اور اسکی ذریت کی پیشگوئیاں بھی دے دیں تا کہ تاجدار ختم نبوت کے سچے غلاموں اور قادیان کے جھوٹے نبی میں فرق کھل کر قادیانیوں کے سامنے آجائے۔ ✿ اس موضوع پر مخصوص کتاب کم ازکم بندۂ عاجز کی نظروں سے نہیں گزری البتہ متفرق واقعات کتابوں میں تھے ظاہر ہے انہیں کتابوں کو کھنگال کر ہی یہ ذخیرہ مرتب کیا گیا۔ اگر کسی صاحب مطالعہ کی یادداشت میں اس موضوع سے مخصوص کتاب ہو تو اطلاع فرما کر ضرور شکریہ کا موقع دیں۔ ✿ اگر اس عظیم موضوع پر مخصوص کتاب پہلی بار منظر عام پر آرہی ہے تو احقر پُر تقصیر اللہ کریم کا جتنا شکر ادا کرے کم ہے۔ احقر کا ذرہ برابر کوئی کمال نہیں سب میرے آقا و مولیٰ مصطفی جان رحمت a کی محبت، آپ کی ختم نبوت اور آپکے سچے غلاموں کی محبت کا فیض ہے اور بس۔

اللہ کریم اپنے محبوب ﷺ کی اہل بیت کے تصدق میری سعی جمیلہ قبول فرما کر نافع الخلائق بنائے اور منکرین ختم نبوت کو صراط مستقیم عطا فرمائے۔ میرے والدین ، اساتذہ، اعزاء و اقرباء، دوست احباب کیلئے بخشش کا سامان بنائے۔ اور تاجدار ختم نبوت کی شفاعت عطا فرمائے۔ آمین بجاہ خاتم النبیین ﷺ

غلام دستگیر فاروقی

حال مقیم: جامعہ رحمت قائد اعظم ٹاؤن، ٹاؤن شپ لاہور

0311-5060707

صدائے دل

اللہ جلّ و علا ولا الٰہ غیرہ کا بے پایاں فضل واحسان اور شکر ہے جس نے انسانیت کی رشد وہدایت کیلئے انبیاء اکرام و رسل عظام صلوات اللہ علیہم کے عظیم نفوس قدسیہ کو دنیا میں بھیجا۔ آخر میں آفتاب نبوت، ماہ تاب رسالت حضور خاتم النبیین ﷺ کی ذات مبارکہ پر اس عظیم سلسلہ کو ختم کر کے اعلان فرمادیا:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا۠ ﴿۴۰﴾ [1]

یوں اپنے پیارے حبیب امام المرسلین خاتم النبیین ﷺ کی ظاہری و باطنی تعلیمات مقدسہ کو جاری رکھنے کیلئے علماء اور اولیاء صوفیاء کا سلسلہ تا قیامت جاری فرمادیا۔ علماء کرام کی زبان وقلم اور اولیاء الرحمن کے نفوس قدسیہ کو شریعت وطریقت اور معرفت وحقیقت کا ستون بنایا۔ قرآن حکیم جیسی ازلی وابدی لاریب کتاب میں انہی کی عظمت وشان میں فرمایا:

اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿ۚۖ۶۲﴾ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا یَتَّقُوْنَ ﴿ؕ۶۳﴾ [2]

اللہ کریم جن کی محبت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے آسمان اور زمین والوں کے دلوں میں ڈالتا ہے، جن سے دشمنی کو خالق کائنات اپنے خلاف اعلان جنگ قرار دیتا ہے، جن کے بارے رب تعالیٰ فرماتا ہے میں ان کے کان، آنکھ اور ہاتھ بن جاتا ہوں اگر مجھ سے سوال کریں تو ضرور عطا کرتا ہوں، پناہ مانگیں

---

[1] سورۃ الاحزاب، آیت:40۔

[2] سورۃ یونس، آیت:62۔



تو ضرور پناہ دیتا ہوں جن کے بارے ساری کائنات کے ملجاو ماویٰ نے فرمایا کہ سب سے بہتر لوگ وہ ہیں کہ ''جن کو دیکھا جائے تو اللہ یاد آجاتا ہے اگر غائب ہو جائیں تو انہیں تلاش نہیں کیا جاتا اور اگر وہ موجود ہوں تو انہیں بلایا نہیں جاتا ان کے دل ہدایت کے چراغ ہیں ان کے چہرے قیامت کے دن نورانی ہوں گے اور نور کے منبروں پر ہوں گے جنہیں جنت میں اللہ رب العزت فرمائے گا۔ میں نے اپنی رضا اور خوشنودی تمہیں دے دی آج کے بعد میں تم پر کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔

صاحبزادہ سید خورشید احمد گیلانی رقمطراز ہیں:

انوکھی وضع ہے سارے زمانے سے نرالے ہیں
یہ عاشق کون سی بستی کے یارب رہنے والے ہیں

انوکھی وضع کے یہ عاشق فی الواقع زمانے بھر سے نرالے ہوتے ہیں عام لوگوں کیلئے جو غم دوراں ہوتا ہے یہ اس غم کو ''غم جاناں'' بنا لیتے ہیں جو آزمائش اہل دنیا کیلئے باعث ازردگی ہوتی ہے، یہ لوگ اُسے حاصل زندگی قرار دیتے ہیں۔ دنیا والے برگ وثمر کی آرزو کرتے ہیں یہ عاشق برق وشرر کی جستجو میں رہتے ہیں اھل زمانہ نام ونمود پہ مرے جاتے ہیں۔ یہ انوکھی وضع والے پکارتے رہ جاتے ہیں۔

مجھے خاک میں ملا کر، میری خاک بھی اڑا دے
تیرے نام پہ مٹا ہوں مجھے کیا غرض نشاں سے

مگر ہوا یہ کہ نام ونمود والے نیست ونابود ہو کر رہ گئے، فتنہ گرو چالاک پیوند خاک ہو گئے آب بقا پینے کا دعوی کرنے والے کوچہ فنا میں دفن ہو گئے اپنے نام کے خطبے پڑھوانے والوں کو کوئی فاتحہ پڑھنے والا نصیب نہ ہو سکا، شہرت کی چکا چوند میں زندگی بسر کرنے والوں کو بعد از مرگ قبر پر شمع جلانے والا نہ مل سکا،



جن کی حویلیوں میں چمن آباد تھے آج انکی مٹی برباد ہے، جن کے ناموں پر شہر بستے تھے ان کے مرقدوں پہ ویرانی برستی ہے اور جن کے دم سے رونق محفل تھی دائمی گم نامی ان کی منزل ٹھہری۔

جن کی نوبت کی صدا سے گونجتے تھے آسمان
دم بخود ہیں مقبروں میں، ہوں ناہاں، کچھ بھی نہیں

لیکن جو لوگ خاک بسر رہے، وہ لوگ تاریخ میں امر ہو گئے، جو بے نشاں رہے ان کے آستاں بنے زمانہ جنکی خاک اڑاتا تھا ان کا پھریرا چارسو لہرا رہا ہے، جو خاک نشین تھے وہ ہمسایہ جبرئیل امیں بن گئے جو خانماں برباد تھے آج ان کے نگر آباد ہیں، جن کی جھونپڑی میں دیا نہیں جلتا تھا ان کی لحد سے چشمۂ نور ابلتا ہے، جو ٹھنڈے پانی کو ترستے تھے آج ابر کرم بن کر برستے ہیں اور جو عمر بھر محروم التفات رہے آج وہی لوگ سب کا مرکز توجہات ہیں۔

یہی وہ انوکھی وضع والے اور سارے زمانے سے نرالے لوگ ہیں کہ دنیا شاہی دستر خوان کے تر نوالے ڈھونڈتی رہی اور یہ بھات کے پیالے پہ راضی رہے، نازوں کے پالے اطلس وکم خواب کے بستر پر پہلو بدلتے رہے اور یہ فرش خاک پر گہری نیند کے مزے لوٹتے رہے، امراء حصول زر میں سرگرداں رہے اور یہ خرقۂ فقر میں شاداں رہے، ان کا رویہ زمانے بھر سے مختلف رہا، کانٹا کسی کو چبھتا تھا تڑپتے یہ تھے، پیاس کسی کو لگتی تھی، پپڑی ان کے ہونٹوں پر جمتی تھی، بھوک کسی کو ہوتی ہُوک ان کے دل سے اٹھتی، بیمار کوئی ہوتا بے چین یہ رہتے، مبتلائے درد کوئی ہوتا آہیں انکی نکلتی، آگ کہیں سلگتی دھواں ان کے سینوں سے اٹھتا، آنکھ کسی کی دکھتی نیند انکی اڑتی، گمراہ کوئی ہوتا مصروف دعا یہ ہوتے، مقدر کسی کے پھوٹتے ضبط کے بندھن اُن کے ٹوٹتے، ٹھوکر کسی کو لگتی چوٹ اُن کے دل پر پڑتی، آہِ سرد کسی کی ابھرتی نبض اُن کی ڈوبنے لگتی، جو لوگ دھکے دیتے یہ

انہیں سینے سے لگاتے ،جوانہیں نشانۂ ملامت بناتے یہ انہیں اپنے پاس بٹھاتے جوانہیں بددعائیں دیتے یہ ان کی بلائیں لیتے ،جوانہیں شہر سے نکالنے کے منصوبے بناتے یہ انہیں دل میں جگہ دیتے ،جوان کی شہرت بگاڑتے یہ ان کی قسمت سنوارتے ،جوانہیں نشانہء ستم بناتے یہ ان کے لئے نمونۂ کرم بنتے ، جوانہیں برا کہتے یہ ان کا بھلا چاہتے جوان سے بگڑتے یہ ان سے جڑتے۔

یہ لوگ بھی عجیب تھے خدمت خلق کی کرتے اجرت خدا سے مانگتے ،رہتے دنیا میں فکر عقبہ کی کرتے ،قدم فرش پر جماتے خبر عرش کی دیتے ،مزاج قلندرانہ دماغ سکندرانہ رکھتے تھے گوشۂ دامان میں زمین و آسمان کی وسعتیں تھیں ٹاٹ کی گدڑی میں درویش نگری اور گھاس پھونس کی کٹیا میں فقر کی دنیا آباد، تاج شاہی کی سج دھج غارت ہوگئی مگر ان کی دوکلی ٹوپی کی شان سلامت رہی۔

مبارک ہیں وہ آنکھیں جوان نائبین پیغمبر کی زیارات سے فیضیاب ہوتی ہیں، مبارک ہیں وہ کان جوان کا کلام سنیں مبارک ہیں وہ قدم جوان کی طرف چلیں مبارک ہیں وہ دل جوان کے برکات و فیوض کا خزانہ بنیں، مبارک ہیں وہ لوگ جوان کے پاس آتے جاتے ہیں، خوش بخت ہیں وہ لوگ جنکی عمر کا کچھ حصہ ان کا کلام سننے، تحریر پڑھنے اور انکی صحبت حاصل کرنے میں گزرے۔ [1]

انہیں مقربین بارگاہ کا فقیر پُر تقصیر آپ کے سامنے ذکر خیر کرنا چاہتا ہے جنکو اللہ تعالیٰ نے نورِ فراست عطا فرمایا اور جنہوں نے فتنہ قادیانیت کے ظہور سے بہت دیر پہلے اس فتنہ کا مشاہدہ کر کے امت کی ہدائیت کا سبب ٹھہرے اور امت کو آگاہ کیا کہ عنقریب ہندوستان میں ایک فتنہ اٹھنے والا ہے، یہ بھی بتایا کہ اس فتنے کا بانی کون ہوگا اور اس فتنہ کے بانی کو بھی اس کے کرنے والے شر سے آگاہ کیا۔

فقیر پُر تقصیر کو بھی چونکہ ان مقربین بارگاہ لم یزل اور مقربین بارگاہ مصطفی

[1] ماہنامہ نور الحبیب، (بصیر پور) اکتوبر 2015ء، ص:61

جانِ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت گھٹی میں ملی ہے احقر کی کوئی اوقات نہیں، بندہ عاجز ان فقراء وصالحین کی خانقاہوں کی خاک کو اپنے لئے حرز جاں سمجھتا ہے یہی تو وہ مبارک آستانے ہیں جہاں بے قراروں کو قرار ملتا ہے، جہاں بے درد لوگوں کو سوز عشق کی دولت عطا ہوتی ہے، جہاں جاہلوں کو معرفت خدا نصیب ہوتی ہے، جہاں بد اخلاقوں کو ''اخلاق حسنہ'' سے نوازا جاتا ہے بد کرداروں کو ''اعلیٰ کردار'' دیا جاتا ہے، بدبختوں و بدنصیبوں کو نیک بخت اور خوش نصیب بنا دیا جاتا ہے، جہاں دن رات ذکر خیر کے چشمے جاری رہتے ہیں، جہاں روز وشب کے اکثر اوقات میں گوہر ہائے کلام کی بارش رہتی ہے، جن کا بغض زہر قاتل اور ان پر طعن وتشنیع ابدی محرومی کا باعث۔

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ ان کو
ید بیضا لیے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں!

جی جی وہی درویشان سرمست جو ہر لمحہ خدا کی یاد میں مست اور مخلوق خدا کی رہبری میں غرق رہتے ہیں، جو بظاہر دنیا سے بے خبر اور بے پرواہ، مست و بے خود دکھائی دیتے ہیں لیکن اُسی کے جنون عشق میں کائنات کے اسرار و رموز کے کامل شناسا ہوتے ہیں، درویش لاہوری نے انہی کے متعلق کہا اور سچ کہا:

ایک سرمستی وحیرت ہے سراپا تاریک
ایک سرمستی و حیرت ہے تمام آگاہی

یہی تو وہ درگاہیں ہیں جنکی حاضری نے اس عاجز کو اس قابل بنایا ہے کہ میں ذرہٴ خاک اور وہ آسمان ہدائیت کے تابندہ ستارے۔

لیکن سراج الامۃ، امام الائمہ حضرت امام اعظم کے عاجزانہ شعر کے مطابق کمترین خلائق راقم الحروف صالحین سے محبت کا دم تو بھرتا ہے اسلئے تحریک پیدا ہوئی کہ اھل اللہ کی وہ عظیم یادداشتیں اور ایمان پرور باتیں رقم کی جائیں اور



بتایا جائے کہ اللہ اپنے بندوں کو کیسا نور فراست عطا فرماتا ہے۔ سراج الامۃ، امام الائمہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

احبُّ الصالحین ولست منهم
لعلّ اللہ یرزقنی صلاحاً

ترجمہ: میں نیک لوگوں سے محبت کرتا ہوں اور خود ان میں سے نہیں ہوں
شاید ان کی محبت کے طفیل اللہ تعالیٰ مجھے بھی نیکی کی توفیق بخش دے۔

تعارف مرزا قادیانی

قارئین وقاریات! وہ فتنہ موجودہ دور کا سب سے بڑا فتنہ قادیانیت ہے جسکا بانی مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ مرزا قادیانی 40-1939ء میں ضلع گورداس پور، تحصیل بٹالہ کے ایک غیر معروف گاؤں قادیان (1) میں مغلوں کے گھر پیدا ہوا۔ (2)

---

(1) ضلع گورداسپور پنجاب میں ایک قصبہ ''کادیان'' ہے مرزا غلام احمد وہیں کا رہنے والا تھا، اس قصبہ کا صحیح اور اصلی نام کادیان ہے اہل پنجاب اب بھی اس کو اسی نام سے پکارتے ہیں پنجابی زبان میں وکادی، کیوڑہ کو کہتے ہیں چونکہ اس بستی میں زیادہ تر کیوڑہ فروش رہا کرتے تھے اس لئے پوری بستی کو کادیان کہا جانے لگا۔ مرزا قادیانی کو جہاں دینی ومذہبی مأخذ میں توڑ مروڑ، تحریف اور تاویل کرنے کا چسکہ لگا ہوا تھا وہاں وہ دنیاوی معاملات میں بھی ردوبدل اور حقائق کی پردہ پوشی کیا کرتا تھا۔ لہٰذا اپنی اسی ذہنیت کی بنا پر اُس نے کافی روپیہ خرچ کر کے سرکاری کاغذات میں اس کو قادیان لکھوایا اور مشہور یہ کیا کہ یہ لفظ درحقیقت قاضیان تھا جو اب بگڑ کر قادیان ہو گیا۔

(2) انبیاء اکرام کے نفوس قدسیہ کو ایسے خاندان میں بھیجا جاتا ہے۔ جو حسب ونسب میں سب سے اعلیٰ ہوں، خاندانی اعتبار سے ان سے کوئی برتر نہ ہو، حدیث پاک میں آیا ہے کہ جب ہرقل شاہ روم نے جناب ابوسفیانؓ (جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے) سے پوچھا۔
كَيْفَ نَسَبُهٗ فِيْكُمْ۔ ''محمد رسول اللہ کا حسب نسب کیسا ہے''؟ جناب حضرت ابوسفیانؓ نے جواب دیا هُوَ فِي حَسَبٍ مَالَانُفَضِّلُ عَلَيْهِ غَيْرَهٗ ''یعنی وہ حسب ونسب میں ہم سے سب بڑھ کر ہے''۔ اس پر شاہ روم نے کہا وَكَذَالِكَ تُبْعَثُ فِي اَحْسَابِ قَوْمِهَا=



وہیں سے اپنی ابتدائی تعلیم حاصل کی پھر اسلامی کتب، طب، منطق اور فلسفہ کا مطالعہ کیا۔ ایک مدت تک انگریز حکومت کی ملازمت کرتا رہا۔ سخت دماغی اور اعصابی عارضہ کا شکار رہا چنانچہ جڑی بوٹیوں اور بعض نشہ آور چیزوں سے اپنا علاج کرتا رہا۔

1869ء میں برطانوی پادریوں اور نمائندگان کا ایک وفد ہندوستان کے دورے پر آیا۔ 1870ء میں انہوں نے واپس جاکر رپورٹ پیش کی جس مقصد کیلئے سروے کیا گیا وہ مرزا قادیانی کی صورت میں مل گیا مرزا مطالعہ کر کے مبلغ کی شکل میں ابھرا۔ مناظرے ہونے لگے عیسائیوں سے آریوں سے۔ پہلی کتاب ''براہین احمدیہ'' لکھی جسکا پہلا حصہ 1880ء میں شائع ہوا مرزا قادیانی نے جہاں کثیر تعداد میں لغو دعوے کیے ان میں سے مجددیت کا دعوی 1880ء میں کیا، مامور من اللہ ہونے کا دعوی 1882ء میں 1882ء میں نذیر ہونے کا دعوی، 1883ء میں آدم و مریم اور احمد ہونے کا دعوی، 1884ء میں رسالت کا دعوی، 1886ء میں توحید و تفرید کا دعوی، 1891ء میں مثل مسیح ہونے کا دعوی، 1891ء میں عین مسیح یعنی مسیح ابن مریم کا دعوی 1892ء میں صاحب کن فیکون کا دعوی، 1898ء میں امام زماں ہونے کا دعوی، 1900ء میں ظلی، نبی ہونے کا دعوی، 1900ء سے 1908ء تک مستقل صاحب شریعت نبی اور رسول ہونے کا دعوی کیا۔ (1)

= ''یعنی انبیاء بہترین خاندان میں مبعوث کیے جاتے ہیں''۔
لیکن اس کے برعکس مرزا قادیانی کا خاندان مغل برلاس تھا اور جس خاندان میں اس نے آنکھ کھولی وہ گھر اسلام کا غدار اور انگریز کا پکا وفادار تھا جس پر مرزا قادیانی کی اپنی کتب گواہ ہیں۔

(1) مناظر اسلام علامہ ظہور احمد بگوی علیہ الرحمہ اپنی کتاب ''برق آسمانی بر خرمن قادیانی'' میں مرزا قادیانی کے اکاون متضاد دعاوی بیان کرنے کے بعد حاشیہ میں لکھتے ہیں مرزایوں کے تمام فرقوں کو چیلنج ہے کہ وہ مرزا صاحب کے دعوے متعین کردیں کہ وہ کون تھے، کیا تھے اور انکا خاص دعوی کیا =



محقق جلیل مولانا محمد اعظم علی قادری کیا خوب کہہ گئے۔

اے پیٹ تیرو اسطے ہم کیا سے کیا بنے مہدی بنے، مسیح بنے، مقتدیٰ بنے

بے شرم تو بھرا نہیں گو ہم خیال میں نانک بنے، کرشن بنے، اور خدا بنے

26 مئی 1908ء صبح سوا دس بجے اسہال و ہیضہ کی بیماری میں لاہور برانڈرتھ روڈ پر 68 یا 69 (۲) سال کی عمر میں خواجہ کمال الدین کے گھر واصل جہنم ہوا (مکہ و مدینہ میں مرنے کی پیش گوئی بھی غلط ٹھہری، مرزا قادیانی نے پیش گوئی کی تھی کہ ''ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں'') (۳) اور حضرت امیر ملت پیر حافظ جماعت علی شاہ محدث علی پوری نے 25 مئی 1908ء بروز پیر رات کو جو پیشین گوئی فرمائی وہ پوری ہوئی۔ (۴)

مولانا روم رحمہ اللہ نے سچ کہا۔

= تھا آج تک کسی نبی کے پیروؤں میں اپنے ہادی کا دعوے متعین کرنے میں اختلاف رونما نہیں ہوا۔ مرزا صاحب کے مرنے کے بعد آج تک لاہوری، اروپی، قادیانی، گنا چاری، تیجا پوری، وچن بسو میشوری گروہ صرف مرزا صاحب کے اصل دعوے پر ہی جھگڑ رہے ہیں، دراصل مرزا صاحب کے دعاوی اس کثرت سے ہیں۔ کہ امت مرزائیہ میں ان کی بنا پر اختلاف کا ہونا لازمی امر تھا۔ دنیا کا کوئی عہدہ یا عزت ایسی نہیں جسے حاصل کرنے کے لیے مرزا قادیانی نے سعی نہ کی ہو۔
(مندرجہ عقیدہ ختم النبوۃ، ج 10، ص 64 حاشیہ از مفتی محمد امین قادری رحمہ اللہ)

(۲) اس طرح مرزا کی اپنی عمر کی پیش گوئی بھی غلط ثابت ہوئی اس نے اپنی عمر کے بارے میں ایک الہام شائع کیا تھا کہ ''تیری عمر 80 سال یا اس کے قریب ہوگی''
(اربعین نمبر 3 ص 29، روحانی خزائن، ج: 17 ص: 419)۔

(۳) تذکرہ طبع دوئم ص 584 مجموعہ الہامات، مرزا قادیانی۔

(۴) ہزاروں مسلمانوں کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر سے خطاب فرمایا اور کہا: ''ہم نے مرزا کا بہت انتظار کیا لیکن وہ سامنے نہیں آیا، پیشگوئی کرنا میری عادت نہیں لیکن یہ میں بتا دینا چاہتا ہوں کہ مرزا قادیانی کا خدائی فیصلہ ہو چکا ہے، خدا کے فضل و کرم سے وہ سامنے نہیں آئے گا۔ کیونکہ میرا نبی سچا ہے اور میں صدق دل سے اس سچے نبی کا غلام ہوں، آپ دیکھیں گے آئندہ چوبیس گھنٹوں کے اندر اندر اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک کے صدقے میں ہمیں اس جھوٹے نبی سے نجات عطاء فرمائے گا''۔ (سیرت امیر ملت، ص ۲۴۸)



گفتہ او گفتہ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

شرکائے جنازہ ڈیڑھ درجن سے زائد نہ تھے، لاش کو کسمپرسی کی حالت میں مال گاڑی پر لاد کر قادیان پہنچایا گیا۔ (1)

افسوس مرنے والا بہت سی حسرتیں دل میں لیکر قبر میں جالیٹا ابھی تو دولہا بننا تھا محمدی بیگم بیاہ کر لانی تھی۔ ھیھات ثم ھیھات مرزا قادیانی کی تاریخ مرگ لقددخل فی قعرجھنم (1326ھ)

مرزائے قادیانی کی موت پر مولانا ظفر علی خان نے معرکہ آراء نظم کہی اس کے چند اشعار ملاحظہ فرمائیے:

مرزائے قادیانی مر گیا — احمدی فرقے کا بانی مر گیا
ہو گیا اسلام کا اک رخنہ بند — سنتے ہیں دجال ثانی مر گیا
لے کے اپنے اندر سینکڑوں — آرزو ہائے جوانی مر گیا

---

(1) اللہ کا پیارا نبی جہاں وصال کرے وہیں پر دفن ہوتا ہے۔ حضور خاتم النبیین ﷺ کے وصال کے بعد صحابہ کرامؓ میں آپکی تدفین کے متعلق مشاورت ہوئی تو سیدنا صدیق اکبرؓ نے فرمایا

سَمِعْتُ مِن رَّسُوْلِ اللهِ شَيْئًامَّانَسِيْتُهُ قَالَ مَاقَبَضَ اللهُ فِي اَعْوَاضِ الَّذِي يُحِبُّ اَنْ يُدْفَنَ فِيْه فَدَفَنُوه.

(جامع ترمذی، ابواب الجنائز)

"میں نے رسول اللہ ﷺ اسے ایسی چیز سنی ہے جو میں بھولا نہیں ہوں فرمایا سرکار نے کہ اللہ تعالیٰ نبی کی روح (مقدس) اس مقام پر قبض فرماتا ہے جہاں وہ دفن ہونا پسند کرے، پس انہوں نے دفن کر دیا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور وصال ظاہری کے بعد تدفین مبارک حجرہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا میں کی گئی۔ جبکہ جھوٹی نبوت کا دعویدار قادیان کا مرزا اسہال اور ہیضے کے مرض میں لاہور گندگی پر گر کر عبرتناک موت مرا اور ریل گاڑی کے ذریعے (جسے مرزا دجال کی سواری کہا کرتا تھا) قادیان لے جا کر تالاب کے قریب دبایا گیا۔



باب ①

قرآن حکیم کی پیش گوئیاں



ہم آپ کے سامنے اولیاء و علماء کی وہ پیش گوئیاں جو انہوں نے مرزا قادیانی کے بارے میں کی ہیں رکھنا چاہتے ہیں البتہ ابتدأ تبرکاً قرآن حکیم اور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چند پیش گوئیاں بیان کریں گے تاکہ ایک تسلسل بن جائے ملاحظہ ہو۔

پہلی پیشگوئی

① الٓمّٓ ۝١ غُلِبَتِ الرُّوْمُ ۝٢ فِیْٓ اَدْنَی الْاَرْضِ وَ هُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَیَغْلِبُوْنَ ۝٣ فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ ؕ لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَ مِنْۢ بَعْدُ ؕ وَ یَوْمَىِٕذٍ یَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝٤ ①

قرآن حکیم نے ان آیات مقدسہ میں دو بہت بڑی پیشگوئیوں کا ذکر کیا ہے ان دو پیشگوئیوں کو سمجھنے کیلئے ان کا پس منظر سمجھنا ضروری ہے اس لیے طوالت سے جان بچاتے ہوئے مختصر تاریخی پس منظر پیش کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کے زمانے 571ء میں دو بڑی سلطنتیں ایرانی سلطنت اور سلطنت رومہ میں باہمی کشمکش جاری تھی۔

602ء یا 603ء میں اس کشمکش نے ایک جنگی صورت اختیار کرلی۔ اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک 31 برس تھی، 613ء میں ایران کے بادشاہ خسرو پرویز نے دمشق فتح کیا اور پھر 614ء میں بیت المقدس پر قبضہ کرکے ایرانیوں نے اھل کتاب، مسیحی یعنی رومیوں پر قیامت ڈھا دی۔

① سورۃ روم، آیت: 1,2,3,4۔



بجاری، ہیلنیا، اور قسطنطین کے شاہی قلعے مسمار کردئے گئے۔ کلیسوں کی ساری دولت لوٹ لی گئی، 90 ہزار عیسائیوں کو بھیڑ بکریوں کی طرح زبح کر دیا گیا بالآخر یہ جنگ خسرو پرویز کے ہاتھوں رومیوں کی بدترین شکست پر ختم ہوئی 614ء میں جب رومیوں کو شکست ہوئی تو اس وقت مکہ مکرمہ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دعوت دین شروع کئے پانچ برس ہو چکے تھے یہ وہ دور تھا جب مشرکین کی زیادتیاں اہل ایمان کے ساتھ روز بروز بڑھتی جارہی تھیں، مکہ اور مضافات مکہ کے مشرکین اسلام کی شمع کو بجھانے کے درپے تھے لیکن مسلمان اپنی قوت ایمانی کے بل بوتے پر ان کے مظالم کو برداشت کرتے ہوئے نور اسلام کو پھیلانے کی ہر ممکن کوشش کر رہے تھے۔

ایرانیوں اور رومیوں کی جنگ میں مشرکین مکہ کی ہمدردیاں ایرانیوں کے ساتھ تھیں اسلئے کہ وہ ایرانیوں کو آتش پرست (مشرک) ہونے کی وجہ سے اپنا ہم مذہب خیال کرتے تھے، دوسری طرف رومی چونکہ اہل کتاب تھے اسلئے مسلمان فطری طور پر ان کے لئے نرم گوشہ رکھتے تھے اور انکی (رومیوں) کی شکست پر دل گرفتہ بھی تھے، ان حالات میں مشرکین مکہ رومیوں کی شکست پر بغلیں بجارہے تھے اور دن رات پروپیگنڈا میں مصروف تھے اور کہہ رہے تھے کہ جس طرح ہمارے آتش پرست اور مشرک بھائی تمہارے ہم مسلک اہل کتاب کی مرمت کر رہے ہیں ہم بھی تمھیں اسی طرح نیست و نابود کر دیں گیں۔ مشرکین مکہ نے حالات اتنے سخت کر دیئے کہ 615ء میں مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد کو حبشہ جانا پڑا۔

ان حالات میں جب قرآن کریم کی یہ آیات مقدسہ اللہ کریم نے اپنے محبوب کریم اور آخری رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرمائیں جن میں واضح طور پر پیش گوئی کی گئی کہ قریب کی زمین میں رومی شکست کھا چکے ہیں، مگر



چندسال میں صورت حال بدل جائے گی اور ایرانیوں کو شکست ہوگی اور رومی غالب آجائیں گیں۔ مشہور انگریز مؤرخ گبن (gibbon Edward) لکھتا ہے

At the time prediction is said to have been delivered no from its accomplishment since the first twelve years od heraclius announced the approaching dissolutoon of the empire gibbon decline and fall of the roman. ①

جب یہ آیات نازل ہوئیں تو حضرت ابو بکر صدیقؓ کفار کے پاس گئے اور کہا کہ اپنے مشرک بھائیوں کے غلبہ پر زیادہ خوشیاں نہ مناؤ کیونکہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا ہے کہ عنقریب رومی ایرانیوں کو شکست دیں گے یہ سن کے ابی ابن خلف سے نہ رہا گیا اور کھڑا ہو کر کہنے لگا اے ابو بکر تم جھوٹ بول رہے ہو حضرت ابو بکر صدیق نے فرمایا:

انت اكذب يا عدو الله.

ترجمہ: اے اللہ کے دشمن تم جھوٹے ہو۔

میں اس پر شرط بدنے کیلئے تیار ہوں اگر تین سال تک ایرانی غالب آگئے تو تمہیں دس اونٹ دوں گا اور اگر رومی فتح یاب ہو گئے تو تمہیں دس اونٹ دینا ہوں گے اُبی بن خلف نے یہ شرط منظور کر لی، حضرت ابو بکر صدیق وہاں سے بار گاہ رسالت میں آئے اور سارا ماجرا عرض کیا چونکہ اس وقت تک شرط وغیرہ کی حرمت کے بارے میں کوئی حکم نازل نہیں ہوا تھا اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی اجازت دے دی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بضع سنین کا لفظ تین سے نو تک بولا جاتا ہے آپ واپس جائیں اور اُبی ابن خلف سے مدت میں توسیع اور شرط میں زیادتی کا مطالبہ کریں چنانچہ مدت نو سال قرار

① Roman Empire vol II p 788 modern library new yoyrk



پائی اور اونٹوں کی تعداد دس سے 100 کر دی گئی۔

وقت گزرتا گیا جس دن اللہ تعالی نے غلامان مصطفی علیہ اطیب التحیۃ والثناء کو میدان بدر میں فتح مبین سے شادکام فرمایا اسی روز یہ خبر بھی پہنچی کہ رومیوں نے ایرانیوں کو شکست فاش دی ہے مسلمانوں کو ایک وقت میں دو خوشیاں نصیب ہوئیں ابی ابن خلف اس واقعہ سے پہلے ہلاک ہو چکا تھا، چنانچہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے شرط کے 100 اونٹ اس کے وارثوں سے وصول کئے اور انہیں لے کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''تصدق بہ'' اے ابو بکر انہیں صدقہ کر دو۔ اپنے آقا کا اشارہ پاتے ہی اس پیکر تسلیم ورضا نے سو کے سو اونٹ راہ خدا میں صدقہ کر دیے اور مدعیان محبت کے سامنے ارشاد محبوب کی تعمیل کی ایک تابندہ مثال پیش کر دی۔

اللہ تعالی نے میدان بدر میں مسلمانوں کو دوہری خوشی عطا فرمائی یہی بات ایران اور روم کی تاریخوں سے بھی ثابت ہے، 624ء ہی وہ سال ہے جس میں جنگ بدر ہوئی اور یہی وہ سال ہے جس میں قیصر روم نے زرتشت کا مئولد تباہ کیا اور ایران کے سب سے بڑے آتش کدے کو مسمار کر دیا اس پیشن گوئی کے پورا ہونے کے بعد کسی کیلئے بھی اس امر کی گنجائش باقی نہ رہی کہ قرآن حکیم کی پیشگوئی سچی تھی اس لئے عرب کے بہت زیادہ مشرکین ایمان لے آئے۔ ①

قاضی محی الدین کی تاریخ ابن خلکان میں پیشگوئی

حضرت علامہ عبدالرزاق بھتر الوی حطاروی اپنی تفسیر نجوم الفرقان فی تفسیر القرآن میں ''صوفیاء کرام کی تفاسیر صحیح اور درست ہیں'' کے عنوان سے مندرجہ بالا آیت کے حوالے سے تاریخ ابن خلکان میں سے ایک بات کا ذکر کرتے ہیں

① یہ معلومات تفسیر ابن کثیر، ضیاء القرآن، تفہیم القرآن اور تبیان القرآن سے حاصل کی گئی ہیں۔



ملاحظہ فرمائیں۔

ابن خلکان نے اپنی تاریخ میں ذکر کیا ہے کہ سلطان صلاح الدین ایوبی نے جب حلب شہر کو فتح کیا تو قاضی محی الدین نے انہیں اپنا قصیدہ بائیہ سنایا جس میں انہوں نے ان فتوحات اور کئی امور کے واقع ہونے کے اوقات لکھے ہوئے تھے۔ قاضی نے اپنے قصیدہ میں ایک شعر یہ بھی سنایا۔

وفتحك القلعة الشهباء فی صفر

مبشر بفتوح القدس فی رجب

ترجمہ: یہ رنگ برنگا خوبصورت قلعہ تم پر صفر میں فتح ہوگا۔ اور بیت المقدس کے فتح کی تمہیں رجب کی بشارت ہو۔

جیسا انہوں نے اپنا قصیدہ پہلے سے لکھا ہوا تھا جسے لوگ جانتے تھے جب فتوحات اسی کے مطابق واقع ہوئیں تو قاضی سے پوچھا گیا تمہیں یہ علم کیسے حاصل ہوا؟ انہوں نے کہا میں نے قرآن پاک کے الفاظ مبارکہ

الٓمّٓ ① غُلِبَتِ الرُّوْمُ ② فِیْٓ اَدْنَی الْاَرْضِ وَ هُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَیَغْلِبُوْنَ ③ فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ ❶

کی تفسیر ابن برجان سے حاصل کیئے ہیں مؤرخ کہتے ہیں جب میں نے ابن برجان کی تفسیر کو اسی مقام پر دیکھا تو اس میں ایک طویل حساب سے یہی استنباط کیا گیا تھا جو قاضی نے اشعار میں پیش کیا۔

اور یہ بھی مشہور ہے کہ ابن کمال نے قرآن پاک کی آیت:

وَ لَقَدْ كَتَبْنَا فِی الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ یَرِثُهَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ ⑩⑤ ❷

سے استنباط کیا کہ مصر سلطان سلیم کے ہاتھوں فتح ہوگا ایسا ہی ہوا۔

---

❶ سورۃ الروم، آیت: 4,3,2,1-

❷ سورۃ الانبیاء، آیت: 105-





فالانصاف كل الانصاف التسليم للسيادة الصوفية الذين هم مركز للدائة المحمدية ماهم عليه و اتهام ذهنك القسم فيما لما يصل لكثر العوائق والعلائق اليه.

ترجمہ: انصاف کامل یہ ہے کہ صوفیاء کرام کو بلند ہستیاں تسلیم کیا جائے۔ کیونکہ وہ دائرہ محمدیہ کا مرکز ہیں ان سے ہی تو مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پتہ چلتا ہے اگر ان کا مقام تیرے بیمار ذہن میں نہ آئے جس پر کھوٹ، کینہ، حسد، عناد، ضد، ہٹ دھرمی کا زنگ لگا ہوا ہے تو کم از کم صاف ذہنوں والے حضرات کی بات ہی تسلیم کرے۔

واذ لم ترا الهلال فسلم　　　لاناس رائوه با الا بصار

ترجمہ: جب تو نے چاند کو نہیں دیکھا تو پھر بھی مان لے کیونکہ اور لوگوں نے تو اپنی نظروں سے دیکھ لیا ہے۔ ①

دوسری پیشگوئی

② يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَ يُحِبُّوْنَهٗٓ ۙ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۡ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ لَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ؕ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ②

یہ آیت کریمہ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور ان کے ساتھیوں کے متعلق نازل ہوئی جنہوں نے اپنی خلافت کے زمانے میں مرتدین پر بہت جہاد فرمائے۔ خیال رہے کہ اسلام سے گیارہ فرقے مرتد ہوئے تین تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

---

① بھتر الوی، علامہ عبدالرزاق، تفسیر نجوم الفرقان، ج:1، ص:101۔ ② سورۃ مائدہ، آیت:54





حیات شریف میں بنومدلج یعنی ذوالحمار اسود عیسیٰ کی قوم بنوحنیفہ مسیلمہ ابن حبیب کذاب کی قوم بنواسد یعنی طلیحہ ابن خویلد کی قوم۔ اور سات فرقے حضرت ابوبکر صدیق کی خلافت میں مرتد ہوئے۔ خزارہ یعنی عینیہ ابن حصن قزاری کی قوم، غطفان یعنی قرہ ابن سلمہ قشیری کی قوم، بنوسلیم یعنی فجارہ ابن عبدابن یالیل کی قوم، بنویربوع یعنی مالک ابن نویرہ کی قوم، بعض بنی تمیم یعنی سجاع بنت منذر کی قوم (یہ سجاع وہ عورت ہے جس نے دعویٰ نبوت کیا اور پھر مسیلمہ کذاب سے نکاح کرلیا) کندہ یعنی اشعث ابن قیس کی قوم، بنوبکر ابن وائل یعنی حطم ابن زید کی قوم، اور ایک فرقہ عہد فاروقی میں مرتد ہوا۔

غسان یعنی جبلہ کی قوم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ پاک کے مرتدین ان میں پہلا فرقہ بنی مدلج ان کا سردار اسود ابھم تھا۔ کاہن تھا۔ پھر دعوی نبوت کر بیٹھا یمنی تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت معاذ ابن جبل کی سرکردگی میں ایک دستہ اس کی سرکوبی کے لئے بھیجا۔ اسود عنسی فیروز دیلمی کے ہاتھوں اپنے گھر میں مارا گیا۔ یہ رات وہ ہی تھی جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات پاک کی آخری رات تھی۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی رات مسلمانوں کو اسود کے قتل کی خبر دیدی اور اگلے روز حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہوگئی۔ پھر اس کے قتل کی باقاعدہ خبر اواخر ربیع الاوّل میں خلافت صدیقی میں مدینہ منورہ پہنچی، حضرت صدیق ؓ کی خلافت میں یہ پہلی فتح کی خبر تھی۔ بنوحنیفہ قوم تھی مسیلمہ کذاب کی، مسیلمہ نے دعوی نبوت کیا۔ عہد صدیقی میں اس سے بہت بڑا معرکہ جہاد ہوا جسے جنگ یمامہ کہتے ہیں اس جنگ میں حضرت وحشی کے ہاتھوں مسیلمہ دوزخ رسید ہوا اور بنواسد طلیحہ ابن خویلد کی قوم تھی طلیحہ نے دعوی نبوت کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی سرکوبی کے لئے حضرت خالد بن ولید کی سرکردگی میں ایک جماعت بھیجی مگر وہ معمولی جھڑپ کے بعد شام کی طرف بھاگ گیا۔ پھر مسلمان ہوگیا اور صحیح طور پر مسلمان ہوا یہ وہ مرتدین تھے جو عہد



نبوی میں ہی مرتد ہو گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اے مسلمانو! ایمان پر قائم رہو پھسل نہ جانا اگر تم اسلام سے پھر کر مرتد ہو گئے تو اپنا ہی نقصان کرو گے۔ اللہ تعالیٰ جماعت مرتدین کی سرکوبی کے لئے ایسی قوم کو برسر اقتدار لائے گا تم پر انہیں مسلّط کرے گا، جن میں حسب ذیل چھ صفت ہوں گی۔

١ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ ان سے خصوصی محبت کرتا ہے، دائمی کرتا ہے وہ سب خدا کے محبوب بندے ہیں۔

٢ یہ کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ سے دل و جان سے دائمی محبت کرتے ہیں کہ اپنے نفس کے لئے کچھ نہیں کرتے جو کرتے ہیں رضاء الٰہی کے لئے کرتے ہیں۔

٣ مسلمانوں پر بہت نرم کہ کسی مسلمان کا دل نہیں دکھنے دیتے۔

٤ کافروں پر نہایت سخت کہ ان کی پرواہ نہیں کرتے ان کے دل میں کسی کافر کی ہیبت نہیں آتی۔

٥ یہ محبوب لوگ مرتدین پر فی سبیل اللہ جہاد کریں گے ان کی شوکت کو ختم کر دیں گے۔

٦ اور اس جہاد کے متعلق کسی مخالف کی مخالفت اپنے پرایوں کی ملامت سے نہ ڈریں گے۔

یہ چناؤ اور حفاظت دین سرکوبی مرتدین کے لئے ان کا چناؤ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے وہ جسے چاہے اپنے فضل سے نوازے اللہ تعالیٰ بڑے فضل و کرم والا ہے۔ بڑی وسعتوں والا ہے مگر ہے علیم و خبیر کہ جسے جو دیتا ہے اپنے علم کے موافق دیتا ہے۔ اس عظیم الشان کام کے لئے جناب صدیق اور ان کے ساتھیوں کا چناؤ رب تعالیٰ کے علم سے ہے۔ [1]

---

[1] نعیمی، محمد احمد یار، مفتی؛ تفسیر نعیمی، ج:6 ص:559۔



انجیل مقدس کی مدعیان مثیل مسیح علیہ السلام کے بارے میں عجب پیش گوئی

مسیحی اخبار طبیب عام دینانگر۔

مسیحی اخبار طبیب دینانگر لکھتا ہے (متی آیت 23,44) ''اگر تم کو کہے کہ دیکھو مسیح یہاں یا وہاں تو باور نہ کرنا کیونکہ مسیحان کاذب ظاہر ہوں گے اور ایسے بڑے نشان اور کرامات دکھائیں گے کہ اگر ہو سکتا تو برگزیدوں کو گمراہ کرتے۔ حاجت نہیں کہ اس پیشنگوئی کے بموجب جھوٹے نبیوں کی فہرست دی جائے۔ کیونکہ تاریخ دان لوگوں پر روشن ہے کہ سن مسیحی کی دوسری صدی تک یہ پیش گوئی کچھ خاموش رہی لیکن تیسری صدی سے حال تک بہت سے جھوٹے مسیح ظاہر ہو کر اپنی بطالت کے لقمہ اجل ہوئے تاہم زمانہ حال پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انجیل کی صداقت پر یہ پیشن گوئی مہر ازلی ہے اور مخالف مسیحا اس کے برخلاف دلیل نہیں دے سکتا۔

کئی اخباروں کے پڑھنے سے معلوم ہوا کہ شہر لندن میں ایک مسیح موعود ظاہر ہوا مگر اس کی نسبت اور کچھ معلوم نہیں مگر یہ پیش گوئی جس قدر ملک پنجاب میں مکمل اور آشکارا ہوئی دیگر ممالک میں شاید ہی ہوئی ہو۔ موضع قادیان میں چند سال سے مرزا قادیانی نے دعویٰ کیا کہ میں مثیل مسیح ہوں اور الہام نبوت ومعجزات کا بھی مدعی ہے۔ غور کرنے کی جگہ ہے کہ آیت مزکورۃ الصدر میں صاف لکھا ہے کہ علامتیں اور معجزات انبیاء کاذب بھی دکھلائیں گے۔ خواہ سچ ہوں یا نہ ہوں اور پھر یہ اگر کوئی تم کو کہے کہ مسیح یہاں یا وہاں ہے تو مت مانیو حالانکہ مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ مسیح قادیان میں ظاہر ہوا اور وہ میں ہوں۔ °24/ آیت میں یہ مسطور ہے کہ برگزیدوں پر بھی ہاتھ ڈالیں گے۔ اس سے میرا یہ مطلب نہیں کہ اس نے بہت سے عیسائیوں پر فتح پائی ہے اور ان کو اپنی مسیحت کا قائل کر دیا



بلکہ وہ ایسے پھندے لگاتا ہے کہ مسیحی حیران رہے جاتے ہیں اور اکثر ٹھوکر بھی کھا جاتے ہیں مگر ایسوں کی یہ بات نہ سمجھنا کہ وہ برگزیدوں میں سے تھے کیونکہ یوحانا حواری یوں فرماتے ہیں کہ وہ نکلتے تو ہم میں سے ہیں مگر ہم میں سے نہ تھے۔ اگر ہم میں سے ہوتے تو ہمارے ساتھ رہتے۔ لیکن ہم میں سے نکل گئے کہ یہ ظاہر ہو کہ وہ ہم میں سے نہیں۔

یوحانا 19-2۔ افسوس ہے کہ مرزا بائبل کے اور مقامات تو بڑی ہوشیاری سے نقل کرتا ہے مگر اس کی تصنیف میں ایسا تذکرہ نہیں ہوتا۔ شاید اس سے خود مرزا قادیانی کو شرم آتی ہوگی مگر کیا کرے کیونکہ وہ ایک منہ سے دعوی کر بیٹھا۔ اب کس منہ سے کہے کہ یہ جھوٹ ہے، چاہیے کہ مرزا اتنے ہی پر قناعت کرے اور آئندہ کے لئے سچا تائب بنے اور جھوٹوں کا حصہ آگ اور گندھک کی جھیل میں ہو گا۔ جہاں توبہ کا موقع نہیں ملتا۔ [1]

میرٹھی، مولانا شوکت علی، ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ 1903ء، احتساب قادیانیت، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت 2014ء، ج:57، ص:538۔

باب ②

فصل اول

حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی چند پیشگوئیاں

یادرہے کہ ہم ان پیش گوئیوں کا ذکر کر کے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مرزا قادیانی کی پیش گوئیوں کا تقابل ہرگز نہیں کرنا چاہتے اور نہ ہی ان کے درمیان کوئی مشابہت بتانا چاہتے ہیں کہ سچے نبی اور جھوٹے نبی میں کوئی تقابل یا مشابہت اصلاً ہوتی ہی نہیں۔

مولانا مودودی نے منکرین سنت اور منکرین ختم نبوت میں مماثلت کے وجوہ بیان کرتے ہوئے اسی بات کا تذکرہ کیا ہے ایک اقتباس ملاحظہ کریں یقیناً خالی از فائدہ نہ ہوگا۔

منکرین سنت اور منکرین ختم نبوت میں مماثلت کے وجوہ

اعتراض: آپ فرماتے ہیں کہ ”اگر سنت کے متن میں اس قدر اختلاف ہیں تو قرآن کی تعبیر میں بھی تو بے شمار اختلاف ہو سکتے ہیں اور ہوئے ہیں۔ اگر قرآن کی تعبیر میں اختلافات اسے آئین کی بنیاد قرار دینے میں مانع نہیں تو سنت کے متن کا اختلاف اس امر میں کیسے مانع ہوسکتا ہے“ آپ کی یہ دلیل بعینہ اسی طرح ہے جس طرح جب مرزائی حضرات سے کہا جائے کہ مرزا صاحب کے کردار میں فلاں نقص پایا جاتا ہے تو وہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ (معاذ اللہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فلاں بات بھی ایسی نہیں تھی؟

جواب: یہ تشبیہ بنیادی طور پر غلط ہے اس لیے کہ جھوٹے نبی اور سچے نبی میں درحقیقت کوئی مشابہت نہیں۔ سچے نبی اور اس کی لائی ہوئی کتاب کے درمیان جو ربط و تعلق ہوتا ہے وہ نہ جھوٹے نبی اور سچے نبی کے درمیان ہوسکتا ہے اور نہ اس کے اور کتاب اللہ کے درمیان۔

ڈاکٹر صاحب ① کی یہ تشبیہ دراصل خود ان پر اور ان کے گروہ پر صادق آتی ہے جس طرح مرزائی حضرات ایک جعلی نبی کی نبوت ثابت کرنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو درمیان میں لاتے ہیں اسی طرح منکرین حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت اور کتاب اللہ کا تعلق کاٹ پھینکنے کے لیے کتاب اللہ کو استعمال کرتے ہیں جس طرح مرزائیوں نے تمام امت کے متفقہ عقیدۂ ختم نبوت کے خلاف ایک نئی نبوت کا فتنہ کھڑا کر دیا، اسی طرح منکرین حدیث نے سنت کی آئینی حیثیت کو چیلنج کر کے ایک دوسرا فتنہ کھڑا کر دیا۔ حالانکہ خلفائے راشدین کے عہد سے آج تک تمام دنیا کے مسلمان ہر زمانے میں اس بات پر متفق رہے ہیں کہ قرآن کے بعد سنت دوسرا ماخذ قانون ہے، حتیٰ کہ غیر مسلم ماہرین قانون بھی بالاتفاق اس کو تسلیم کرتے ہیں، جس طرح مرزائی ختم نبوت کی غلط تاویل کر کے ایک نیا نبی سامنے لے آتے ہیں، اسی طرح منکرین حدیث اتباع سنت کی غلط تعبیر کر کے یہ راستہ نکالتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساری ہدایات و تعلیمات کا دفتر لپیٹ کر رکھ دیا جائے اور کسی ''مرکز ملت'' کو ہر زمانے میں امت کے درمیان وہی حیثیت حاصل ہوتی رہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاصل تھی۔ مرزائی اپنے نبی کی نبوت کا راستہ

① دراصل یہ ان مراسلت کا ایک اقتباس ہے جو بزم طلوع اسلام کے ایک نمایاں فرد جناب ڈاکٹر عبدالودود اور مولانا مودودی کے درمیان سنت کو اسلام کے آئین کی بنیاد ماننے کے مسئلے پر ہوئی تھی۔



صاف کرنے کے لیے ذات رسول للہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نقص نکالتے ہیں اور منکرین حدیث اپنے مرکز ملت کے لیے راستہ بنانے کی خاطر سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عیب چینی کرتے ہیں۔

رہا وہ اعتراض جو میرے استدلال پر ڈاکٹر صاحب نے کیا ہے،۔تو وہ در حقیقت بالکل بے بنیاد ہے، میرا استدلال یہ نہیں ہے کہ آپ سنت میں جو عیب نکال رہے ہیں وہ قرآن میں بھی موجود ہے، بلکہ اس کے برعکس میرا استدلال یہ ہے کہ تعبیر وتحقیق کے اختلاف کی گنجائش ہونا سرے سے کسی آئین وقانون کے لیے عیب ونقص ہی نہیں ہے۔لہٰذا اس گنجائش کی بناء پر نہ قرآن کو اساسِ قانون بنانے سے انکار کیا جاسکتا ہے نہ سنت کو۔ [1]

اب یہاں پر شیخ الاسلام مولانا حافظ محمد انوار اللہ چشتی حنفی رحمہ اللہ کی کتاب ''اِفادۃ الافہام'' حصہ اول سے چندوہ پیش گوئیاں ذکر کی جاتی ہیں جو انہوں نے امام سیوطی رحمہ اللہ کی ''خصائص کبریٰ'' سے نقل کی ہیں جو امام صاحب نے معتبر احادیث کی کتابوں سے نقل کی ہیں۔

- بدر کے روز حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سردار قریش کے گرنے کی جگہ بتلادی تھی۔جب دیکھا گیا تو ہر شخص کی لاش وہیں پڑی تھی جہاں اس کے گرنے کی پیش گوئی کی گئی تھی۔
- عتبہ بن ابی وقاص کی نسبت فرمایا کہ وہ ایک برس کے اندر کفر پر مرے گا ایسا ہی ہوا۔
- غزوۂ احزاب میں تقریباً تمام ملک عرب کے قبائل نے مدینہ منورہ پر چڑھائی کی۔حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک ایسی ہوا چلے

[1] ابوالاعلی، مودودی، مولنا: سنت کی آئینی حیثیت، اسلامک پبلی کیشنز لمیٹڈ، جون 2015ء ص: 149-



گی کہ وہ سب پریشان ہو کر بھاگ جائیں گے ایسا ہی ہوا کہ ایسی سخت ہوا چلی کہ ان کے خیمے اڑ گئے، کجاوے زمین میں دھنس گئے اور اس بدحواسی بھاگے کہ کسی کو کسی کی خبر نہ تھی۔

- حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابن بیخ کو قتل کرنے کے لئے عبداللہ ابن انیس سے فرمایا وہ اس کو پہنچانتے نہ تھے اس لئے نشانی پوچھی۔ فرمایا کہ جب تم اس کو دیکھو گے ہیبت اور خوف سے تمہارے جسم پر بال کھڑے ہو جائیں گے۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھ پر کسی کا خوف کبھی غالب نہیں ہوتا تھا مگر اس کو دیکھتے ہی تھوڑی دیر وہ حالت طاری رہی جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا میں نے پہچان کر اس کو قتل کر ڈالا۔
- عبدالرحمن بن عوف ؓ کو کچھ لشکر کے ساتھ آپ نے دومۃ الجندل کو روانہ کیا اور فرمایا کہ تمہارے ہاتھ پر وہ ملک فتح ہوگا وہاں کے بادشاہ کی لڑکی کو تم نکاح کر لو چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

خدا نے کیا تجھ کو آگاہ سب سے
دو عالم میں جو کچھ خفی و جلی ہے

- خالد بن ولید اسلام لانے کے لئے جب مدینہ کی طرف روانہ ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے آنے کے پہلے ہی خبر دے دی کہ وہ آرہے ہیں۔
- عامر ایک رات اشعار پڑھتے جارہے تھے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ کسی نے کہا: عامر ہیں۔ فرمایا: اللہ عامر پر رحم کرے۔

یہ سنتے ہی بعض صحابہ نے مطلب حضرت صلی اللہ علنیہ وآلہ وسلم کا سمجھ کر عرض کیا۔ اور چند روز ان سے ہمیں فائدہ اٹھانے کیوں نہ دیا یارسول اللہ؟ غرض



اسی سفر میں وہ شہید ہو گئے۔

- حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے ہی خبر دی تھی کہ روم اور فارس اور یمن مفتوح ہوں گے اور یہ خبر اس وقت دی تھی کہ سوائے حضرت خدیجہ کبریٰ اور حضرت علی اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما کے کوئی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رفیق اور غم خوار نہ تھا۔

خلیل و نوح و کلیم و مسیح کی صف میں
تمہارے جیسا کوئی دوسرا نہیں ملتا

ایک بار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خالد بن ولید ؓ سے فرمایا کہ چارسو (۴۰۰) سوار لے کر جاؤ اور کید ردومۃ الجندل کو گرفتار کر کے لے آؤ انہوں نے عرض کیا ایسے بڑے شخص کا مقابلہ اتنے لوگ کیونکر کریں گے؟ فرمایا وہ شکار کو نکلے گا اس وقت اُس کو گرفتار کر لینا، جب وہ وہاں پہنچے گا وحشی اس کے قلعہ کے نیچے آیا جس کو دیکھ کر چند ہمراہیوں کے ساتھ شکار کے قصد سے اترا اور گرفتار کر لیا گیا۔

- ایک سفر میں تمام لشکر پیاسا ہو گیا اور پانی نہ تھا۔ علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ اس طرف جاؤ فلاں مقام میں ایک عورت ملے گی جو پانی اونٹ پر لے جا رہی ہے اس کو لے آؤ وہ روانہ ہوئے۔ اسی مقام میں وہ عورت ملی اس کو لے آئے اور اس پانی سے تمام لشکر سیراب ہوا اور وہ کم نہ ہوا۔ اس معجزے سے اس عورت کا کل قبیلہ مسلمان ہو گیا۔

- غزوہ موتہ کے لئے جو لشکر روانہ کیا گیا تھا۔ اس پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زید بن حارثہ ؓ کو امیر بنا کر فرمایا کہ اگر وہ شہید ہوں تو جعفر ابن ابی طالب ؓ امیر بنائے جائیں اور اگر وہ بھی شہید ہوں تو عبداللہ بن رواحہ اور اگر وہ شہید ہو جائیں تو مسلمان مختار ہیں جس کو چاہیں امیر قرار



دیں۔ وہاں ایک یہود کا عالم بھی موجود تھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد سن کر کہا کہ اگر آپ نبی ہیں تو یہ لوگ ضرور قتل ہوں گے۔ پھر جس روز وہاں معرکہ جنگ تھا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہؓ کو برابر خبر دے رہے تھے کہ زید نے رایت لیا ہر چند شیطان نے ان کے دل میں وسوسے ڈالے مگر انہوں نے کچھ توجہ نہ کی اور شہید ہو گئے۔ پھر فرمایا کہ جعفر نے رایت لیا ان کے بھی دل میں شیطان نے وسوسے ڈالے مگر انہوں نے بھی کچھ التفات نہ کیا اور شہید ہو گئے۔ پھر فرمایا عبداللہ نے رایت لیا اور وہ بھی شہید ہو گئے پھر خالد بن ولید نے خودمختاری سے رایت لیا یہ کہہ کر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی الٰہی وہ تیری ایک تلوار ہے تو ہی اس کو مدد دے گا۔ اسی روز سے ان کا نام سیف اللہ قرار پایا۔ اس روایت سے ظاہر ہے کہ مغیبات پر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسی اطلاع ہوتی تھی کہ خواہ وہ ماضی ہوں یا مستقبل پیش نظر ہو جاتے تھے۔

مَنْ رَانی قد رای الحق جو کہے
کیا بیاں اس کی حقیقت کیجئے
عالمِ عِلم دو عالَم ہیں حضور
آپ سے کیا عرض حاجت کیجئے (حدائق بخشش)

کسی سفر میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناقہ گم ہو گئی لوگ اس کی تلاش میں پھر رہے تھے ایک منافق نے کسی مجلس میں کہا کہ خدا ان کو ناقہ کا پتا کیوں نہیں دیتا۔ یہ کہہ کر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں آ گیا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ سلم نے فرمایا ایک منافق کہتا ہے۔ خدا ناقے کا پتا نہیں دیتا جاؤ فلاں مقام میں وہ ہے اس کی مہار کسی درخت میں اٹک گئی ہے۔ غرض اس کو وہاں سے لے آئے اور وہ منافق مسلمان ہو گیا۔



- جویریہ رضی اللہ عنہا کا باپ اپنی لڑکی کے فدیہ کے واسطے چند اونٹ لے کر چلا۔ راستے میں اچھے دو اونٹ کسی پہاڑ میں چھپادئے، جب باقی اونٹ پیش کیے تو فرمایا وہ دو اونٹ کہاں ہیں جو فلاں مقام میں چھپادیے ہیں یہ سن کر وہ مسلمان ہوگیا۔
- جب ستر صحابہ بئر معونہ پر شہید ہوئے اسی وقت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی شہادت کی خبر دی۔
- شیبہ بن عثمان کہتے ہیں کہ جب مکہ کو فتح کر کے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حنین کا ارادہ کیا تو میں بھی اس غرض سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہولیا کہ جب لڑائی کی گڑبڑ ہوگی تو دھوکا دیکر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتل کرنے کا کوئی موقع مل جائے گا جس سے اپنی بڑی نام آوری ہوگی۔ جب معرکہ کارزار گرم ہوا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دلدل سے اترے تو میں تلوار کھینچ کر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب پہنچا ہی چاہتا تھا کہ ایک برق سا آگ کا شعلہ سامنے آگیا جس سے میری آنکھیں جھپک گئیں اور ساتھ ہی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری طرف متوجہ ہوکر فرمادیا کہ اے شیبہ میرے نزدیک آجاؤ میں اور نزدیک ہوا۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دست مبارک میرے سینے پر پھیر کر فرمایا۔ اللہ اس کو شیطان سے پناہ دے وہ کہتے ہیں کہ اقسام کے برے خیال میرے دل میں جمے ہوئے تھے مگر دست مبارک کی برکت سے فوراً وہ سب دفع ہوگئے۔ اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایسی محبت دل میں پیدا ہوگئی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے آگے کفار کو قتل کرتا جاتا تھا۔

بخدا اگر اس وقت میرا باپ میرے سامنے آتا تو اس کو بھی مار ڈالتا۔ پھر فتح



کے بعد جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیمہ مبارک میں تشریف فرما ہوئے تو میرا ایک ایک خیال مجھ سے بیان فرمایا جس سے میں نے مغفرت چاہی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ''غفر اللہ لک'' فرمایا انتہی ملخص

فضل خدا سے غیب شہادت ہوا اِنھیں
اس پر شہادت آیَت و وَحی و اثر کی ہے
کہنا نہ کہنے والے تھے جب سے تو اطلاع
مولیٰ کو قول و قائل و ہر خشک و تر کی ہے (حدائق بخش)

اب اہل انصاف ان احادیث میں جو بطور مشتے نمونہ از خروارے ہیں غور فرمائیں کہ یہ پیشین گوئیاں کیسی کھلی کھلی ہیں، نہ ان میں کوئی شروط بچاؤ کے لئے ہیں، نہ داؤ پیچ، نہ بات بنانے کی ضرورت ہے۔ اسی قسم کی پیشین گوئیوں میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیامت تک کے واقعات بیان فرمائیے ہیں۔ چنانچہ اس روایت سے واضح ہے جو بخاری اور مسلم میں ہے۔

عن حذیفة قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم مقاماً ماترك شیاء یکون فی مقامه ذالك الی یوم القیامه الا حدث به حفظه من حفظه ونسیه من نسیه قد علمه اصحابی هولاء وانه لیکون منه الشیء قد نسیه فاراه فاذکره کما یذکر الرجل وجه الرجل اذا غاب عنه ثم اذاراه عرفه انتهی.

یعنی یہ صحابہ جانتے ہیں کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور قیامت تک جو ہونے والا ہے سب بیان فرمادیا کسی نے اس کو یاد رکھا اور کوئی بھول گیا۔ بعض ایسے امور کا وقوع ہوتا ہے جو خیال سے جاتے رہے ہیں۔ مگر دیکھتے



ہی ان کا خیال آجاتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی خبر دے چکے ہیں جیسے غائب جب سامنے آجاتا ہے تو چہرہ دیکھتے ہی پہچان لیا جاتا ہے انتہیٰ ملخصاً۔

کتب احادیث وتواریخ دیکھنے سے اس کا انکار نہیں ہوسکتا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو پیشین گوئیاں کی ہیں اب تک ان کا ظہور برابر ہوتا جاتا ہے۔ چنانچہ اسی ایک پیش گوئی کو دیکھ لیجئے جو دجالوں سے متعلق ہے۔

عن ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال لا تقوم الساعة حتىٰ يبعث دجالون كذابون قريب من ثلٰثين كلهم يزعم انه رسول الله.[1]

اور ابوداؤد وترمذی میں ہے:

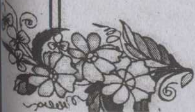
سيكون فى امتى كذابون كلهم يزعم انه نبى الله وانا خاتم النبين لانبى بعدى.

یعنی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی کہ تیس (۳۰) دجال جھوٹے نہ پیدا ہولیں ان میں ہر ایک کا دعویٰ نبوت اور رسالت کا ہوگا یادرکھو کہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی ہیں ہوسکتا انتہیٰ۔

دیکھئے اس پیشگوئی کا وقت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کے زمانے سے شروع ہوگیا اور بہت سے دجال اب تک نکلے۔ جنہوں نے رسالت کا دعویٰ کیا اور معلوم نہیں ابھی کتنے باقی ہے۔ اب مرزا صاحب جو رسالت کا دعویٰ کرتے ہیں اگر ان کی تصدیق کی جائے تو بخاری اور مسلم کی احادیث کی تکذیب ہوئی جاتی ہے۔ کیونکہ ان روایتوں میں صاف موجود ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

---

[1] بخاری، الصحیح، کتاب المناقب، باب علامات النبوة فی الاسلام، 1320:3، رقم:3413۔



کے بعد جو شخص رسالت کا دعوی کرے وہ دجال ہے اب مرزا صاحب ہی انصاف سے فیصلہ فرمادیں کہ مسلمانوں کے حق میں کیا اعتقاد رکھنا چاہیے اگر یہ روایتیں صحاح کے سوا دوسری کتابوں میں ہوتیں تو یہ کہنے کو موقع مل سکتا کہ شاید یہ وہ احادیث صحیح نہیں وہ تو بخاری اور مسلم وغیرہ میں ہیں۔ جنکی نسبت کل اہل سنت وجماعت کا یہ اعتقاد ہے ''اصح الکتب بعد کتاب اللہ البخاری ثم مسلم'' اگر تھوڑی دیر کے لئے یہ کتابیں بے اعتبار سمجھی جائیں تو مرزا صاحب کا دعویٰ عیسویت خود باطل ہوجاتا ہے کیوں کہ یہ مسئلہ عقلی تو ہے ہی نہیں کہ قیامت کے پہلے مسیح پیدا ہوگا اور نہ قرآن میں صراحت ہے تو ناگزیر احادیث پیش کرنے کی ضرورت ہوگی۔

اور جب بخاری اور مسلم قابل اعتبار نہ ہوں تو وہ احادیث بھی موضوع اور جھوٹی سمجھی جائیں گی۔ پھر تیس (۳۰) دجالوں والی حدیث قطع نظر اس کے کہ بخاری اور مسلم میں ہے۔ مرزا صاحب کے اقرار کے موافق بھی صحیح ہے۔ اس لئے کہ وہ فرماتے ہیں جو حدیث قرآن کی تائید میں ہو وہ صحیح ہوتی ہے۔ اب دیکھئے کہ وہ حدیث آیۂ شریفہ خاتم النبییّن کی تائید میں ہے۔ اس لئے بحسب اقرار مرزا صاحب اس زمانے میں رسالت کا دعویٰ کرنے والا تیس دجالوں سے ایک دجال ضرور سمجھا جائے گا۔ غرض کہ جس کو نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان ہوگا۔ اور یہ حدیث سن لے گا کہ جو کوئی میرے بعد رسالت کا دعویٰ کرے وہ دجال وکذاب ہے تو ممکن نہیں کہ مرزا صاحب کو رسول کہے اور پھر نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی ہونے کا بھی دعویٰ کرے۔

تبصرۂ چشتی

ان پیشین گوئیوں کو دیکھئے کہ سوائے بیان واقعات کے کوئی اس قسم کی فضول بات نہیں جو مرزا صاحب کی پیشین گوئیوں میں ہوتی ہیں کہ اگر وہ صحیح نہ نکلیں



تو اپنے پر لعنت ہے، منہ کالا کیا جائے اور پھانسی دی جائے اور اشتہار پر اشتہار دیا جار ہا ہے کہ وہ صحیح نکلی۔اور کوئی جھوٹی ثابت کر دے تو لاکھ روپیہ دیں گے اور چنین و چناں ہوگا۔ پھر جھوٹ ثابت کرے تو کوئی جائے تو مغلظات سنائی جاتی ہیں اور مباحثے تک نوبت ہی نہیں پہنچتی اور ان پیشین گوئیاں کی تکذیب میں رسالہ لکھا گیا تو باوجود وعدہ انعام کے سالہائے سال گزر گئے مگر جواب نہ ہو سکا۔حالت تو یہ اور اس پر دعویٰ نبوت کا۔مرزا صاحب کو تمام معجزات میں سے ایک پیشین گوئی کا ایسا نسخہ ہاتھ لگ گیا ہے کہ ہر وقت پیشین گوئی کچھ کچھ دھندا لگا رہتا ہے اور یہ کوئی نہیں پوچھتا کہ حضرت معجزہ صرف پیشین گوئی کا نام نہیں یہ کام تو ملک کے ہر منجم، ہندو، نصاریٰ وغیرہم بھی ہمیشہ کیا کرتے ہیں پھر جتنی پیشین گوئیاں بحسب اتفاق ان کی صحیح نکلتی ہیں آپ کی صحیح نہیں نکلتیں۔اور اگر بالفرض اتنی صحیح نکلیں تو منجموں پر بھی فضیلت ثابت نہیں ہو سکتی چہ جائیکہ نبوت۔معجزہ تو وہ چیز ہے کہ اس کے مقابلے میں تمام مخلوق عاجز ہو جائے، نہ نجوم اس کی ہمسری کر سکتا ہے۔نہ عقل وغیرہ۔[1]

---

[1] قادری، محمد امین، مفتی: عقیدہ ختم النبوۃ، ج:5،ص:383۔



فصل دوم

نبی رحمت ﷺ کی جھوٹے مدعیان نبوت کے بارے پیشگوئیاں

ایک اور روایت میں ہے کہ میری امت میں کذاب اور دجال ہوں گے ستائیس اور ان میں چار عورتیں ہوں گی جبکہ میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے مطلقاً مدعیان نبوت مراد نہیں ہیں کیونکہ ان کا تو کوئی شمار ہی نہیں کیونکہ ان میں سے اکثریت نے تو جنون کی وجہ سے دعویٰ کیا بلکہ ان سے مراد وہ ہیں جن کو اپنے نبی ہونے کا وہم ہوا اور انہیں شوکت ملی۔ وہ چار شخصیتیں جنہوں نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا ان میں سے ایک سجاح بنت حارث تمیمہ تھی جس نے جزیرہ عرب کے وسط میں نبوت کا دعوی کیا۔

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا مصداق حضرت بنی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخری دور میں ہوا، یمامہ میں مسیلمہ، یمن میں اسود عنسی پھر حضرت ابو بکرؓ کی خلافت میں بنی اسد بن خزیمہ کا طلیحہ بن خویلد اور بنو تمیم کی سجاح تمیمہ۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والے دو دجالوں کی نص کے ذریعے خبر دی چنانچہ ان دونوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخری دور میں نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ یمامہ میں مسیلمہ نے اور یمن میں اسود عنسی نے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں اپنے ہاتھوں میں دو سونے کے کنگن دیکھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ مجھے ان دونوں کی حالت نے فکر میں ڈال دیا پھر خواب میں مجھے وحی ہوئی



کہ ان دونوں پر پھونک مار دو چنانچہ میں نے پھونک ماری تو وہ دونوں اڑ گئے۔تو میں نے اس خواب کی تعبیر یہ کی میرے بعد دو کذاب نکلیں گے۔

چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خواب سچ ثابت ہوا ان دونوں کذابوں میں پہلا شخص مسیلمہ تھا جو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور میں مدینے آیا اور کہنے لگا اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلمؐ اپنے بعد خلافت مجھے دے دے تو میں آپ کی پیروی کرلوں گا، حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی طرف متوجہ ہوئے اور اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ میں لکڑی کا ٹکڑا تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تو مجھ سے اس ٹکڑے کا سوال کرے تو میں تجھے یہ بھی نہ دوں گا اور تو اپنے معاملے میں اللہ کے فیصلے سے تجاوز نہیں کر سکے گا۔ اگر تو پھر گیا تو اللہ تجھے کاٹ ڈالے گا اور میں تجھے وہی سمجھتا ہوں جس کے متعلق مجھے دکھایا گیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں ان میں سے ایک تو اسود عنسی تھا اور دوسرا صاحب یمامہ کا مسیلمہ کذاب۔

امام نووی فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان ''ولئن ادبرت لیعقرنك اللہ'' سے مراد یہ ہے کہ اگر تو میری اطاعت سے منحرف ہوا تو اللہ تجھے قتل کر ڈالے گا چنانچہ اللہ نے اسے یمامہ کی جنگ میں ہلاک کر دیا اور یہ پیشگوئی نبوت کے دلائل میں سے ہے۔ چنانچہ صحابہ کرام اس سے جنگ کے لیے نکلے اور اللہ نے ان کے ہاتھوں اسے قتل کرادیا اور اسکا فریب بجھا دیا اور اسکا تیر خطا کر دیا۔

. اور اسی طرح اللہ نے دوسرے کذاب اسود عنسی جو گمراہی میں مسیلمہ کذاب کا بھائی تھا، کا فریب پلٹا دیا، وہ اس طرح کہ جب اس نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات سے قبل نبوت کا دعویٰ کیا اور یمن کے



بدوؤں کی ایک جماعت نے اس کی پیروی کرلی اور اس کے بازو مضبوط ہو گئے تو وہ آپے سے باہر ہو گیا تو اللہ نے اس کی بیوی کے ذریعے اسے فیروز دیلمی اور چند یمنی مسلمانوں کے ہاتھوں قتل کرا دیا اس طرح حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو خواب میں دیکھا وہ سچ ثابت ہو گیا اور اس کی ضلالت فضا کا ذرہ ثابت ہوئی جسے ہوائیں اِدھر اُدھر لے جاتی ہیں۔

فَأَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَاءً ۖ وَأَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ ۚ كَذَٰلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ ﴿١٧﴾ [1]

ترجمہ: ”سو جو جھاگ ہے وہ سوکھ کر زائل ہو جاتا ہے اور (پانی) جو لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے وہ زمین میں ٹھہر جاتا ہے اس طرح اللہ (حق اور باطل) کی مثالیں بیان کرتا ہے۔ [2]

بنو ثقیف سے ایک کذاب اور ایک مبیر کے خروج کی پیش گوئی

جن کذابوں نے نبوت کا دعوی کیا ان میں سے ایک کذاب کے متعلق حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی کہ وہ ثقیف قبیلے سے نکلے گا اور آپ کی اس سچی خبر کو حضرت اسماء بنت صدیقؓ روایت کرتی ہیں وہ اپنے لخت جگر حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ کے قتل کے بعد حجاج بن یوسف ثقفی کے پاس گئیں اور اس سے کہا۔

ان رسول الله حدثنا ان فی ثقیف کذابا و مبیراً فأما الکذاب فراءیناه و اما المبیر فلا اخالك الا ایاه.

ترجمہ: ”بیشک ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان کیا تھا کہ

---

[1] سورۃ الرعد، آیت: 17۔

[2] سلفی، عبد الجبار، ابو مسعود، سرور دو عالم کی نبوت کے دلائل، الھادی للنشر والتوزیع لاہور، 2011ء، ص: 207۔



ثقیف میں ایک کذاب اور ایک مبیر ہوگا۔ سو کذاب تو ہم اسے دیکھ چکے جبکہ مبیر کے متعلق میں سمجھتی ہوں کہ وہ تو ہی ہے۔"

امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ مبیر سے مراد مہلک ہے اور کذاب کے متعلق ان کے قول (فرائیناہ) سے ان کی مراد مختار بن ابی عبید ثقفی ہے یہ بڑا جھوٹا شخص تھا اس کا قبیح ترین جھوٹ اس کا دعویٰ تھا کہ اس کے پاس جبرائیل علیہ السلام آتے ہیں۔ علماء نے اس حقیت پر اتفاق کیا ہے کہ کذاب سے مراد مختار بن ابی عبید اور مبیر سے مراد حجاج بن یوسف ہے۔

مختار کذاب کے متعلق خبروں میں سے ایک خبر رفاعۃ بن شداد تابعی نے بیان کی ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک بار میں مختار ثقفی پر داخل ہوا تو اس نے کہا اللہ کی قسم تو میرے پاس آیا اور جبرائیل ابھی اس کرسی سے اٹھا ہے۔

رفاعہ کہتے ہیں کہ میں اسے قتل کرنے لیے اپنی تلوار کے قبضے کی طرف جھکا لیکن مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث یاد آگئی جو حضرت عمرؓ و بن حمق نے ہم سے بیان کی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ:

اذا اطمان الرجل الیٰ الرجل ثم قتله بعدما اطمأن اِلیه، نصب له یوم القیامة لواء غدرٍ.

ترجمہ: "کہ جب ایک آدمی دوسرے آدمی پر بھروسہ کر کے مطمئن ہو جائے پھر اس کے اطمینان کے بعد دوسرا آدمی اسے قتل کر ڈالے تو قیامت کے دن اس کے لیے غدر کا جھنڈا نصب کر دیا جائے گا۔"

رفاعۃ کہتے ہیں کہ پھر میں اسے قتل کرنے سے رک گیا۔

اس طرح مختیار کا دعوی نبوت حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس پیشگوئی کی تصدیق کا ذریعہ بن گیا کہ ثقیف میں ایک کذاب پیدا ہوگا اس طرح



ہی ظالم حجاج کے متعلق پیشگوئی ہے کہ وہ ثقیف سے ہوگا اور یہ پیشگوئی وحی الہی ہے اور علام الغیوب نے آپ کو اس کے ذریعے ان دونوں شخصوں کی خبر دی۔ ①



فصل سوم

تاجدار ختم نبوت ﷺ کی خاص مرزا قادیانی کے متعلق پیش گوئیاں

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیامت تک ہونے والے تمام حالات کو بطور پیش گوئی ارشاد فرما دیا ہے، قرآن پاک اس بات پر گواہ ہے کہ اللہ کا نبی جو بات کہہ دے، پیشن گوئی کر دے وہ کسی حالت میں بھی جھوٹی نہیں ہوسکتی اس پر کثیر تعداد میں آیات موجود ہیں، ھادی دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آج تک جو امور ارشاد فرما دیئے وہ آپ کے ارشاد کے مطابق ظہور پذیر ہوئے اور منکرین پر حجت ٹھہرے، ان امور اور پیش گوئیوں میں سے آپکے سامنے دو پیش گوئیاں پیش کرتا ہوں دراں حالیکہ پیش گوئیوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ ②

① سلفی، ابومسعود، عبدالجبار، سرور دو عالم کی نبوت کے دلائل، الھادی للنشر والتوزیع لاہور، 2011ء، ص:208۔

② ویسے تو کثیر کتب میں نبی رحمت کی پیش گوئیوں کو ذکر کیا گیا ہے۔ لیکن مختلف امور کے لحاظ سے پیش گوئیوں کے مجموعہ کے اعتبار سے بندہ عاجز کی نظر سے ابومسعود عبدالجبار سلفی کی کتاب "سیرت سرور دو عالم کی نبوت کے دلائل" گزری ہے جو اس بابت کافی مفید ہے۔

پہلی پیشگوئی

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرة أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَة حَتّٰی یَبْعَثُ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِیبُ مِّنْ ثَلَاثِیْنَ كُلُّھُمْ یَزْعَمُ اَنَّه رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ۔ [1]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''قیامت قائم نہ ہوگی جب تک تیس کے قریب جھوٹے دجال ظاہر نہ ہو جائیں ان میں سے ہر ایک یہی دعوی کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔''

حضرت ثوبان ؓ کی روایت میں ہے کہ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

انا خاتم النبیین، ولا نبی بعدی.

ترجمہ: حالانکہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

تاریخ اسلام شاہد ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ پیش گوئی کیسے پوری ہوئی کہ سرکار دو عالم کے بعد جھوٹے نبیوں کا سلسلہ مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی سے شروع ہوا اور چلتا چلتا مسیلمہ قادیان یعنی مرزا غلام احمد قایانی تک پہنچا مسیلمہ کذاب سے لیکر مرزا قادیانی تک کتنے لوگوں نے دعوی نبوت کیا یہ طویل فہرست ہے [2]

---

[1] بخاری، الصحیح، کتاب المناقب، باب علامات النبوة فی الاسلام،3:1320 رقم:3413۔

[2] اگر کوئی پڑھنا چاہے تو ابوالقاسم رفیق دلاوری ؒ کی کتاب ''ائمہ تلبیس'' اور ''نبوت کے جھوٹے دعویدار'' کا مطالعہ انتہائی مفید ہوگا۔

بحر حال سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیش گوئی کے مطابق ان بڑے کذابوں، دجالوں میں سرفہرست مرزا قادیانی کا نام ہے۔

دوسری پیشگوئی

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے قرآن بھی دیا گیا اور قرآن کے ساتھ اس کی مثل بھی، خبردار رہو قریب ہے کہ ایک پیٹ بھرا (کھاتا پیتا مغرور) شخص اپنے چھپرکٹ پر بیٹھا یہ کہے گا تم صرف قرآن ہی کو لو۔ اور جو اس میں حلال ہے اس کو حلال سمجھو اور جو اس میں حرام ہے اس کو حرام سمجھو۔ خیال کرو تحقیق یہ ہے کہ جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حرام فرماتے ہیں وہ بھی ایسا ہی ہے جیسا کہ خدا نے اسکو حرام کیا ہے۔

فاتح قادیانیت سید پیر مہر علی شاہ گولڑوی نور اللہ مرقدہ اس روایت کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

یہ پیش گوئی 1308ھ میں ظاہر ہوئی یعنی مرزا غلام احمد قادیانی نے احادیث کی صحت کا مدار قرآن مجید کو مطابق اجتہاد و استنباط اپنی کے ٹھہرایا یعنی پہلے قرآن کریم کا مطلب حسب مدعیٰ اپنے کے ٹھہرایا جاوے گو کہ نصوص کا انکار و تحریف ہی ہو تو بعد ازاں احادیث کو اگرچہ مع الصحت شہرت بھی رکھتی ہوں پھینک دیا جاوے ہاں اگر حدیث کو بھی پیرایہ تحریف پہنایا جاوے گو کہ صحت ہم ندارد تو البتہ مقبول ہو سکتی ہے۔ [1]

سر عرش پر ہے تیری گزر دل فرش پر ہے تیری نظر
ملکوت و مُلک میں کوئی شئی نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

[1] گیلانی، پیر مہر علی شاہ، سید: سیف چشتیائی، ایم ایم پرنٹر، اُردو بازار لاہور مئی 2011، ص:140-

تیسری پیشگوئی

عالم اجل مفتی آگرہ محمد عبداللہ الحفیظ حقانی حنفی اپنی کتاب ''السیوف الکلامیہ لِقَطع الداعاوی الغلامیہ'' میں رقمطراز ہیں: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خاص طور پر غلام احمد متنبی قادیان کے لیے پیش گوئی فرمائی۔ ارشاد فرماتے ہیں:

هلكة امتى على يدى غلمة من قريش.[1]

میری امت کی ہلاکت و بربادی یعنی ان کے ایمانوں کا برباد ہونا ایک غلام کے ہاتھوں پر ہوگا جو اپنے آپ کو قریش سے ظاہر کرے گا یعنی مہدی ہونے کا مدعی ہوگا۔ صاف صراحۃً حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غلام احمد قادیانی کے لیے پیشنگوئی فرمائی۔ دیکھو اس کے نام میں، جو اس کے ماں باپ نے رکھا، لفظ غلام موجود ہے۔ جس کی طرف حدیث کا لفظ ''غلمة'' جو جمع غلام کی ہے، اشارہ کرتا ہے۔ اور لفظ ''من قریش'' اس کے دعوی مہدویت کی خبر دے رہا ہے کیونکہ امام مہدیؑ یقینا قریش سے ہوں گے۔

مسلمانو! غلام احمد قادیانی مدعی مہدویت کے مہلک ہونے کی کیسی صاف پیش گوئی ہے، اب تو فتنہ قادیانیت میں مبتلا نہ ہو، اب تو آنکھیں کھولو اور حق و باطل کی تمیز پیدا کرو۔

فرش تا عرش سب آئینۂ ضمائر حاضر
بس قسم کھائیے اُمی تری دانائی کی
شَش جہت سَمتِ مُقابِل شب و روز ایک ہی حال
دُھوم وَالنجم میں ہے آپ کی بینائی کی (حدائق بخش)

[1] رواه البخاری عن ابی ہریرة، مشکوۃ ص ۴۶۲۔

ایک شبہ اور اسکا ازالہ

شائد کوئی معمولی پڑھا ہوا مرزائی یہ شبہ پیدا کرے کہ لفظ ’’غلمة‘‘ جمع ہے، اس کا ایک شخص پر کیونکر اطلاق ہوسکتا ہے؟ مگر یہ شبہ زبان عربی سے ناواقفیت کی دلیل ہے، کسی نہ کسی حیثیت سے واحد پر جمع کا اطلاق ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

قَالَ اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ ﴿٢٤﴾ (1)

ترجمہ: ہم نے آدم علیہ السلام سے کہا۔ جنت سے تم سب اتر جاؤ، بعض بعض کے دشمن ہیں۔ اور تمہارے لئے زمین میں ایک مدت تک ٹھکانا اور فائدہ اٹھانا ہے۔

اس آیت میں مخاطب ایک جماعت ہے حالانکہ اس وقت آدمؑ بالاصالۃ مخاطب تھے۔ اس لیے کہ مراد آدمؑ کے ساتھ ان کی اولاد بھی تھی۔ اسی طرح ایک بادشاہ اپنے وزیر سے کہتا ہے کہ جاؤ تم لوگ سب یہ کام کرو۔ مخاطب صرف وزیر ہے اور مراد تمام ماتحت۔ اسی طرح پیشنگوئی صرف غلام احمد کے لیے ہے اور جمع اس واسطے کہ اس کے تمام متبعین مراد ہیں اور اس واسطے سب کو غلام کہا گیا ہے کیونکہ وہ تمام متبعین اسی غلام کے متبع ہو کر صفت غلامیت سے متصف ہوں گے۔ ثابت ہوا کہ واحد پر جمع کا صیغہ استعمال کیا جاسکتا ہے۔ جناب والا! کہاں آپ یہ قاعدہ تلاش کرتے رہیں گے۔ آپ کے بروزی وظلی سیبویہ مرزا جی خود اس کو جائز رکھتے ہیں۔ سنئے آیت:

[۱] كَتَبَ اللَّهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي (2)

[۲] وَهُم مِّن بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ ﴿٣﴾ (3)

کے متعلق لکھتے ہیں:

---

(1) سورۃ الاعراف، آیت: 24۔
(2) سورۃ المجادلۃ، آیت: 21۔
(3) سورۃ الروم، آیت: 3۔



اس وحی الٰہی میں خدا نے میرا نام ''رسول'' رکھا کیونکہ جیسا کہ براہین احمدیہ میں لکھا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاءؑ کا مظہر ٹھہرایا ہے۔ اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کئے ہیں۔ ۲

''رسل'' جمع ہے رسول کی جب لفظ رسل جمع ہو کر واحد پر اطلاق کیا جاسکتا ہے۔ تو لفظ غلمة بھی جمع ہو کر واحد پر اطلاق کیا جاسکتا ہے۔

مرزا جی نے ایک اور وجہ بیان کی کہ چونکہ مجھ کو تمام انبیاء کا مظہر ٹھہرایا ہے۔ اس لیے جمع کا صیغہ میرے لیے آیا۔ یوں ہم بھی کہہ سکتے ہیں کہ چونکہ مرزا جی تمام مدعیان نبوت وکذابان مفسدین کے مظہر ٹھہرائے گئے ہیں، اس لیے ''غلمة'' جمع کا صیغہ مرزا جی پر استعمال کیا گیا ہے۔ پس مرزا جی اپنے قائم کردہ اصول کے اعتبار سے ظلی وبروزی مسیلمہ کذاب بھی ہیں، اسود عنسی بھی ہیں، متنبی بھی ہیں، سفاح بھی الی غیر ذالك۔ یہاں تک کہ ایران کے مدعی نبوت بہاؤ اللہ بھی ہیں مگر وہ تمام کاذب نبوتیں بعثت اول تھیں۔ مرزا جی ظلی طور پر بعثت ثانیہ رکھتے ہیں۔ اس لیے یہ بعثت اتم واکمل ہے۔ اس واسطے مرزا جی کے نام کے ساتھ پیشن گوئی فرمائی گئی۔ ۳

فصل سوم

مرزا قادیانی اور قادیانی امت کے متعلق امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی پیشگوئی

قادیانی اور اس کے تابعین کے بارے میں حضرت عمرؓ نے بھی پیش گوئی فرمائی ہے جو ترجمان غیب تھے۔

عن ابن عباس قال خطبنا عمر فقال یا ایھا

---

۲ قادیانی، غلام احمد، مرزا: حقیقت الوحی (حاشیہ) مندرجہ روحانی خزائن، ج:22، ص:76۔

۳ قادری، محمد امین، مفتی: عقیدہ ختم النبوۃ، الادارہ لتحفظ العقائد الاسلامیہ کراتشی، ج:9، ص:323۔



الناس سیکون قوم من هذه الامة یکذبون بالرجم و یکذبون با الدجال و یکذبون بطلوع الشمس من مغربها.

ترجمہ: حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا کہ جناب عمر ابن خطاب ؓ نے اپنے خطبے میں پیش گوئی فرمائی کہ اے لوگوں اس امت میں سے ایک قوم پیدا ہونے والی ہے جو رجم کی تکذیب کرے گی اور دجال معہود کا انکار کرے گی اور مغرب کی طرف سے آفتاب کے طلوع ہونے کو باطل کہے گی۔ [1]

اس پیش گوئی کو نقل کرنے کے بعد ابوالقاسم مولانا رفیق دلاوری لکھتے ہیں کہ:

"دیکھو حضرت فاروق اعظم کی یہ پیشن گوئی قادیانی صاحب اور انکی ضلالت پسند امت کے حق میں کس صفائی سے پوری اتر رہی ہے۔ مرزائی لوگ جس طرح ظہور دجال کے منکر ہیں اسی طرح انہیں قیامت کے قریب آفتاب کے مغرب سے طلوع کرنے اور محصن زانی کے لیے رجم کی سزا کے مشروع ہونے سے بھی انکار ہے۔ میرا خیال ہے کہ خود حضرت مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب فاروق اعظم سے زنادقہ مرزائیہ کی اس سرشاری ضلالت کا تذکرہ فرمایا ہوگا۔" [2]

---

[1] گیلانی، پیر مہر علی شاہ، سید: سیف چشتیائی، ص:140۔

[2] دلاوری، ابوالقاسم رفیق، مولنا: رئیس قادیان، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، ملتان، ص:468۔



باب ③

اہل اللہ کا نور فراست اور مرزا قادیانی



آئیں اب ہم ان اہل اللہ کا ذکر پڑھیں اور دیکھیں کہ اللہ والوں کو اللہ تعالیٰ کیسا نور فراست عطا فرماتا ہے کہ مقربین بارگاہ صمدیت اور تاجدارِ ختم نبوتؐ کے سچے غلام کتنی دیر پہلے آنے والے واقعات کا مشاہدہ کر لیتے ہیں۔

آیئے آپ بھی پڑھیں اور اللہ والوں کے نور فراست کو ملاحظہ کیجیے۔



حضرت سید نعمت اللہ شاہ ولی کرمانی

شاہ صاحب کے مجمل حالات زندگی یوں ہیں۔ ان کا پورا نام امیر نور الدین نعمت اللہ تھا۔ باپ کا نام میر عبداللہ تھا۔ نسب میں اپنے آپ کو امام محمد باقر (جو حضرت علی کرم اللہ ابن ابی طالب کے پر پوتے تھے) کی اولاد کہتے تھے۔ آپ حلب میں ۷۳۰ھ مطابق ۱۳۲۹ء یا ۱۳۳۰ء کو پیدا ہوئے۔ مگر شباب کا اکثر حصہ عراق میں بسر کیا چوبیس برس کی عمر میں مکہ معظمہ کی زیارت کی۔ جہاں سات سال مقیم رہے اور شیخ عبداللہ یافعی کے اکابر مسترشدین میں شمار ہونے لگے۔ شیخ موصوف اپنے زمانہ کے ایک مشہور صوفی اور مؤرخ تھے۔

جنہوں نے ۷۶۸ھ مطابق ۶۷، ۱۳۶۶ء میں انتقال فرمایا شاہ نعمت اللہ کی آخری زندگی سمرقند، ہرات اور یزد میں بسر ہوئی۔ تا آنکہ بالکل اخیر پر آپ ماہان سے متصل کرمان تشریف لے گئے اور زندگی کے باقی پچیس سال وہیں گذارے۔ آپ نے اسی مقام پر سو سال سے زائد عمر پائی۔ ۲۲ رجب ۸۳۴ھ مطابق ۵ اپریل ۱۴۳۱ء کو انتقال کیا۔ مورخ عبدالرزاق سمرقندی نے



۸۴۵ھ مطابق ۴۲،۱۴۴۱ء پر آپ کی قبر کی زیارت کی۔

شاہ صاحب نے ۵۰۰ سے زائد رسالے تصوف پر لکھے اور پیچھے چھوڑے۔ ان کے علاوہ ایک اشعار کا دیوان بھی ان کی سب سے بڑی تصنیف ہے۔

شاہ نعمت اللہ کرمانی کے سوانح پروفیسر براؤن نے نہایت تحقیق کے بعد لکھے ہیں۔ ان کتابوں کا حوالہ دیا ہے۔ جہاں سے اخذ کئے ہیں۔ گویا ہمارے لئے شاہ صاحب کو دنیا میں پھر زندہ کر دکھایا ہے۔ شاہ صاحب کا قصیدہ ’’مے بینم‘‘ جو ہماری اصلی مبحث ہے وہ اپنی دیانت کی بناء پر انہوں نے ویسے کا ویسے ہی کتاب میں درج کر دیا ہے۔ جیسا ان کو ملا ہے اور جس کو وہ اپنی تحقیق پر سب سے معتبر اور قدیم بتا رہے ہیں۔

یہی شاہ نعمت اللہ ولی کرمانی کا ’’قصیدہ مے بینم‘‘ وہ معرکتہ الآراء قصیدہ ہے۔ جس میں شاہ صاحب نے اپنے وہ مکاشفات بیان فرمائے ہیں جو واقعات و حالات فتنہ آخرالزمان اور ظہور امام مہدی پر مشتمل ہیں۔ اس قصیدہ سے بھی بعض مدعیان مہدویت نے ویسا ہی تمسک کیا ہے۔ جیسا کہ احادیث نبوی سے، چنانچہ پروفیسر براؤن جیسا کہ ان حالات سے جو انہوں نے شاہ صاحب کے لکھے ہیں۔ آگے چل کر ظاہر ہو جائے گا۔

لکھتے ہیں کہ ایران میں بابیوں نے ظہور باب کے متعلق بھی اسی سے استشہاد کیا اور اس کے ظہور کی تاریخ ایک شعر کے ان حروف ابجد سے نکالی۔ جو ظہور مہدی کے متعلق اس میں دیئے گئے ہیں۔ خواہ یہ حروف بدل کر ایسا کیا گیا ہو۔ کیا ضرور گیا ہے۔

مرزا قادیانی کے بقول شاہ صاحب کی پیش گوئی کی اہمیت

بقول مرزا غلام احمد قادیانی، ہندوستان میں سید احمد بریلوی صاحب کے



پیروؤں نے اسی شعر سے سید صاحب موصوف کے ظہور کو اس پیش گوئی کے مطابق سمجھا اور کہا کہ یہ پیش گوئی صرف ان ہی کے متعلق کی گئی تھی۔ پھر ان کے اس دعویٰ کا ابطال کرتے ہوئے مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ ان پر چسپاں کرنے والوں کی یہ صریح غلطی تھی۔ پیش گوئی دراصل میرے حق میں ہے۔

تاریخ بھی چودھویں صدی برآمد ہوتی ہے۔ نہ کہ تیرھویں اور باقی حالات بھی میرے حسب حال ہیں۔ نہ کہ اس سے پہلے کسی اور کے، ان امور سے اندازہ ہوسکتا ہے۔ کہ اس پیش گوئی کی کتنی اہمیت ہے اور مدعیوں نے اس سے کس کس طرح تمسک کیا ہے۔

جس معتبر شہادت کو ہم نے اوپر لکھا ہے۔ مرزا قادیانی سے بزبان حال شاکی اور نالاں ہے اور ان کے صریح مخالف ہے۔ وہ یہی شہادت لکھنی ہے۔ مرزا قادیانی نے اسے اپنے حق میں ۱۸۹۲ء میں شائع کیا تھا۔ اٹھائیس سال کے بعد پروفیسر براؤن کی عنایت سے آج یہ شہادت طشت ازبام ہوئی ہے اور اپنے اصلی رنگ میں کھلے طور پر دنیا کے اور خاص کر مسلمانوں کے سامنے پیش ہوئی ہے۔ مسلمان، پروفیسر صاحب کا جتنا بھی شکریہ ادا کریں کم ہے۔ اگر وہ اسے اپنی کتاب میں درج کر کے شائع نہ کرتے تو باطل اپنے آپ کو حق کی شکل میں پیش کر ہی چکا تھا اور ہم بزدلوں میں سے کسی کو اس کے باقاعدہ رد کی جرأت نہ تھی۔

پروفیسر صاحب نے اپنی طرف سے محض ادبی دنیا پر یہ احسان کیا تھا۔ ان کو کیا معلوم تھا کہ مسلمانوں کے ہاں کسی فرقہ کی بنیاد ہی ایک حد تک اس خشت پر قائم ہے۔ سو وہ اب دوبار شکریہ کے مستحق ہیں۔ ادبی لوگ بھی ان کے ممنون ہوں اور مذہبی بھی۔ [1]

---

[1] محمد حسین ایم اے، چوہدری، احتساب قادیانیت، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت 2011ء، ج:37، ص: 239۔



اس قصیدے میں شاہ صاحب نے کیا کچھ ذکر کیا، کب پیشن گوئیاں پوری ہوئیں اور کن افراد پر، کن حکومتوں پر پوری ہوئیں، زمانہ کونسا تھا، شاہ صاحب کا مدفن کہاں ہے، اس قصیدے کے پورے اشعار کتنے ہیں یہ تمام پہلو جو ذکر کیے گئے ہیں یہ ہمارا موضوع نہیں ہے نہ ہی کتاب کی طوالت اس کی اجازت دیتی ہے۔ فقیر آپ سے عرض کرنا چاہتا ہے کہ حضرت شاہ نعمت اللہ ولی نے جو پیشگوئیاں ارشاد فرمائیں وہ پوری ہوئیں اور آخر میں فرمایا۔

خاموش باش نعمت اسرار حق مکن فاش

ترجمہ: اے نعمت اللہ! خاموش ہوجا۔ رب کے رازوں کو ظاہر نہ کر۔

اُن میں سے ایک پیشگوئی وہ ہے جو انہوں نے مرزا قادیانی کے بارے کی۔ میرے پاس اس وقت تین نسخے موجود ہیں۔ جن میں ایک ''پیش گوئی'' کے نام سے ہے۔ جس کے مترجم ہیں ایچ۔ ایم سرور نظامی۔ جو مورخہ 23 اپریل 1972ء کو فیصل آباد سے شائع ہوا۔ دوسرا نسخہ ''پیش گوئی'' جس کے مؤلف و مترجم نوابزادہ نیاز دل خاں ہیں۔ جو مارچ 2009ء کو پشاور سے شائع ہوا اور تیسرا نسخہ ''پیش گوئیاں'' (اردو اور انگریزی ترجمہ) گیارواں ایڈیشن، جو مئی 2015ء کو شعبہ نشر و اشاعت، ادارہ نقشبندیہ اویسیہ دار العرفان منارہ ضلع چکوال کی جانب سے شائع ہوا ہے۔ جب کہ گنجینہ علم و حکمت حضرت علامہ محمد عالم آسی امرتسری نے اپنی کتاب ''الکاویہ علی الغاویہ'' حصہ اول ص 213 پر بھی اس کو نقل کیا ہے۔

پیش گوئی

فرمایا:

دو کس بنام احمد گمراہ کنند بیحد
سازند از دلے خود تفسیر فی القرآنہ

دو ایسے اشخاص جن کے ناموں میں ''احمد'' ہوگا وہ اپنی رائے سے تفاسیر لکھ کر مسلمانوں کو گمراہ کریں گے۔

Two persons named "Ahmed will mislead people to a great extent by misinterpretation of the holy Quran.

دارلعرفان سے جو شائع شدہ رسالہ ہے اس میں مرزا غلام احمد قادیانی کے ساتھ دوسرا سر سید احمد خان کا نام دیا گیا ہے۔

Sir Syed Ahmed Khan and Mirza Gulam Ahmed Qudiani.[1]

یعنی دو ایسے اشخاص جن کے ناموں میں احمد ہوگا، وہ اپنی رائے اور تاویلات سے قرآنی آیات کی ایسی تشریح اور تفسیر کریں گے کہ مسلمان گمراہ ہو جائیں گے۔ یقیناً اس پیش گوئی کے مصداق جھوٹا مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی اور منکر حدیث غلام احمد پرویز (بعض کے نزدیک جاوید احمد غامدی) ہیں جن کے گمراہ کن نظریات کی وجہ سے کئی مسلمان ایمان کی دولت سے محروم ہو گئے۔[2]

سید بدر الدین گیلانی (پیشگوئی)

قادیان کے قریب ہی ایک گاؤں جسانیاں ہے، اس میں ایک قدیم بزرگ سید بدر الدین گیلانیؒ (جسانیاں) کا مزار شریف ہے۔ اس مزار شریف پر ختم نبوت سے متعلق آیات و احادیث لکھی ہوئی ہیں:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ

اور حدیث پاک:

---

[1] پیش گوئیاں، دارالعرفان، منارہ، ضلع چکوال۔

[2] محمد متین خالد، تحفۂ ختم نبوت اہمیت اور فضیلت، علم و عرفان پبلشرز 2012ء، ص:190-

انا خاتم النبيين لا نبي بعدي... لوكان بعدي نبي
لكان عمر ابن الخطاب. وغيره

اس سے محسوس ہوتا ہے کہ صاحبِ مزار پر قادیانی کے پیدا ہونے سے پہلے یہ بات منکشف ہوئی تھی کہ اس علاقہ میں کوئی کذاب نبوت کا دعویٰ کرے گا۔ اس بزرگ نے اسی زمانہ میں اس کا (پیشین گوئی) کے طور پر برملا اظہار کیا۔ چنانچہ اس کے ثبوت کے طور پر ان کی وفات کے بعد ان کے مزار مبارک پر ختم نبوت کے مضمون کی آیات واحادیث کندہ کر دی گئیں۔ ①

حضرت خواجہ توکل شاہ انبالوی رحمہ اللہ



آپ موضع پکھو کے میں جو ضلع گورداسپور میں موضع رتر چھتر اور ڈیرہ بابا نانک کے درمیان واقع ہے تقریباً 1255ھ میں پیدا ہوئے۔ والدین کا سایہ عاطفت نہایت خردسالی میں سر سے اٹھ گیا۔ بہن بھائی کوئی نہ تھا نانا صاحب میاں اللہ دین شاہ مست نوشاہی درویش تھے انہوں نے آپکی پرورش کی۔ نام کے متعلق فرمایا ہمارا نام توکل شاہ نہ تھا ہمیں خدا کی طرف سے یہ لقب عطا ہوا ہے ایک روز ایک مست ملا اس نے کہا تم ''جہانخیلاں'' جاؤ جب آپ ''جہانخیلاں'' کے قریب پہنچے تو ایک مجذوب عورت نے کہا آ گئے ہو۔ جاؤ آفتاب ہدایت کے غروب کا وقت قریب ہے جلدی سے اپنا حصہ لے لو غرض آپ شمس العرفان خواجہ قادر بخش قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہوئے بوقت تلقین فرمایا ''نہاری نہاری'' (جدا جدا) ''یا اِکو واری'' فرمایا ''اِکّو واری'' یہ سن کر حضرت شمس العرفان نے آپ کو اپنے سینے مبارک سے لگا کر نسبتِ نقشبندیہ کا القاء کر دیا اور انوار لطائف سبعہ اور فیوض ولایات ثلاثہ وغیرہ سے مالا مال کر دیا۔

① اللہ وسایا، مولانا، دروس وبیانات ختم نبوت، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، اکتوبر 2015ء ص:183-





فیض کا غلبہ اس قدر رہا کہ آپکے ناک مبارک سے خون بہنے لگا اور آپ بیہوش ہو گئے یہ دیکھ کر کسی نے کہا یہ تو مست ہو گئے ہیں سلسلہ کیسے جاری ہو گا حضرت شمس العرفان نے فرمایا سلسلہ ان سے بہت جاری ہو گا اور میری روح ان کے مریدوں کی پرورش کریگی۔ عمر 58 سال کی ہوئی تو قربِ وصال کی باتیں کرنے لگے 1313ھ میں فرمایا: ''ساڈا وقت نیڑے آ گیا ہے'' شعبان 1314ھ سے ماہ صفر 1315ھ تک مرض کی شدت رہی آخر 4 ربیع الاول 1315ھ چہار شنبہ صبح 10 بجے روح پاک محبوب حقیقی سے جاملی انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ ①

نوٹ: حضرت خواجہ انبالوی علیہ الرحمۃ کو بھی مرزا قادیانی نے اپنے مکفرین یا مکذبین کی فہرست میں شامل کیا ہے ملاحظہ ہو۔ ②

 خواجہ انبالوی کی نظر اور مرزا قادیانی

مولوی محبوب عالم صحیفہ محبوب میں لکھتے ہیں:

''ایک مرتبہ میں نے خواجہ توکل شاہ انبالوی سے عرض کیا کہ میں تو مرزا قادیانی کو برا جانتا ہوں آپ کے نزدیک وہ شخص کیسا ہے؟ ان دنوں مرزا صاحب کا دعوی مجددیت ومہدویت سے متجاوز نہ ہوا تھا خواجہ صاحب نے فرمایا:

''ایک دفعہ میں نے دیکھا کہ میں گویا کوتوال کی حیثیت سے شہر لاہور کا گشت کر رہا ہوں ایک مقام پر مرزا قادیانی کو دیکھا کہ کانٹوں اور گندگی میں پڑا ہے میں نے اس کے ہاتھ کو جنبش دی اور ڈانٹ کر کہا تیرے پاس مجددیت اور مہدویت کا کیا ثبوت ہے؟ وہ سخت اداس اور غم زدہ دکھائی دیتا تھا میرے سوال کا کچھ جواب نہ دے سکا معلوم ہوتا ہے کہ اس نے کوئی عمل کیا تھا مگر پھر کسی بد پرہیزی کی وجہ سے اس عمل سے گر گیا'' مولوی محبوب عالم لکھتے ہیں کہ یہ تو میرا

① توکلی، محمد نور بخش، علامہ: تذکرہ مشائخ نقشبندیہ، مشتاق بک کارنر لاہور، ص: 481 بتصرف۔
② قادیانی، مرزا غلام احمد، انجام آتھم، مندرجہ روحانی خزائن، ج: 11 ص: 71۔



اپنا مشاہدہ ہے کہ اسکے اکثر خط خواجہ توکل شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آیا کرتے تھے جن کا مضمون یہ ہوتا تھا کہ ''حضور میرے حق میں دعا فرمائیں'' خط کے سنتے ہی خواجہ صاحب کے چہرے پہ غصہ کے مارے شکن پڑ جاتے تھے مگر ضبط کر کے خاموش ہو جاتے تھے۔'' ①

محترم قارئین! آپ نے دیکھا خواجہ سائیں توکل شاہ صاحب انبالوی نے بھی کتنی دیر پہلے آگاہی دی اور مرزا قادیانی کی حقیقت سے آگاہ ہوئے اور جب خط پڑھ کر سنایا جاتا تو چہرے پر شکن پڑ جاتے ہیں مرزا نے 1882ء کو مجددیت کا دعوی کیا اللہ کے ولی نے نورِ فراست سے جان لیا کہ یہ کوئی بد بخت بدنصیب اور بد پرہیز شخص ہے۔



خواجہ انبالوی کا مرزا کے متعلق صبر اور توکل علی اللہ

جناب قاری سید اکرام حسین صاحب لکھتے ہیں کہ ایک روز بندہ اور شیخ محمد رمضان صاحب گھڑی ساز حاضر حضور تھے کہ اتفاقیہ دوسرا خط مرزا قادیانی لعین کا حضرت صاحب کی خدمت میں اس مضمون کا آیا کہ آپ کے ایک لاکھ کے قریب مرید ہیں آپ مجھ کو مسیح موعود، مہدی موعود جان کر میری تقلید کریں۔ ورنہ اچھا نہ ہوگا یہ سن کر ہمارے حضرت کو جوش آ گیا۔ فرمایا کہ آج سے اس کا کوئی خط مت لو۔ اگر آئے تو واپس کر دو اتنا فرما کر ارشاد فرمایا کہ دل میں تو یوں آتا ہے کہ جس طرح سے حضرت صابر صاحب نے حلیہ میں ذائقہ چکھایا تھا اسی طرح میں یہیں بیٹھا ہوا مرزا کو تماشہ دکھا دوں مگر ساتھ ہی یہ خیال آتا ہے کہ پچاس سال انبالہ میں سفید لباس گزرے اب انبالہ والے دل میں یوں کہنے لگیں گے کہ توکل شاہ نے تمام عمر تو صبر و توکل میں بسر کی اب فقیری جتانے لگے۔ ②

---

① دلاوری، ابو القاسم رفیق، مولانا: رئیس قادیان، ص:392۔

② توکلی، محمد نور بخش، علامہ: تذکرہ مشائخ نقشبندیہ، ص:544۔



ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغ مصطفوی سے شرار بولہبی

یَضْرِبْ یَضْرِبْ کی بحثیں چھوڑ سامنے آوَ

تذکرہ وملفوظات سید قلندر علی سہروردی میں اسی طرز کا ایک واقعہ درج کیا گیا ہے ملاحظہ فرمائیے:

ایک مجلس میں فرمایا (سید قلندر علی سہروردی) مجھے وہ زمانہ یاد ہے جس زمانے میں مرزا قادیانی کی ابتدا ہوئی اور یہ لاہور آیا۔ ایک اہل نظر بزرگ نے اسے فرمایا کہ یضرب یضربوا کی بحثیں چھوڑو۔ تیرا دعویٰ نبوت کا ہے، سامنے بیٹھ جا اور نبوت کا جو راز تجھ پر کھلا ہے مجھ پر کھول، یا اپنی زٹل (یاوہ گوئی) چھوڑ اور اپنے بزرگوں کے طفیل جو مجھے ملا ہے وہ دیکھ۔

آنا ہے جو بزم جاناں میں، پندار خودی کو توڑ کے آ
اے ہوش وخرد کے دیوانے، یاں ہوش وخرد کا کام نہیں

فرار ہو کفر جس طرح بیت الحرام سے

یہاں اپنے دوستوں (مریدوں) میں ایک محمد نذیر غوری ہیں۔ ان کے محلے میں دو مرزائی اسے کہنے لگے کہ خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود آئے ہوئے ہیں تجھے ان کے پاس لے چلتے ہیں۔ جب تجھ پر ان کا اثر پڑا تو تو خود مرزائی ہو جائے گا۔ نذیر کہنے لگا اس سے کچھ نہیں بنے گا۔ خیر اسے لے گئے اور مرزا بشیر کے سامنے اسے جا بٹھایا اور کہا یہ لڑکا ہمارے محلے کا ہے، آپ سے کچھ سمجھنا چاہتا ہے اس پر ذرا خیال ڈالیں تا کہ اسے جماعت میں داخل ہونے کا شرف حاصل ہو جائے۔ مرزا نے پوچھا کیا سمجھنا چاہتا ہے؟ نذیر نے کہا میں تو کچھ نہیں چاہتا یہ کہتے تھے چلو تمہیں کچھ سمجھا لائیں۔ میں نے کہا میں بالکل ان پڑھ ہوں تم خود کو نبی زادہ



کہتے ہو۔ میری نبی کی نبوت کو چودہ سو سال گزر چکے ہیں۔ تمہاری نبوت کل کی ہے۔

مجھے کوئی آیت یا حدیث نہ سنانا۔ میں ایک درویش (حضرت سید قلندر علی سہروردی) کا ملنے والا ہوں۔ ذرا وہ جوہر جو تجھ میں ہے مجھ پر وارد کر پھر سمجھوں گا کہ تو سچا ہے ورنہ وہ کیفیت جو مجھے بتائی گئی ہے اگر تجھ پر وارد ہو جائے تو یقین کر لینا۔ مرزا کا رنگ اڑ گیا۔ لڑکوں کو کہنے لگا اسے کیوں لے آئے ہو؟ اسکا دماغ صحیح نہیں اسے باہر ہوا میں پھراؤ۔ نذیر نے کہا مرزا صاحب ناراض کیوں ہوتے ہیں؟ میں نے کوئی آپ کی توہین کی ہے؟ میں نے تو ایک حقیقت بیان کی ہے کہ میں ایک درویش کا ملنے والا ہوں تو نبی زادہ ہے۔ اگر تم میں نبوت کے طفیل واقعی کوئی چیز ہے تو مجھ پر وارد کر ورنہ جو کیفیت درویشوں کے جوتوں کے طفیل مجھے حاصل ہے وہ اگر تم پر وارد ہو جائے تو خود سیدھی راہ پر ہو جانا۔ مرزا دوسری دفعہ لڑکوں کو پھر ناراض ہوا کہا اسے لے جاتے کیوں نہیں؟ اس سے جان چھڑانی مشکل ہو گئی ہے۔

اس لئے علم اور چیز ہے اور عمل کچھ اور چیز ہے۔ الفاظ کے جھمیلے کچھ اور۔ وہ چیز جو منشائے ایزدی ہے اسے قرآن میں سمجھنے کی ضرورت ہے یا اس طرح الفاظ کے جھمیلوں میں پڑ کر سمجھنا ہے؟ [1]

وہ بھاگتے ہیں اس طرح مباہلے کے نام سے
فرار ہوا کفر جس طرح بیت الحرام سے

یہ وہ اہل اللہ ہیں جنہوں نے قلب و نگاہِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی فیض پایا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے تمام انبیاء اکرام اور جناب عیسیٰ علیہ السلام کا فیض بھی پایا۔ آیئے خواجہ توکل شاہ علیہ الرحمۃ کا ہی واقعہ جو حقیقت فیضانِ عیسوی سے تعلق رکھتا ہے ملاحظہ کیجیے۔

[1] سہروردی، خاور: تذکرہ و ملفوظات سید قلندر علی سہروردی، 2008ء، ص: 438۔



خواجہ انبالوی کا فیضان عیسوی

ایک روز خواجہ توکل شاہ انبالوی حقیقت عیسوی کا فیضان اخذ کر رہے تھے کہ اس حالت میں ایک شخص نے آکر کوئی بات دریافت کی تو اس سے فرمایا کہ درود پڑھا کرو اس نے درود پڑھا تو اس پر جذبہ و استغراق کی ایک کیفیت طاری ہوگئی اس کے بعد تین دن تک اس کی یہ حالت رہی کہ جس مریض پر بھی پھونک مار دیتا وہ فوراً مرض سے شفاء پاتا اور اسے خواب میں حضرت مسیحؑ کی زیارت ہوتی چونکہ جناب مسیحؑ کا یہ معجزہ تھا اور ان کے نور کی یہ تاثیر تھی اسی لیئے وہی تاثیر اس سے بھی صادر ہوتی رہی تین دن کے بعد یہ حالت جاتی رہی مولوی محبوب عالم لکھتے ہیں کہ میں نے دریافت کیا کہ اس تاثیر کی وجہ کیا تھی؟ تو فرمایا کہ جس وقت وہ شخص مرے پاس آیا تھا اس وقت میں حقیقتِ عیسوی کا فیضان لے رہا تھا ایسی حالت میں اس پر بھی وہی فیضان وارد ہوگیا فیضان جاتا رہا تو وہ کیفیت بھی مفقود ہوگئی۔ [1]

فیضان عیسوی کے اخذ کرنے کا ذکر پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے سیفِ چشتیائی میں بھی کیا ہے۔

اس جگہ یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ مرزا قادیانی چونکہ انگریز کی پلاننگ کے تحت اصل میں تو مسیح موعود کے دعویٰ کیلیئے چنا گیا تھا اور پہلے اس کا عقیدہ عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق وہی تھا جو تمام امت مسلمہ کا ہے۔ پھر جب مثیل مسیح علیہ السلام اور عین مسیح علیہ السلام ہونے کا دعوی کیا تو پھر جناب عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق وہ جسارت کی کہ العیاذ باللہ ملاحظہ ہو۔

مرزا قادیانی کی توہین حضرت عیسیٰ علیہ السلام

☆ وہ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) ایک عورت کے پیٹ میں نو مہینہ تک بچہ بن

[1] دلاوری، ابوالقاسم رفیق، مولنا: رئیس قادیان، ص:392۔



کرر ہا اور خون (حیض) کھاتا رہا اور انسانوں کی طرح ایک گندی راہ سے پیدا ہوا اور پکڑا گیا اور صلیب پر کھینچا گیا۔ ①

☆ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام۔ مریم کے خون سے اور مریم کی منی سے پیدا ہوا۔ ②

☆ آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کو (معاذ اللہ) گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی۔ یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی عادت تھی۔ ③

☆ آپ کے ہاتھ میں سوائے (معاذ اللہ) مکروفریب کے اور کچھ نہیں تھا۔ ④

ابنِ مریم کے ذِکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے ⑤

پیر حسن شاہ قادری بٹالوی کی پیشگوئی ⑥



حضرت سید حسن شاہ بٹالویؒ کے ملفوظات میں لکھا ہے: حضرت شاہ کی خدمت میں مرزا غلام مرتضیٰ (مرزا غلام احمد قایانی کا باپ) اپنے لڑکے "غلام احمد" کو لے کر حاضر خدمت ہوا، اور حضرتؒ سے نصیحت اور دعاء کی درخواست کی۔

"حضرتؒ نے فرمایا کہ مسلک اہل سنت و جماعت سے روابط رکھنا۔ مرزا غلام مرتضیٰ کے چلے جانے کے بعد آپؒ نے فرمایا: یہ لڑکا

① قادیانی، غلام احمد، مرزا، ست بچن ص:141، مندرجہ روحانی خزائن ج:10، ص:265۔
② قادیانی، غلام احمد، مرزا، براہین احمدیہ حصہ پنجم ص:40، مندرجہ روحانی خزائن، ج:21، ص50۔
③ قادیانی، غلام احمد، مرزا، حاشیہ انجام آتھم ص:5، مندرجہ روحانی خزائن، ج:11، ص:289۔
④ قادیانی، غلام احمد، مرزا، انجام آتھم ص:7، مندرجہ روحانی خزائن، ج:11، ص:289۔
⑤ قادیانی، غلام احمد، مرزا: دافع البلاء، ص:20، مندرجہ روحانی خزائن، ج:18، ص:240۔
⑥ شاہ صاحب کے حالات زندگی تلاش بسیار کے باوجود نہ مل سکے، کسی صاحب کے علم میں ہوں تو ہمیں بتا کر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں۔



(غلام احمد قادیانی) گمراہی کا راستہ اختیار کرے گا"۔ ①

دوسری پیشگوئی

بٹالہ کے علماء ومشائخ کرام سے مرزا غلام احمد قادیانی کے آباؤ اجداد کو بے پناہ عقیدت وارادت تھی گاہے گاہے مرزا غلام مرتضی (پدر مرزا غلام احمد) بھی بٹالہ حاضر ہوتا رہتا تھا ان دنوں مولانا پیر سید حسن شاہ قادری ابن سید محی الدین قادری فاضل بٹالوی زیب سجادہ تھے سید ظہور حسن قادری بٹالوی اپنے فرزند مولانا عبدالقادر بٹالوی کے نام اپنے ایک مکتوب میں اپنے والد ماجد (مولانا پیر حسن شاہ قادری) کے اس عظیم انکشاف کا اظہار فرماتے ہوئے رقم طراز ہیں:

مولانا پیر حسن شاہ قادری رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں مرزا قادیانی ایک روز حاضر ہوا تو حضرت نے اسے ہدایت فرمائی کہ

"عقیدہ اہلسنت وجماعت پر ثابت قدم رہنا، خواہشات نفسانیہ اور ھوائے شیطانیہ کا غلام نہ بن جانا۔ جب یہ کلام حافظ عبد الوہاب صاحب جو حضرت شاہ صاحب کے شاگرد ومرید اور یونیورسٹی میں عربی کے پروفیسر تھے نے سنا تو عرض کی حضور آپ نے جس طرح ہدایت فرمائی ہے اسکی کیا وجہ ہے؟ ارشاد فرمایا: "کچھ مدت بعد اس شخص غلام احمد کا دماغ خراب ہو جائے گا۔ ② اور یہ نبوت کا دعوی کریگا کیونکہ مجھے اللہ تعالیٰ کی عطا سے معلوم ہوا ہے کہ قادیان سے قرن شیطان کا ظہور ہوگا اور وہ نبوت کا دعوی کرے گا۔" اس پیشین گوئی کے 36 سال بعد مسیحت اور نبوت کا دعوی اگل دیا۔" ③

---

① اللہ وسایا، مولانا، دروس وبیانات ختم نبوت، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، اکتوبر 2015ء ص:183۔

② اگر کوئی قادیانی مرزا کی دماغی حالت کو اچھے طریقے سے جاننا چاہتا ہے تو عرفان محمود برق صاحب کی کتاب "قادیانیت اسلام اور سائنس کے کٹہرے میں" اور پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری صاحب کا رسالہ "مرزائے قادیان کی دماغی کیفیت" کا بغور مطالعہ کرے۔

③ طاہر عبدالرزاق، شاہراہ عشق کے مسافر، ص:99، بحوالہ ارشاد المسترشدین ص 121۔



شاعر مشرق ان درویشان باخدا کی یوں مدح سرائی کرتے ہیں۔

زندہ دل سے نہیں پوشیدہ ضمیر تقدیر
خواب میں دیکھتا ہے عالم نو کی تصویر

اسی طرح شاہ عبدالرحیم رائے پوری نے حکیم نورالدین کے متعلق قبل از وقت فرمایا تھا کہ یہ مرتد ہو جائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ سچ ہے:

اتقوا فراسة المومن فانه ينظر بنور الله. ①

قارئین! آپ نے ملاحظہ کیا کتنے عظیم اور جلیل القدر اولیاء عظام نے مرزا قادیانی کو کتنی دیر پہلے متنبہ کر دیا تھا کہ ہدایت پر قائم رہنا۔ اور امت مسلمہ کو اس بات سے آگاہی دی کہ اس شخص سے بچتے رہنا کیونکہ یہ ازل سے بد بخت ہے اور مرزا قادیانی جو انگریز کا خود کاشتہ پودہ تھا اس کو اللہ کے ولیوں کی یہ نصیحتیں کب سمجھ آتی تھیں وہ تو انگریز سے وفاداری کا پکا وعدہ کر چکا تھا۔

وہ تو انگریز سلطنت کے زیرِ سایہ ہی امن اور سکون کا عقیدہ رکھنے والا تھا اور اسے جو سکون انگریز کے زیر سایہ آتا تھا وہ مدینے میں بھی نہیں آتا تھا ② وہ تو اس عقیدہ کو پھیلانے کا وعدہ انگریز سے کر چکا تھا کہ ”خدا تعالیٰ نے محسن گورنمنٹ کا شکر ایسا ہی فرض کیا ہے جیسے کہ اس کا شکر کرنا، ③ اسکو تو نوٹوں کے بھرے تھیلے نظر آتے تھے اور ملتے تھے ④ اس لیے اس بد بخت کذاب کو کوئی بات سمجھ نہ آئی اور نبوت و رسالت کا مدعی بن کر تیس دجالوں میں بڑا دجال بن گیا جنکی ہمارے سرکار ﷺ نے اطلاع دی تھی۔

---

① اللہ وسایا، مولانا: ایمان پرور یادیں، ص: 44۔
② قادیانی، غلام احمد، مرزا: تریاق القلوب ص 28۔
③ قادیانی، غلام احمد، مرزا: شہادت القرآن ص 48 مرزا قادیانی۔
④ سیرت المہدی ص 116 جلد دوم، مرزا بشیر الدین محمود بیٹا مرزا قادیانی۔





حضرت قبلہ خواجہ محمد خان عالم رحمۃ اللہ علیہ (باولی شریف)

آپ ضلع گجرات کے مشہور شہر جلال پور جٹاں کے نواحی گاؤں کرمتی میں پیدا ہوئے۔ یہ گاؤں دریائے چناب کے کنارے پر واقع ہے۔ والد ماجد علاقہ کے رئیس اعظم اور کھوکھر خاندان سے تعلق رکھتے تھے سکھا شاہی دور حکومت تھا۔ شیخ کامل کی تلاش میں کشمیر کے علاقہ کا سفر کیا وہاں ایک مجذوب دیکھا اسکی

① سورۃ الاحزاب، آیت: 40۔

② اللہ وسایا، مولانا، دروس و بیانات ختم نبوت، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، اکتوبر 2015ء ص: 183۔



عقیدت کو دل میں پال کر اسکے پیچھے ہو لیے ابتدا میں اس نے بے اعتنائی کا برتاؤ کیا لیکن آخر کار اس نے آپ کے جذبہ صادقہ کو دیکھ کر فرمایا۔

”جھنگ سیال (پاکستان) کے علاقہ میں حضرت سلطان العارفین
سلطان باہو کے مزار شریف پر جا کر مراقبہ کرو جو حکم وہاں سے
ہو اس پر عمل کرو اس میں تمہارے لئے فتح باب ہے۔“

آپ مرزا سلطان باہو پر حاضر ہوئے۔ چھ روز قیام فرمایا آپ کے حکم پر نتھیال شریف (ضلع اٹک) میں حضرت ہادی نامدار رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تشریف لائے۔ باولی شریف قیام کے دوران جب حضرت ہادی نامدار رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ میں خلافت کے مستحق ٹھہرے تو آپ کو تاج خلافت پہنایا، اور باولی شریف قیام کا حکم دیا۔ باولی شریف میں بیٹھ کر آپ کا فیض لاہور، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، گجرات، جہلم، حافظ آباد، راولپنڈی، بھمبر، جموں، کٹھوعہ، کے علاقوں میں پہنچ گیا۔ ہزاروں لوگ آپ کے حلقہ ارادت میں داخل ہوئے۔

برسوں تک خلق خدا کو شریعت اور طریقت کا درس دینے کے بعد آخر اللہ تعالیٰ کے ہاں واپسی کا بلاوا آ گیا۔ آپ نے اس کی آواز پر لبیک کہا اور 3 ذی الحجہ 1288ھ/3 / فروری 1873ء کو دنیائے فانی سے کوچ فرمایا۔

سال وصال کے تاریخی مادے یہ ہیں:

چراغ دین زیبا ۱۲۸۸ھ اور کوچ فیض آب ۱۸۷۳ء۔ ①

فقیر آپ کے سامنے تاجدارِ چورہ شریف واصل باللہ خواجہ خواجگان حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہی نور اللہ مرقدہ ② کے خلیفہ مجاز حضرت خواجہ محمد خان

---

① نقشبندی، علیم الدین، مفتی: آفتاب مشائخ، سلطانیہ پبلی کیشنز جہلم مئی 2014ء، ص: 132 بتصرف۔

② تبرکاً یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ خواجہ خواجگان خواجہ فقیر محمد چوراہی علیہ الرحمہ کے پوتے منبع فیوض و برکات خواجہ محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ 1961ء، 1960ء کو جب ہمارے گاؤں جھنگی =

عالم کا ذکر خیر کرے گا جو سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے عظیم شیخ ہیں، اور پوری دنیا میں آپکا فیضان جاری وساری ہے۔

راقم الحروف ختم نبوت اور قادیانیت پہ مطالعہ کرر ہا تھا بات آئی کہ مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے کہ میں نے کسی کی بیعت نہیں کی نہ جانے دل میں بار بار یہ خیال کیوں انگڑائی لے رہا تھا کہ ایسا نہیں ہوسکتا۔ اس نے بیعت کی ہوگی یا پھر بیعت ہونے کی کوشش ضرور کی ہوگی ابھی یہ خیال گردش کر ہی رہا تھا کہ میرے محترم بھائی، دوست مفتی محمد فرقان عباس قادری صاحب (ضلع چنیوٹ) ہاتھ میں کتابیں اٹھائے ملاقات کے لئے تشریف لائے میں نے کتابوں کو چیک کیا ان میں ایک کتاب مجلہ الحقیقہ کا ''تحفظ ختم نبوت نمبر 2012'' کی پہلی جلد تھی۔ دیدہ زیب جلد، اعلیٰ ورق اور خوبصورت بائیڈنگ دیکھ کر دل باغ باغ ہو گیا۔ پھر اپنے علاقے سے (شکر گڑھ) اس کے شائع ہونے نے میری خوشی کو چار چاند لگا دیئے میں نے کتاب کے اوراق پلٹنا شروع کئے تو اتفاقاً نظر وہاں

= (تحصیل ظفروال) کے قریب گاؤں آڑہ تشریف لائے تو میرے دادا جان حاجی شکر دین صاحب مرحوم (جنکو اللہ تعالی نے 30 سال اعتکاف کی سعادت عطا کی جن میں 10 سال آخری عشرہ اور 20 سال پورے رمضان المبارک کا اعتکاف شامل ہے) اکیس گھوڑے لے کر خواجہ صاحب کو لینے گئے اس لئے کہ آپ کے ساتھ اکیس سنگیان طریقت تھے۔ آپ ہمارے گھر گاؤں جھنگی تشریف لائے تو دادا جی نے تینوں بیٹوں کو یعنی میرے تایا جان صوفی باصفا پیر طریقت حافظ محمد لیاقت علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ، صوفی محمد شوکت علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور میرے مرشد و مربی والد گرامی پیر طریقت حافظ محمد قاسم علی ساقی زید مجدہ کو حضرت کی بیعت کروایا۔ خواجہ محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کئی دن ہمارے گھر کے قریب جو مسجد ہے وہاں جلوہ فرما ہوتے اور سنگیانِ طریقت اور مہمانوں کے لنگر کا سارا اہتمام دادا جان حاجی محمد شکر دین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حصے میں ہوتا۔ (فاروقی)

ایں سعادت بذور بازو نیست
تا خدائے بخشندہ نہ بخشد

آ کر ٹھہر گئی اور میرا عقدہ حل ہو گیا۔

مرزا قادیانی اگرچہ ازلی بد بخت تھا لیکن اسلامی معاشرے کے جبر کے تحت ابتداء میں اولیائے اکرام کی عقیدت کا دم بھرتا تھا جب سیالکوٹ کچہری میں ملازمت کیا کرتا تھا اس نے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ میں بیعت اختیار کی لیکن شیخ کامل نے اسکے بے ایمان ہو کر مرنے کی پیشگوئی فرمادی اس امر کا انکشاف حضرت مولانا محمد امام الدین سکنہ چک دولت ضلع جہلم کی یادداشتوں سے ملتا ہے جوانہوں نے اپنے پیرومرشد شیخ المشائخ حضرت خواجہ غلام محی الدین سجادہ نشین آستانہ عالیہ باولی شریف کے حالات کے سلسلے میں قلم بند کی ہیں۔آپ اپنے والد ماجد حضرت خواجہ محمد خان عالم اور خواجہ فقیر محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ کے نمایاں ترین خلفاء اکرام میں سے تھے۔ان یادداشتوں کی ایک نقل خانقاء سلطانیہ نزد کالا دیوشریف ضلع جہلم کے ذخیرہ کتب میں موجود ہے۔اسکا ایک اقتباس ناظرین کی نظر کیا جارہا ہے اس سے مرزا قادیانی کی زندگی کے ایک پہلو پر روشنی پڑتی ہے۔

حضرت خواجہ محمد خان عالم کی پیش گوئی



حضرت خواجہ فقیر محمد چورے شریف والے اور حضرت باباجی (حضرت خواجہ محمد خان عالم) باولی شریف رحمۃ اللہ علیہما سیالکوٹ میں ایک دفعہ تشریف لے گئے سیالکوٹ میں اس وقت مرزا غلام احمد جو بعد میں مرزا غلام احمد قادیانی کے نام سے مشہور ہوا، ایک معمولی کلرک تھا۔حضرت خواجہ فقیر محمد رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ آپ مجھے بیعت کریں۔ (۱)

(۱) مرزا قادیانی کے مقدر میں ازل سے بدبختی تھی اس لیے وہ کسی صاحب نظر سے فیض تو نہ پاسکا اور سلوک کی منازل تو طے نہ کرسکا البتہ اس نے زہد و ریاضت اور اپنے مریدوں (حواریوں) پر مزید اپنی دھاک بٹھانے کیلئے ایک مرتبہ چلہ کشی ضرور کی۔وہ اس حقیقت سے بے خبر تھا کہ کسی شیخ کامل کی=





آپ نے فرمایا! کل آؤ۔ کل گیا پھر فرمایا! کل آؤ۔ تیسرے دن گیا آپ نے بابا جی صاحب (حضرت خواجہ محمد خان عالم) کو فرمایا کہ آپ اسے بیعت فرمالیں۔ آپ نے انکے حکم کے مطابق بیعت کیا مگر فرمانے لگے "اس شخص کے سینے میں ایمان کی خوشبو نہیں اس میں بے دینی کی بو آتی ہے یہ آدمی بیعت کے لائق نہیں تھا"۔

بابا جی علیہ الرحمہ نے اسے بیعت کے بعد جب توجہ دی تو مرزا نے قے کردی۔ پھر مرزا کو آپ کے حضور پیش کیا (یعنی حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہی کے حضور) فرمایا میں نے تو کوئی فرق نہیں رکھا مگر اسکے اندر رب کا نام نہیں سماتا۔"

نہ بادہ ہے نہ صراحی، نہ دور پیمانہ
فقط نگاہ سے رنگیں ہے بزم جانانہ

حضرت خواجہ محمد خان عالم قدس سرہ العزیز کی پیشگوئی اس زمانے کی ہے جب مرزا قادیانی نے ابھی کل پرزے نہیں نکالے تھے۔ لیکن دنیا نے دیکھ لیا کہ آپ کی پیشین گوئی کس طرح واضح انداز میں پوری ہوئی۔ پہلے اس نے الہام کا دعویٰ کیا پھر اس پر شیطانی وحی کا نزول ہوا اپنے آپ کو اس نے مہدی موعود قرار دیا، عیسیٰ ابن مریم بنا' بروزی نبی اور بعد میں مستقل نبی اور رسول بن بیٹھا ہے۔

= رہنمائی کے بغیر اس کوچہ میں قدم رکھنا کس درجہ خطرناک ہے۔ بحرحال اس غرض سے 3 مریدوں کو ساتھ لے کر ہوشیار کو روانہ ہوا شیخ مہر علی رحمۃ اللہ علیہ کے طویلہ میں قیام کیا اور اشتہارات چھپوا کر چلہ کا اعلان کیا کہ چالیس دن تک کوئی ملاقات کو نہ آئے۔ وہاں الہام ہوا کہ 20 فروری 1886ء کو لڑکا پیدا ہوگا جس کا نام عمنوائیل رکھنا۔ 22 اپریل 1886ء کو پھر اعلان کیا قادیانی دعائیں مانگتے رہے لیکن چونکہ قدرت اپنے دشمن کو ذلیل کرنا چاہتی تھی لہذا لڑکی پیدا ہوئی۔
اگلے حمل پر وہی رٹ، 7 اگست 1887ء کو لڑکا پیدا ہو جسے عمنوائیل کہا گیا لیکن وہ سوا سال کا ہوکر مرگیا، یعنی 4 نومبر 1888ء کو۔ ساڑے سات سال کے بعد 14 جون 1899ء کو پھر لڑکا ہوا مگر وہ بھی مرگیا۔ (دلاوری، ابوالقاسم محمد رفیق، مولنا: ائمہ تلبیس، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان، مئی 2010ء، ص:641)



لوح محفوظ است پیش اولیاء [1]

مرزا قادیانی 40-1839ء کو پیدا ہوا اور تقریباً 70-1865ء کے درمیان سیالکوٹ کچہری میں بطور کلرک ملازمت کی اس وقت کا یہ واقعہ ہے۔آپ اندازہ لگائیں کہ اللہ رب العزت اپنے ولیوں کو کیسی نظر اور نور عطا فرماتا ہے کہ تقریباً 40 سال قبل سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے عظیم سپوتوں نے اسکی بد بختی کو ملاحظہ کر لیا۔ کیونکہ اسکی موت 1908ء کی ہے۔

اتقوافراسة المؤمن فانه ینظر بنورالله.

جس کے سینے میں اللہ کا نام نہیں سما سکا اور قے کر دی اسی نے بعد میں دعوی نبوت کر دیا فیاللعجب

عطا پہ مامور ہستیوں کی عطائی وسعت خدا ہی جانے
ہیں دلربائی کے مرحلے ان کو مالک ورہنما ہی جانے
ہے ذات جنکی عطا کا مرکز، وفا کا مخزن، ولا کا چشمہ
یہ جادۂ پیمائی ہمتوں کی وہ شاہ سمجھے، گدا ہی جانے

(قدر آفاقی ایم اے)



مولانا سید میر حسن اور علامہ اقبال کے والد گرامی

اسی دور کا ایک واقعہ حضرت مولانا سید میر حسن اور علامہ اقبال کے والد گرامی کا بھی ملتا ہے ملاحظہ ہو۔

"اس زمانے میں سائیں کیسر شاہ صاحب ایک صوفی بزرگ تھے مولانا سید میر حسن صاحب اور شیخ نور محمد صاحب (والد علامہ

[1] نقشبندی، علیم الدین، مفتی: آفتاب مشائخ، سلطانیہ پبلی کیشنز جہلم، مئی 2014ء، ص:153-
بخاری، صابر حسین شاہ، سید: مجلہ الحقیقہ تحفظ ختم نبوت نمبر: نقش لاثانی نگر شکر گڑھ 2012ء ج:۱، ص:620-





مرحوم) کو ان سے عقیدت تھی مرزا غلام احمد قادیانی بھی ان دنوں سیالکوٹ میں مقیم تھا۔ سائیں کیسر شاہ اور سید میر حسن کو اس زمانے میں بھی مرزا صاحب سے انس پیدا نہیں ہوا حالانکہ وہ بند کوٹھڑی میں اندھیرا کر کے اور چراغ جلا کر عملیات کرتے تھے۔"[1]



قطب ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نور اللہ مرقدہ

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری ابن حضرت میاں عزیز الدین شرقپوری قدس سرہ 1286ھ 65-1864ء میں شرقپور شریف میں پیدا ہوئے آپ کی ولادت سے پہلے حضرت خواجہ امیر الدین قدس سرہ (پیر و مرشد حضرت میاں صاحب) نے شرقپور میں آمد و رفت شروع کر دی تھی کیونکہ انہیں کشف سے معلوم ہو گیا تھا کہ اس جگہ ایک ولی اللہ پیدا ہو گا۔ بچپن ہی میں آپ پر محبت الٰہیہ کا غلبہ تھا حیا کا یہ عالم تھا گلی کوچے میں چادر اوڑھ کر گزرتے تھے محلے کی عورتیں کہا کرتیں کہ ہمارے محلے میں لڑکی پیدا ہوئی ہے ختم قرآن پاک کے بعد مڈل سکول میں پانچ جماعت تک تعلیم حاصل کی سکول سے واپس آ کر مسجد کے کسی کونے میں بیٹھ جاتے اور ذکر الٰہی میں مشغول ہو جاتے بعد ازاں فارسی کی کچھ کتابیں اپنے چچا حضرت حافظ حمید الدین سے پڑھیں حکیم منیر علی سے بھی کچھ پڑھا۔ پھر خوشنویسی کا شوق پیدا ہوا اور اس فن میں کمال حاصل کیا کئی قرآن پاک جن کے ابتدائی اور آخری پارے بوسیدہ ہو گئے تھے خود لکھ کر مکمل کئے۔

ربیع الاول، 20 اگست (1347ھ/1928ء) بروز جاں افروز سوموار شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری قدس سرہ کا وصال ہوا شرقپور شریف میں آپ کے مزار پر انوار پر گنبد تعمیر ہو چکا ہے ہر سال بڑے اہتمام سے آپ کا عرس ہوتا ہے۔

---

[1] چغتائی، محمد عبداللہ، ڈاکٹر: روایات اقبال، ص:195۔



قطعہ تاریخ وصال یہ ہے۔

جو مولانائے قبلہ شرقپوری
ز دنیا شدرواں باکام وآرام
شدہ سال ِ وصالش اے نکونام
وصالِ شیر حق، شیر محمد [1]

***

بڑا پرکیف منظر ہے، بڑا ماحول وجدانی
ستارے دے رہے ہیں جھوم کے ہر آن قربانی
نظر نے راستوں کا پیچ وخم ہر ایک دیکھا ہے
جلائی شرقپور میں ایسی شمع شیر ربانی

آئیں دیکھیں اللہ جلّ جلالہٗ کے اس خاص بندے کی نظر کہ مرزا قادیانی نے ابھی دعووں کا سلسلہ شروع نہیں کیا اور مرزا قادیانی کا خلیفہ اول حکیم نورالدین کا ابھی مرزا سے کوئی تعلق نہیں ہے لیکن فقیر کی نظر دیکھ رہی ہے کہ کیا ہونے والا ہے اور آنے والے حکیم نورالدین کو اس فتنے سے آگاہی بھی بخشی جارہی ہے۔

مولائے روم نے سچ کہا:

لوح ِ محفوظ است پیش اولیاء

پیشگوئی

''حکیم نورالدین بھیروی ثم القادیانی [2] ایک دفعہ میاں صاحب کے پاس

[1] قادری، عبدالحکیم شرف، علامہ: تذکرہ اکابر اہل سنت، اویسی بک سٹال گوجرانوالہ، ص: 180۔

[2] یہ پیشگوئی جہاں بھی ملی مطلقاً ''میاں صاحب'' کے حوالے سے ملی میرا غالب گمان ہے کہ یہ میاں صاحب سے مراد شیر محمد ہیں اس لیے میں نے آپ کے حالات میں نقل کر دی ہے۔ اگر کوئی صاحب کنفرم بتائیں تو اگلے ایڈیشن میں تصحیح ہو جائے گی۔



مہ راجہ جموں کیلئے دعا کروانے گیا آپ نے دیکھتے ہی فرمایا نورالدین نام ہے؟ کہا ہاں، فرمایا قادیان میں ایک شخص غلام احمد نام کا پیدا ہوا ہے جو کچھ عرصہ بعد ایسے دعوے کریگا جو نہ اٹھائے جائیں اور نہ رکھے جائیں اور تم لوح محفوظ میں اس کے مصاحب لکھے ہوئے ہو اس سے تعلق نہ رکھنا، دور دور رہنا ورنہ اسکے ساتھ ہی تم بھی دوزخ میں پڑو گے حکیم نورالدین صاحب سوچ میں پڑ گئے فرمایا تم میں الجھنے کی عادت ہے ایسی عادت تم کو وہاں لے جائیگی'' چنانچہ کچھ عرصہ بعد مرزا غلام احمد قادیان میں ظاہر ہوا اور دعوۂ نبوت کیا اور کبھی مسیح موعود بنا حکیم نورالدین اسکا خلیفہ بنا۔ اسکے دین کو پھیلایا۔ یہ شخص مرزا کو بہت کچھ سکھاتا تھا۔ [1]

قارئین! آپ نے دیکھا لوح محفوظ کیسے خاصان خدا کی نگاہوں میں ہوتی ہے کہ حکیم نورالدین ابھی آیا ہے میاں صاحب نے آتے ہی ساری حقیقت بیان کر دی اور لوح محفوظ کو پڑھ کر سنا دیا۔

قدر آفاقی بولے:

وہ دیکھ لیتے ہیں دور سے ہی حقیقتوں کے ضمیر خانے
کہ جن میں مضمر ہیں نوری جلوے بس انکو نور آشنا ہی جانے
قدر نے پایا ہے جو بھی پایا وہ شرق پور کے ہی میکدے سے
وہ شیر ربانی پیر لاثانی ان کی عظمت گدا ہی جانے

مرزائی وزیر کا مرنا

حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ مستجاب الدعوات تھے مولانا غلام یار مکوی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ یہ اس زمانے کی بات ہے کہ ضلع شیخوپورہ میں ضلعی دفتر کا قیام عمل میں نہیں آیا تھا بلکہ تحصیل دار اور دیگر افسران

[1] طاہر عبدالرزاق، قادیان ریزہ ریزہ ہوتی ہے، ص:108۔



کے علاوہ ایک منصف کا تعین ہو چکا تھا جو مقدمات کے فیصلے کیا کرتا تھا۔ ایک دن وہ اپنے رشتہ دار حاجی غریب محمد کی معیت میں چوہدری غلام علی نامی مسلمان گرداور سے ملاقات کی غرض سے گئے تو چوہدری غلام علی صاحب نے انہیں کہا کہ راجہ کا ایک وزیر قادیانی (مرزائی) ہے جو قدم قدم پر مسلمانوں کو پریشان کرتا ہے اس لئے اس کے مظالم و مصائب سے نجات حاصل کرنے کیلئے اپنے پیر کامل حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں دعا کیلئے خط لکھیں تا کہ وہ دوسری جگہ منتقل ہو جائے یا مر جائے۔ انہوں (مولانا غلام یار رکوی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ) نے آداب کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے شرقپور شریف میں حضرت میاں صاحب کی خدمت میں ایک عریضہ تحریر کیا جس میں ظالم مرزائی کے بارے میں بددعا کرنے کی استدعا کی گئی تھی۔

عریضہ ملنے پر آپ نے جوابی خط یوں تحریر فرمایا:

"دنیا چند یوم آخر کار با خداوند، علیکم السلام ورحمۃ اللہ، عاجز تو کچھ جانتا ہی نہیں"۔

آپ کے اس جواب میں معرفت کے سمندر کو سمیٹ دیا گیا تھا جس میں دعا بھی ہے اور اس کا نتیجہ بھی۔ آپ کے اس خط مبارک موصول ہونے کو ابھی چند ایام گزرے تھے کہ مرزائی وزیر مر گیا اور واصل جہنم ہو گیا۔ مسلمانوں کو اس کے ظالم و مصائب سے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے نجات مل گئی۔ ①

نہ تاج و تخت میں نہ لشکر و سپاہ میں ہے
جو بات مردِ قلندر کی بارگاہ میں ہے



حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نور اللہ مرقدہ کا کشف

آپ نے دیکھا کہ مرزا قادیانی قبر میں ایک باؤلے کتے کی طرح ہے

① نقشبندی، محمد یٰسین قصوری، چشمۂ فیض شیر ربانی، کرمانوالہ بک شاپ لاہور 2011ء، ص: 141۔



اس کا منہ دم کی طرف ہے، منہ سے پانی بہہ رہا ہے اور بھونکتے ہوئے گول چکر کاٹ رہا ہے اور بار بار اپنی دم اور ٹانگوں کو کاٹتا ہے۔ [1]

منزل رہرواں دور بھی ہے دشوار بھی ہے
کوئی اس قافلہ کا قافلہ سالار بھی ہے

سید محمد امین علی نقوی رحمۃ اللہ علیہ کا قادیانی لیڈر اور قادیانی امت کو روحانی چیلنج

جون 1988ء میں قادیانی گروہ کے نام نہاد چوتھے خلیفہ مرزا طاہر نے اپنی ڈگمگاتی کشتی کو سہارا دینے کی غرض سے دنیا بھر کے مسلمانوں کو مباہلہ کا چیلنج دینے کا ڈھونگ رچایا۔ جو کہ محض دھوکہ دہی اور گمراہ قادیانی عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے مترادف تھا اس پر دنیا بھر کے مسلمانوں نے قادیانی مداری کی خوب خوب خبر لی۔ ہر محاذ پر اس کے نام نہاد چیلنج کا جواب دیا گیا۔ اب قادیانیت کو اپنے سربراہ سمیت منہ چھپانے کے لیے جگہ نہ مل رہی تھی۔ اس ذلت و رسوائی کو دیکھ کر ہزاروں نوجوان قادیانی قادیانیت پر لعنت بھیج کر مسلمان ہو گئے۔ اسی مباہلہ کے جواب میں سید محمد امین علی نقوی نے اگست 1988ء میں عربی زبان میں منظوم کلام تحریر کر کے افادہ عوام و خواص کے لیے طبع کرا دیا۔ 80 صفحات پر مشتمل یہ کتاب سات ابواب پر مشتمل ہے۔

مرزا طاہر قادیانی کے چیلنج مباہلہ کے جواب میں آپ نے بھی مرزا طاہر قادیانی کو دو چیلنج کیے ہیں جس کا جواب آج تک مرزائی امت کے ذمہ ہے آپ تحریر فرماتے ہیں، ”آج دنیا بھر کے تمام مرزائیوں، قادیانیوں، کے لیڈر مرزا طاہر قادیانی کو دو قسم کے چیلنج کرتا ہوں۔ ایک علمی اور دوسرا روحانی“۔

فقیر آپ کے سامنے مذکورہ بالا میاں شیر محمد شرقپوری نور اللہ مرقدہ کے چیلنج کی مناسبت سے نقوی صاحب کا روحانی چیلنج پیش کر رہا ہے۔

---

[1] صادق علی زاہد، علماء حق اور فتنہ مرزائیت، ص:153۔



چیلنج

''آپ اور ہم مرزا قادیانی کی قبر پر چلتے ہیں۔ ہمارے ذکر و مراقبہ کے بعد اگر اس کی قبر سے بُری آواز اور بُو آئے اور اس کا منہ خانہ کعبہ کی طرف سے پھرا ہوا نظر آئے تو ہم سچے اور اگر اس کی قبر سے قرآن مجید پڑھنے کی آواز اور خوشبو آئے اور اس کا منہ خانہ کعبہ کی طرف سے پھرا ہوا نہ ہو تو آپ سچے۔ پورے یقین سے کہتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو میرے دونوں چیلنج قبول کرنے کی کبھی توفیق و ہمت نہیں ہوگی''۔ [۱]

فقط نگاہ سے ہوتا ہے فیصلہ دل کا
نہ ہو نگاہ میں شوخی تو دلبری کیا ہے [۲]

---

[۱] صادق علی زاہد، تذکرہ مجاہدین ختم نبوت، مکتبہ جمال کرم لاہور 2009ء، ص 72۔

[۲] 10 جون 1988ء میں جب قادیانیوں کے بھگوڑے سربراہ مرزا طاہر نے اپنی ڈوبتی ہوئی کشتی کو سہارا دینے کی غرض سے متعدد اہل علم افراد کو نام نہاد مباہلہ کا چیلنج کا ڈھونگ رچایا تو جہاں بہت سارے اہل علم و فضل لوگوں نے چیلنج قبول کیا وہاں پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری صاحب نے بھی مینار پاکستان کی کھلی فضاؤں میں مباہلہ کانفرنس کا انعقاد کیا جبکہ علامہ محمد الیاس اعظمی صاحب جو کہ ختم نبوت اور رد قادیانیت پر گہرا مطالعہ رکھتے ہیں اس مباہلہ کانفرنس حوالہ جات کی تلاش وغیرہ کی ذمہ داری آپ کے سپرد کی گئی آپ نے اسی دوران ''مباہلہ کی حقیقت'' نامی کتابچہ بھی تحریر فرمایا۔
درویش منش صوفی سید عبدالحفیظ شاہ (گوٹھ گجو ضلع ٹھٹھہ سندھ) نے بھی ''تمام عالم اسلام کے مسلمانوں کی طرف سے دنیا بھر کے کفار و مرتدین خبیثوں اور خبیثات قادیانیوں کے مباہلہ کا کھلا جوابی چیلنج'' کے عنوان سے جولائی 1988ء میں آٹھ صفحاتی پمفلٹ شائع کر کے قادیانیوں کے مباہلہ کے نام نہاد ڈھونگ کا پردہ چاک کر دیا۔
محمد متین خالد (جو ختم نبوت اور رد قادیانیت پر کئی کتابوں کے مصنف ہیں) نے بھی جون 1988ء میں اس چیلنج کو قبول کیا اور ''مباہلہ کا چیلنج قبول ہے'' نامی پمفلٹ شائع کیا، مباہلہ مہم کے دوران اکتوبر 1988ء میں پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری صاحب کی مباہلہ کانفرنس مینار پاکستان میں حوالہ جات تلاش کرنے والی ٹیم کے سربراہ بھی آپ تھے۔





شیر ربانی کی روحانی طاقت

ایک زمیندار مردان علی، نامی، صاحب ثروت تھا مگر بڑا آزاد خیال۔ نیچری قسم کے اعتقادات رکھتا تھا۔ مرزائیت کی طرف مائل تھا اور وقتاً فوقتاً قادیان بھی جایا کرتا تھا۔ ایک بار وہ کسی شخص کے ساتھ حضرت میاں شیر محمدؒ کی خدمت میں ایک مسئلہ لے کر حاضر ہوا۔ اس کی نیت یہ تھی کہ اگر حضرت شرقپوری سے بھی یہ حل نہ ہوا تو قادیان جا کر مرزا قادیانی کی بیعت کر لوں گا۔ میاں صاحب کی صرف ایک ہی نگاہ سے وہ اپنے ہوش وحواس کھو بیٹھا اور اپنی زبان سے کہنے لگا ''مرزا جھوٹا، مرزا جھوٹا!'' اس اقرار کے بعد جب وہ ہوش میں آیا تو فوراً اپنے خیالات فاسدہ سے تائب ہوا۔ ①

کیا بتاؤں کہ کیا لیا میں نے   کیا کہوں میں کہ کیا دیا تو نے
بے طلب جو ملا، ملا مجھ کو   بے غرض جو دیا، دیا تو نے

اسی طرح کا ایک نادر واقعہ حضرت میاں فتح محمد صاحبؒ کا بھی ملتا ہے جو آپ کے تصرفات میں سے ہے احقر کمترین خلائق اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کر کے اپنی سعادت مندی سمجھتا ہے۔ ملاحظہ ہو!

حضرت میاں فتح محمد صاحب ②

آپ نے 23 رجب 1354ھ کو چچیاں شریف میں وصال فرمایا۔ وہی مدفون ہوئے تقریباً 62 برس بعد 5 مارچ 1993ء کو آپ کا تابوت خانقاہ سلطانیہ جہلم منتقل کر دیا گیا۔ آپ کے صاحبزادے حضرت میاں فضل الٰہیؒ کو قبلہ عالم کا داماد ہونے کا شرف بھی حاصل ہوا۔ قبلہ عالم کی صاحبزادی محترمہ رحمت بیگم آپ کے عقد میں تھیں۔

---

① محمد متین خالد، تحفظ ختم نبوت اہمیت اور فضیلت، ص 196۔

② خانقاہ سلطانیہ کالا دیو شریف جہلم، خلیفہ مجاز قبلہ عالم حضرت خواجہ قاضی محمد سلطان عالمؒ میر پوری چچوی۔



نادر واقعہ

ایک بار ایک قادیانی ملاں جو مولوی روڈا کہلاتا تھا آپ کی خدمت میں آیا لوگ جوق در جوق آپ سے بیعت ہو رہے تھے اس نے بھی از راہ مذاق کہا کہ ''میکی بھی بیعت کرو'' (مجھے بھی بیعت کرو) میاں صاحب نے کہا ''آج آئی جا'' (آج آجاؤ) آپ نے مولوی روڈا کو بیعت کیا۔ جب توجہ دی اور ''اللہ ھو'' کی ضرب لگائی تو مولوی روڈا صاحب لوٹ پوٹ ہوتے ہوئے مکان کے اس حصے میں چلے گئے جہاں مویشی باندھے ہوئے تھے انکے کپڑے نجاست سے لت پت ہو گئے۔

سنگیوں نے سنبھالنے کی کوشش کی میاں صاحب نے فرمایا آج اسکے اندر کی غلاظت دھلنے دو۔ اس توجہ کا اثر کمرے میں باندھی ہوئی گھوڑی پر بھی ہوا اس نے بھی وجد میں آ کر سم زمین پر مارنا شروع کر دیئے۔

قبلہ عالمؒ نے مولوی روڈا کو دلائل الخیرات کا ایک نسخہ عنائت فرمایا تھا۔ جو زندگی بھر اسکے زیر مطالعہ رہا آپ کے وصال کے بعد وہ نسخہ دربار عالیہ کے لئے حاصل کر لیا گیا۔ [1]

خلق وافر نے رقیبوں کو بھی مہمان کیا
ڈال دی جس پر نظر صاحب ایمان کیا
زندگی بھر یہی ہر لحظہ ہر آن کیا
اس کو مومن کیا اور اس کو مسلمان کیا



حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکی قدس سرہ العزیز

حضرت حاجی امداداللہ صاحب مغفور یو پی تھانہ بھون کے رہنے والے تعلیم و تربیت دہلی میں پائی 1857ء کے ہنگامے کے بعد مکہ معظمہ ہجرت کر گئے تھے

[1] معین نظامی، ڈاکٹر: تذکرہ سلطانیہ، سلطانیہ پبلی کیشنز جہلم 2009ء، ص:238۔





اور وہاں مثنوی مولانا روم اور امام غزالی کی کتاب احیاء العلوم کا درس دیتے اور یہیں آپ نے رشد وہدایت کا سلسلہ جاری کیا تھا خود حضرت حاجی صاحب قبلہ شاہ محمد اسحاق نواسہ شاگرد حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے داماد شاگرد مولانا نصیر الدین دہلوی کے ہاتھ سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت تھے اور شاہ صاحب کے ہی ایک خلیفہ شیخ نور محمد جھجانوی سے چاروں سلسلوں میں بالعموم اور طریقہ چشتیہ میں بالخصوص تکمیلِ سلوک کی تھی ہندستان کی دیگر اکابر ہستیاں بھی مثلاً مولوی رشید احمد صاحب گنگوئی، مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی دارالعلوم دیو بند، مولانا فیض الحسن سہارنپوری ، مولانا عبدالسمیع رام پوری (مؤلف انوار ساطع) مولانا اشرف علی تھانوی آپ کے حلقہ ارادت میں شامل تھیں ''فیصلہ ہفت مسئلہ'' آپ کی اعتقادی کش مکش میں فیصلہ کن کتاب ہے۔ ①

1307ھ/1890ء میں پیر مہر علی شاہ تاجدارِ گولڑہ شریف حرمین شریفین کی زیارت کیلئے گئے تو حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت وہ مثنوی شریف کا درس دے رہے تھے ایک شخص مثنوی شریف کے ایک شعر کے بارے میں تشفی حاصل کرنا چاہتا تھا حضرت حاجی امداد اللہ صاحب کی اجازت سے حضرت پیر صاحب نے اس شعر کی ایسی عارفانہ تقریر کی کہ حاجی صاحب وجد میں آگئے اور آپکو سلسلہ چشتیہ صابریہ میں اجازت سے نوازا حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب خود فرماتے ہیں ''بوقت زیارت بیت اللہ کے حاجی امداد اللہ صاحب کہ اہل کشف وکرامات تھے خود ہی نعمت باطنی بخشنے کو اس عاجز کی طرف متوجہ ہوئے ہمارے دل میں خیال آیا کہ جو چہرہ ہم نے دیکھا ہے وہ جہاں میں نظر نہیں آتا ان کے کمال اصرار کے بعد کہا گیا کہ ہم کو تو حاجت نہیں لیکن آپکی عنایت بھی جو آپ کی رضا مندی سے ہے غیر مشکور نہیں اور نیز یہ عنایت بھی ہم

① فاروقی، اقبال احمد، پیرزادہ، تذکرہ علماء اہل سنت وجماعت لاہور، مکتبہ نبویہ 2013ء، ص:198-



اپنے شیخ کی جانب سے جانتے ہیں بعدہ انہوں نے سلسلہ صابریہ اکرام فرمایا۔ [1]

پیشگوئی

حضرت پیر صاحب چاہتے تھے کہ حرمین شریفین میں قیام کیا جائے لیکن حاجی صاحب نے مراجعت کا حکم فرمایا اور فرمایا:

''در ہندوستان عنقریب یک فتنہ ظہور کند، شما ضرور در ملک خود واپس بروید اگر باالفرض شما در پند خاموش نشتہ باشید تا ہم آں فتنہ ترقی نہ کند در ملک آرام ظاہر شود''۔

''ہندستان میں عنقریب فتنہ برپا ہونے والا ہے لہذا تم ضرور اپنے ملک ہندستان واپس چلے جاؤ۔ بالفرض آپ ہند میں خاموش ہوکر بیٹھ بھی جائیں گے تو پھر بھی وہ فتنہ ترقی نہ کر سکے گا پس ہم حضرت حاجی صاحب کے اس کشف کو اپنے یقین کی رُو سے مرزا قادیانی کے فتنہ سے تعبیر کرتے ہیں''۔ [2]

حضرت قبلہ واپس آ گئے تو مکاشفات و مشاہدات کے ذریعے آپ کو معلوم ہوا کہ فتنہ مذکور مرزا غلام احمد قادیانی اور انکے دعاوِی ہیں۔

آئینہ دل چوں شود صافی و پاک
نقش ہا بینی بروں از آب و خاک
نقش را بینی و ہم نقاش را
فرش را بینی و ہم فراش را

ترجمہ: دل کا آئینہ جب پاک وصاف ہوجاتا ہے تو تجھے ایسے نقوش بھی

---

[1] قادری، عبدالحکیم شرف، علامہ: تذکرہ اکابر اہل سنت، ص:537۔

[2] شورش کاشمیری، آغا، تحریک ختم نبوت، مطبوعات چٹان، جنوری 1976ء، ص: 48۔ مہر منیر، ص:129۔



نظر آئیں گے جو اس مادی دنیا سے ماوریٰ ہیں۔ پھر تو تصاویر کو بھی دیکھ سکتا ہے اور مصور کو بھی۔ تو پھر فرش کو بھی دیکھ سکتا ہے اور فرش بچھانے والے کو بھی۔



جب بارگاہ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اعلیٰ حضرت گولڑوی کو حکم ملا

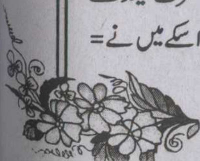
سیدنا پیر مہر علی شاہ صاحب کے ملفوظات میں درج ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ سے عالم رؤیا میں فرمایا:

''غلام احمد میری احادیث کو تاویل کی قینچی سے کُتر رہا ہے تم خاموش بیٹھے ہو اسکا تعاقب وتدارک کرو''۔

سیدنا مہر علی شاہ صاحب نے اپنے حجرے میں آنکھیں بند کیے بحالت بیداری دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قعدہ کی حالت میں جلوہ فرما ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چار بالشت کے فاصلے پر پیر صاحب باادب بیٹھے ہیں لیکن مرزا غلام احمد قادیانی اس جگہ سے دور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف پیٹھ کیے بیٹھا ہے''

حضرت پیر مہر علی صاحب نے سیف چشتیائی میں دجّال سے متعلق اپنے بچپن کا ایک خواب ① ....

① جب اللہ تعالیٰ مومن کو شیطان و دجال وغیرہما من اتباعہما کے دھوکے سے بچانا چاہتا ہے تو بن لکھے پڑھے وبغیر معلم ظاہری کے اس میں علم وجدانی پیدا فرما دیتا ہے جس کی وجہ سے وہ بالا ولیٰ اہل علم میں سے شمار ہو سکتا ہے چنانچہ اس نیاز مند علماء وفقراء نے بلوغت سے اول جس وقت احادیث دجال کا نام تک بھی نہیں سنا تھا دجال کو شرقی جانب سے آتا ہوا دیکھا دائیں آنکھ اس کی پھوٹی ہوئی اور میں اسے دیکھ رہا تھا اس نے مجھے کہا کہ خدا ایک نہیں میں سخت غضبناک ہو کر کہتا تھا مردود شیطان خدا ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں پھر اس نے چند قدم میری طرف بڑھ کر میرے پر تلوار کی وار کی لیکن وار خطا ہو کر تلوار اسکی میرے سر سے گذرتی ہوئی زمین پر جا پڑی پھر وہ پیچھے کی طرف مینڈے کیطرح انہی قدموں پر ہٹ کر پہلی جگہ پر کھڑا ہوا پھر وہی کلمہ اس نے کہا اور بجواب اسکے میں نے =



لکھا ہے کہ وہ مرزا سے ہو بہو مشابہت رکھتا تھا۔ (1)



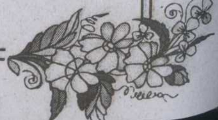
مرزا قادیانی سب سے بڑا بد بخت

قارئین! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ مرزا کتنا بڑا بد بخت ہے جو سارے نبیوں کے امام، شب اسریٰ کے دولہا، رحمتِ دو عالم، غمگسار جہاں، شافع روز محشر، حضور خاتم النبیین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب پیٹھ کیے بیٹھا ہے اور سرکار فرمارہے ہیں کہ میری احادیث کو تأویل کی قینچی سے کُتر رہا ہے۔ہائے افسوس صد افسوس کہ مسیلمہ سے بڑا کذاب، دجال، لعین، مرزا قادیانی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شیر ہاتھوں واصل جہنم کیوں نہ ہوا (قدرت کی کوئی حکمت ہوگی) اللہ کریم نے اپنی قدرت کاملہ کا اظہا تو فرمادیا کہ قادیان کا مرزا اپنی گندگی پر عبرتناک موت مر گیا۔اور دنیا نے دیکھ لیا کہ گندگی پر مرنے والا یقیناً شیطانی وانگریزی نبی تھا۔اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تاج ختم نبوت جھنڈا مزید بلند ہوگیا سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت وشان کو مزید بلند سے بلند کردیا گیا جو اللہ کے فرمان کے مطابق قیامت تک بلند سے بلند تر ہوتی رہے گی ان شاء اللہ

قلندر لاہوری علامہ اقبال جو اپنے قلم سے قادیانیوں کے سینے میں غار کر

= بھی وہی کہا جو پہلے کہا تھا پھر اس نے دوبارہ میرے گلے پر وار کی پھر وہ خطا ہو کر زمین پر جا پڑی تیسری دفعہ پھر ایسا ہی ہوا آخری دفعہ تو قبضہ اس کے ہاتھ میں رہا اور تلوار قبضے سے نکل کر زمین پر جا پڑی ان تین نوبتوں میں بغیر اسکے کہ میں نے سر کو خم کردیا تلوار اس کی میرے سر کے اوپر سے ہی گزرتی رہی اب خیال فرمایئے کہ بچپن کی حالت میں مجھے کس نے بتلایا کہ یہ دجال ہے اور کس نے مجھ کو ایسی سنگین حالت میں خائف نہ ہونے دیا اور کس نے میرے منہ سے تین دفعہ توحید کی شہادت دلائی اور کس نے باوجود اس کے کہ میرے گلے ہی کو نشانہ بنایا تھا اور میں نے سر کو ذرہ بھی نہیں ہلایا تھا۔(گولڑوی، پیر مہر علی شاہ، سید: سیف چشتائی،ص:360۔)

(1) شورش کاشمیری، آغا: تحریک ختم نبوت،ص:49,50۔مہر منیر،ص:203۔



گئے فرماتے ہیں:

چشم اقوام تا ابد یہ نظارہ دیکھے
رفعت شان ورفعنالك ذكرك دیکھے

لا یخلف المیعاد والی عظیم ذات نے وللآخر خیرٌ لك من الاولیٰ والا وعدہ پھر دنیا کو دکھا دیا۔

عارف باللہ حضرت غلام قادر بھیروی رحمۃ اللہ علیہ



استاذ الاساتذہ، مقتدائے اہلسنت حضرت مولانا عبد القادر المعروف بہ غلام قادر ہاشمی ابن مولانا غلام حیدر 1265ھ/1849ء میں بھیرہ ضلع سرگودھا میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم مولانا غلام محی الدین بگوی اور انکے چھوٹے بھائی مولانا احمد الدین بگوی سے حاصل کی مزید تعلیم حاصل کرنے کیلئے مفتی صدر الدین آزردہ صدر الصدور دہلی کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تکمیل علوم کے بعد لاہور تشریف لائے اور اندرون بھاٹی دروازہ اونچی مسجد میں خطیب مقرر ہوئے۔

سلسلہ عالیہ چشتیہ میں حضرت خواجہ شمس الدین العارفین سیالوی قدس سرہ سے بیعت ہوئے اور اجازت خلافت سے بہرہ ور ہوئے۔ آپ کے تلامذہ میں محدث علی پوری، مولانا نبی بخش حلوائی، مولانا محمد عالم آسی امرتسری جیسے عظیم نام ہیں۔

پنجاب میں مرزائیوں کے ساتھ عدم نکاح کا سب سے پہلا فتویٰ کس نے دیا؟



"پنجاب کے علماء میں سب سے پہلے مرزا قادیانی کے خلاف آپ ہی نے فتویٰ دیا۔ اور اس وقت مرزا کی تردید کی جب کہ اس نے ابھی تک نبوت کا دعویٰ نہیں کیا تھا"۔ (1)

---

(1) قادری، عبد الحکیم شرف، علامہ: تذکرہ اکابر اہل سنت، ص:328۔

تھے جب احتساب سے سارے بادہ خوار، دست کش
مجھ کو یہ افتخار کہ میں مے خانے میں تھا

ردمرزائیت میں پنجاب میں سب سے پہلے آپ نے ہی یہ فتوی جاری فرمایا کہ قادیانیوں کے ساتھ مسلمان مرد یا عورت کا نکاح حرام اور ناجائز ہے۔

بعد میں علمائے دین ومفتیان شرح متین نے اسی فتوی مبارکہ سے استفادہ کرتے ہوئے مرزائیوں سے مناکحت، تزویج کو ناجائز اور ان سے میل جول اور ذبیحہ تک کو حرام قرار دیا۔ مرزا نے جب نبوت کا دعوی کیا اور حکیم نورالدین نے اس کی تائید کی تو آپ نے حکیم نورالدین کا ایسا ناطقہ بند کیا کہ آپ کی موجودگی میں اسے کبھی بھیرہ میں داخل ہونے کی جرات نہ ہوئی۔ [1]

دریا کے جوش رک گئے طوفان تھم گیا!
جو تھا جہاں اس ہی جا پہ جم گیا!

امام العارفین خواجہ اللہ بخش تونسوی قدس سرہ العزیز



سلسلہ چشتیہ کے نیرّ تاباں حضرت خواجہ اللہ بخش تونسوی ابن خواجہ گل محمد بن خواجہ شاہ سلیمان تونسوی ماہ ذوالحجہ 1214ھ/1826ء میں تونسہ شریف میں پیدا ہوئے۔ قرآن مجید کے علاوہ فارسی وعربی صرف ونحو کی تعلیم مولانا محمد امین سے حاصل کی۔ باطنی تربیت خود حضرت پیر پٹھان نے فرمائی جدامجد کے فیض تربیت سے نماز اور روزے کی محبت بچپن میں ہی حاصل ہوگئی تھی۔ حضرت خواجہ اللہ بخش نے جدامجد کی طرح پوری تندہی سے خلق خدا کی رہنمائی اور سلسلہ کی اشاعت میں تمام خداداد صلاحیتوں کو صرف فرمایا آپ نے سجادہ نشین ہونے کے بعد ہندوستان کے مختلف شہروں کا سفر کیا اور بزرگان دین کے مزارات پر

[1] چنیوٹی، مشتاق احمد، مولانا، تحفظ ختم نبوت کی صد سالہ تاریخ، انٹرنیشنل ختم نبوت مومنٹ پاکستان 2008ء، ص:128۔





حاضری دی بیکانیر میں ہزاروں لوگ آپ کے مرید ہوئے حضرت خواجہ حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضر ہوئے۔ 1854ء میں اجمیر شریف دس روز قیام فرمایا یہاں بھی ہزاروں لوگ حلقہ ارادت میں داخل ہوئے پھر کشن گڑھ، جے پور، راجپوتانہ سے ہوتے ہوئے دہلی پہنچے۔ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی، حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی اور حضرت خواجہ فخر الدین رحمہم اللہ علیہم کے مزارات کے علاوہ سلسلہ عالیہ چشتیہ کے دوسرے اولیاء کی مقابر پر بھی حاضری دی۔ وصال؟

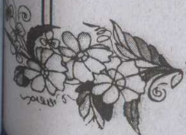
خواجہ تونسوی کی نظر

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے عقائد کی تشہیر شروع کی تو آپ نے اپنی جگہ بیٹھ کر نہایت سختی سے تردید فرمائی اور کوشش کی کہ مسلمانوں کا دینی احساس بیدار ہو جائے تاکہ اس قسم کی گمراہ کن تحریکوں سے متاثر نہ ہوں۔ حالانکہ ابھی تک مرزا نے نبوت کا دعوی نہیں کیا تھا۔

1896ء میں مرزا قادیانی نے ہندوستان بھر کے علماء و مشائخ کو دعوت مباہلہ دی تو اپنی کتاب ''انجام آتھم'' میں ان اکابرین کے نام شائع کیے۔ کتاب کے صفحہ نمبر 71 پر سجادہ نشینوں کی صف میں دوسرے نمبر پر آپ کا نام لکھا ہے۔ [1]

حضرت خواجہ شاہ سلیمان تونسوی کے جانشین خواجہ اللہ بخش تونسوی کے زمانہ میں مرزا قادیانی نے سر اٹھایا۔ آپ نے پورے ملک کے مریدوں کو مراسلے جاری کیے خصوصا متحدہ پنجاب میں مرزا کی ایسی تردید کی کہ مرزا قادیانی کا گھیرا تنگ کر دیا۔ مرزا قادیانی کی طوفان بدتمیزی کے سامنے آپ نے اپنی جرات سے ایسا بند تعمیر کیا کہ جس سے پوری ملت اسلامیہ محفوظ ہو گئی۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ جب مرزا قادیانی نے دعوی نبوت کیا آپ بیماری کے باعث

[1] قادری، عبد الحکیم شرف، علامہ: تذکرہ اکابر اہل سنت، ص: 72۔



صاحب فراش تھے مگر یہ منحوس خبر سن کر بستر مرگ سے یوں اٹھے جیسے سویا ہوا شیر انگڑائی لیتا ہے۔ پھر عمر بھر اس فتنہ کی تردید میں نبرد آزما رہے۔ ①

جیتے جی ان کی اولو العزمی و ہمت نہ گئی
لاغری میں بھی تو ایمان کی قوت نہ گئی
ضعف بیحد تھا مگر کوئی عبادت نہ گئی
زہد و تقوی نہ گیا ان کی ریاضت نہ گئی



حضرت علامہ سید غلام دستگیر ہاشمی قصوری نور اللہ مرقدہ

حضرت علامہ مفتی غلام دستگیر ہاشمی قریشی صدیقی نقشبندی حنفی قصوری رحمۃ اللہ علیہ محلّہ چلہ بیبیاں اندرونی موچی گیٹ لاہور میں پیدا ہوئے۔ والد کا اسم گرامی مولانا حسن بخش صدیقی رحمۃ اللہ علیہ تھا۔

جب مولانا قصوری سن شعور کو پہنچے تو حضرت غلام مرتضیٰ قصوری رحمۃ اللہ علیہ کی قائم کردہ روحانی درس گاہ اور علمی مکتب مغربی پاکستان کے اولیاء و علماء کی روحانی اور علمی تربیت گاہ کی حیثیت سے مرجع خلائق بن چکا تھا۔ اور اس وقت مولانا غلام محی الدین قصوری دائم الحضوری کے فیضان کا شہرہ اطراف واکناف پاک و ہند تک پھیل چکا تھا، ترجمان حقیت سید وارث شاہ اور سید بھلے شاہ رحمہم اللہ علیہما جیسے نامور صوفیاء اسی درس گاہ کے فیضان سے مالا مال ہو کر آسمان شہرت کے آفتاب و ماہتاب بن کر چمکے۔ ان بزرگان دین کی ضیاء پاشیوں سے قلوب واذہان کے تاریک خانے بقعہ نور بن چکے تھے۔ حضرت غلام مرتضی بیر بلوی اور حضرت غلام نبی للہ شریف رحمہم اللہ علیہما ان دنوں حضرت غلام محی الدین قصوری کی شاگردی میں روحانی دولت سے دامن مراد بھرنے میں مصروف تھے۔ مولانا قصوری کو اس درس

① اللہ وسایا، مولانا: ایمان پرور یادیں، ص:23۔





گاہ کی کشش نے لاہور سے دعوت تربیت دی۔ آپ نے وقت کے اس جلیل القدر استاذ کے سامنے زانوئے ادب طے کیا جس کے کمالات کا ایک کرشمہ یہ بھی تھا۔

ستارہ می شکنند آفتاب می سازند

آپ نے منقولات و معقولات میں کمال حاصل کیا۔ زمانہ طالب علمی میں اپنی ذہانت اور محنت کی بدولت اپنے اساتذہ سے خراج تحسین حاصل کیا۔ آپ شروع ہی سے فکری اور نظریاتی مباحث میں بڑی دلچسپی لیتے تھے۔ آپ کے استاد حضرت مولانا غلام محی الدین قصوری رحمۃ اللہ علیہ نے مستقبل کے ایسے ہی اعتقادی فتنوں کے سد باب کے لیے اپنے لائق اور ذہین شاگرد کو خاص انداز میں تربیت دے کر تیار کیا۔



اہل اللہ سے عقیدت

مولانا قصوری رحمۃ اللہ علیہ اپنی بے پناہ مصروفیتوں کے باوجود اہل اللہ سے بڑی عقیدت کا مظاہرہ کیا کرتے تھے جہاں کوئی صاحبِ نظر دیکھا پا برہنہ پہنچے اور زانوئے ادب طے کیا۔ حضرت مخدوم علی الہجویری داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ، بابا فرید شکر گنج پاک پتن رحمۃ اللہ علیہ، دربار عالیہ چاچڑاں شریف، اوچ شریف اور ملک کے دوسرے مزارات پر آپ اہتمام سے حاضری دیتے۔ [1]



فتح رحمانی بہ دفع کید کادیانی

مولانا قصوری رحمۃ اللہ علیہ کی یہ کتاب قادیانیوں کے ایک اشتہار کے جواب میں معمول کی ایک تصنیف ہے۔ لیکن مرزا قادیانی کذاب کی ایک معرکۃ الآراء کذب بیانی نے ہمارے اور قادیانیوں کے لئے اس کتاب کو ایک تاریخی

[1] مولانا صفی الرحمن مبارکپوری جو (اہلحدیث مسلک کے جید عالم تھے) نے جب اپنی کتاب ''قادیانیت اپنے آئینے میں'' ص:253 میں مولانا کا تذکرہ کیا تو لکھا کہ مولانا اہل حدیث مسلک سے تعلق رکھتے تھے۔ یقیناً ان کا یہ کہنا حقیقت سے کوسوں دور اور بہت بڑی علمی خیانت ہے۔



معرکۃ الاراء کتاب بنا دیا ہے۔



مرزا دجال کا ایک اور جھوٹ

مولانا قصوری علیہ الرحمۃ کا وصال 1897ء میں ہوا اس وقت مرزا زندہ تھا۔ مولانا قصوری علیہ الرحمۃ فتنہ قادیانیت کے استیصال میں اول روز سے ہی مصروف تھے اور دجال مرزا آپ کی حیات میں آپ کے مقابل ہونے سے گریز کرتا رہا جیسا کہ آپ اپنی کتاب ''فتح رحمانی'' میں حمد وصلوٰۃ کے بعد رقمطراز ہیں۔



علامہ غلام دستگیر قصوری کی نگاہِ ولائیت (پیش گوئی)

''عبدہ الحقیر محمد ابو عبد الرحمن فقیر غلام دستگیر ہاشمی حنفی قصوری رحمۃ اللہ علیہ برادران دین اسلام کی خدمت میں اعلام کرتا ہے کہ فقیر ابتداءً 1302 ہجری مقدسہ سے مرزا غلام احمد قادیانی کو دنیا پرست اور دین فروش جانتا ہے''۔ [1]

شورش عندلیب نے روح چمن میں ڈال دی
ورنہ کلی کلی یہاں مست تھی خواب ناز میں

چنانچہ محض ابتغائً لمرضات اللہ اس کی تردید میں حتی الامکان مصروفیت کر کے حضرت علماء حرمین محترمین زادھما اللہ تعالیٰ حرمۃً وشرفاً سے اس کی کتاب ''براہین احمدیہ'' اور رسالہ ''اشاعۃ السنہ'' ذی قعدہ وذی الحجہ 1301ھ ومحرم و1302ھ جس میں اس کی تاویلیں تھیں بھیج کر استفتاء کیا تھا کہ ایسا شخص جو اپنے الہام کو مرادف وحی انبیاء یعنی قطعی ویقینی جانتا ہے اور انبیاء سے کھلی کھلی برابری بلکہ بعض جگہ اپنے آپ کو انبیاء سے بڑھاتا ہے اس کا کیا حکم ہے؟

اس پر حضرت مولانا مولوی محمد رحمت اللہ (کیرانوی) علیہ الرحمہ نے (جو منجانب حضرت سلطان روم بتجویز حضرت شیخ الاسلام کے ملقب بخطاب پائیہ

---

[1] قادری، محمد امین، فقی، عیقدہ ختم النبوت، ج:1، ص:140،139





حرمین شریف ہیں) فقیر کے رسالہ ''رجم الشیا طین برد اغلوطات البراھین'' کی نقول کو مطابق اصل براہین کر کے لکھ دیا تھا کہ مرزا قادیانی دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ پھر حضرت مفتیان حرمین شریفین نے بھی اس کے بارے میں قادیانی شیطانی اور مسیلمہ کذاب ثانی وغیرہ الفاظ کو استعمال فرما کر رسالہ موصوفی کی کمال تصدیق فرمائی جو 1305ء میں واپس جس کو فقیر نے بعد مدت دراز اس کی توبہ کے انتظار کے 1312ء کے صفر میں شائع کر کے اپنی سبکدوشی کر لی تھی پھر آخیر رجب 1314ء میں مرزا نے رسائل اربعہ فقیر کو بھیج کر بشمولیت بہت سے علماء دین متین کے فقیر کو بھی مباہلہ کے واسطے قسمیں دے کر بلایا اور مباہلہ نہ کرنیوالے کو ملعون بنایا فقیر نے بنظر صیانت دونوں فرزندوں کے 2 شعبان کو وارد لاہور ہوئے، جس پر مرزا کی طرف سے حکیم فضل الدین لاہور میں آیا اور ایک مجمع عظیم کر کے مسجد ''ملا مجید'' میں فقیر پر معترض ہوا کہ حضرت اقدس مرزا صاحب نے آپ کی یہ غلطی نکالی ہے کہ مباہلہ قرآنی میں صیغہ جمع ہے آپ تنہا کیونکر مباہلہ کر سکتے ہیں؟

فقیر نے اسی مجمع میں اپنے رقعہ قبولیت مباہلہ سے اپنے فرزندوں کی شمولیت سے اپنا جمع ہونا ثابت کیا بلکہ اس وقت دونوں کو روبرو دکھلا دیا۔ جس پر مدعی مسیح موعود اور اس کے حواریوں کی غلطی مانی گئی تھی پھر ظہور اثر مباہلہ کے لئے جو مرزا جی نے ایک برس کی میعاد رکھی تھی اس کو فقیر نے بدلیل قرآن وحدیث اٹھانا چاہا اس پر حکیم مذکور اور مرزا جی نے ہٹ کیا۔ جس پر فقیر 12 شعبان تک منتظر رہا بلکہ پانچ روز امرتسر میں جا کر مرزا جی کو بلایا وہ مباہلہ کے لئے نہ آیے اور اشتہار مورخہ 20 شعبان بجواب زشتہار فقیر اس مضمون کا شائع کیا کہ تمام احادیث صحیحہ سے ظہور اثر مباہلہ کی میعاد ایک سال ثابت ہے اور میں مدعی نبوت پر لعنت بھیجتا ہوں اور میری تکفیر کرنے والے تقویٰ اور دیانت کو چھوڑتے اور مجھ کو باوجود کلمہ گو اور اہل قبلہ ہونے کے کافر ٹھہراتے ہیں الخ۔



اس کے جواب میں فقیر نے پندرہ اکابر علمائے اہل سنت لاہور و قصور، امرتسر سے بدلیل قرآن وحدیث تصدیق کرایا کہ مباہلہ شرعی میں کوئی میعاد سال وغیرہ نہیں ہے مرزا قادیانی نے محض بغرض دھوکہ دہی جو اس کا جبلی وطیرہ ہے قید ایک سال لگائی ہے الخ اور فقیر نے رمضان میں اس اشتہار کی تردید میں بہت سی تصانیف مرزا قادیانی سے اس کے کھلے کھلے دعویٰ نبوت کے اور نیز توہین انبیاء کرام علیہ الصلوۃ السلام جو سبب ہے اس کی تکفیر کا ثابت کر دیئے ہیں اور ان شاء اللہ العزیز وہ تمام مضمون ایک کتاب موسوم بنام ''تصدیق المرام بتکزیب قادیانی و لیکھرام'' میں شائع ہوں گے جس سے سب پر ظاہر و باہر ہو جائے گا کہ مرزا قادیانی باوصف ان دعویٰ نبوت انبیاء کے ہرگز ہرگز کلمہ گو اور اہل قبلہ متصور نہیں ہے نعوذ باللہ من الحور بعد الکور۔

آپ کے وصال کے بعد اپنی سچائی ظاہر کرنے کیلئے مرزا دجال نے آپ پر یہ جھوٹا الزام لگایا کہ

''مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری نے اپنی کتاب ''فتح رحمانی'' میں اپنے طور پر میرے ساتھ مباہلہ کیا اور یہ دعا کی کہ دونوں میں سے جو جھوٹا ہے خدا اس کو ہلاک کر دے''۔ ①

ایک اور جگہ لکھتا ہے:

''مولوی غلام دستگیر قصوری نے اپنی کتاب میں اور مولوی اسمٰعیل علی گڑھ والے نے میری نسبت قطعی حکم لگایا کہ اگر وہ کذاب ہے تو ہم سے پہلے مرے گا اور ضرور ہم سے پہلے مرے گا کیونکہ کاذب ہے۔ مگر جب ان تالیفات کو دنیا میں شائع کر چکے تو پھر بہت جلد آپ ہی مر گئے''۔ ②

---

① قادیانی، غلام احمد، مرزا، مندرجہ روحانی خزائن، ج:20،ص:193۔

② قادیانی، غلام احمد، مرزا، ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص:9، رونی خزائن ج، 17، ص45۔



مرزا دجال نے اس الزام کو اپنی ان تالیفات میں بھی ذکر کیا ہے۔ صبح قیامت تک مرزا کی ذریت یہ الفاظ اس کتاب فتح رحمانی میں نہیں دکھا سکتی۔ ①



حضرت خواجہ غلام فرید فاروقی چشتی کوٹ مٹھن شریف

قدوۃ العارفین حضرت خواجہ غلام فرید ابن حضرت خواجہ خدا بخش (12 ذالحجہ 1269ھ) ابن حضرت خواجہ احمد علی (9 شعبان 1231ھ) ابن حضرت قاضی محمد عاقل (8 رجب 1229ھ) خلیفہ حضرت قبلہ عالم خواجہ نور محمد مہاروی قدست اسرارھم (26 ذیقعدہ 1261ھ/1845ء) کو چاچڑاں شریف تحصیل خان پور میں پیدا ہوئے آپ کا سلسلہ نسب خلیفہ ثانی حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچتا ہے۔ آپ کے اجداد میں سے پہلے مالک بن یحییٰ سندھ میں وارد ہوئے، بعد ازاں آپ کے اجداد نے کوٹ مٹھن کو شرف سکونت بخشا لیکن آپ کے والد ماجد سکھوں کے مظالم سے تنگ آ کر نواب صادق محمد خان اول کی درخواست پر چاچڑاں میں قیام پزیر ہوئے تھے۔ یہیں حضرت خواجہ صاحب قدس سرہ کی ولادت باسعادت ہوئی۔ آٹھ سال کی عمر میں قرآن کریم حفظ کیا اسی دوران آپ کے والد ماجد کا وصال ہو گیا۔ ظاہری و باطنی علوم و معارف اپنے بڑے بھائی حضرت خواجہ فخر جہاں غلام فخر الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (5 جمادی الاولی 1288ھ) سے حاصل کیے اور مرتبہ کمال کو پہنچے۔ حضرت خواجہ فخر جہاں قدس سرہ کے وصال کے بعد آپ سجادہ نشین ہوئے۔

---

① قادیانی، غلام احمد، مرزا، چشمہ معرفت ص:3 روحانی خزائن ج:23 ص3۔
قادیانی، غلام احمد، مرزا، اربعین:4، ص:99، روحانی خزائن، ج:17، ص:441۔
قادیانی، غلام احمد، مرزا، رسالہ تحفہ الندوہ، ص:10، روحانی خزائن ج:19 ص:98۔
قادیانی، غلام احمد، مرزا، حقیقۃ الوحی، ص:344، روحانی خزائن ج:22، ص:5۔
قادیانی، غلام احمد، مرزا، نزول المسیح ص:58، 84، روحانی خزائن، ج:18، ص 21، 420۔



علامہ اقبال نے کہا تھا:

''جس قوم میں خواجہ فرید اور اس کی شاعری موجود ہے اس قوم میں عشق و محبت کا موجود نہ ہونا تعجب انگیز ہے''۔

آپ نے چاچڑاں شریف میں ایک مدرسہ قائم کیا جس کا نام جامعہ فریدیہ رکھا اور اس میں اس دور کے چوٹی کے فضلاء کو تدریس پر مقرر کیا، اس مدرسہ سے بیشمار فضلاء پیدا ہوئے آپ کے ملفوظات '' مرتبہ مولانا رکن الدین اشارات فریدی '' کے نام سے چار جلدوں میں طبع ہو چکے ہیں۔ 7 ربیع الاول 1319ھ/ 1901ء کو آپ کا وصال ہوا مزار پر انوار کوٹ مٹھن شریف (بہاولپور ڈویژن) میں مرجع خلائق ہے۔

قطعۂ تاریخ وصال یہ ہی خرامیدہ بہ قصر خلد امروز (1319ھ)۔ (1)

مقدمہ مرزائیہ بہاولپور (پہلا عدالتی مقدمہ) مرزائیوں کے غلط الزام کا رد

قصبہ مہند تحصیل احمد پور شرقیہ ریاست بہاولپور کے ایک رہائشی مسمی مولوی الٰہی بخش نے اپنے بیٹی غلام عائشہ کا نکاح اپنے ایک رشتہ دار عبدالرزاق سے کر دیا۔ ابھی رخصتی نہیں ہوئی تھی کہ عبدالرزاق مرزائی ہو گیا۔ کچھ عرصہ بعد جب عبدالرزاق کی طرف سے رخصتی کا مطالبہ ہوا تو الٰہی بخش نے رخصتی سے انکار کر دیا۔

مقدمہ 24 جولائی 1926ء کو احمد پور شرقیہ کی عدالت میں دائر ہوا غلام عائشہ کی طرف سے یہ مؤقف پیش کیا گیا کہ مرزائی چونکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس پر سلسلہ نبوت کے ختم ہونے کے قائل نہیں اسلئے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں لہذا عبدالرزاق کے ساتھ مسماۃ عائشہ کا نکاح فسخ کیا

---

(1) قادری، عبدالحکیم شرف، علامہ: تذکرہ اکابر اہل سنت، ص:321۔



جائے۔(مقدمہ کی مکمل تفصیل تو فقیر عرض نہیں کرسکتا کیونکہ نہ تو وہ میرا موضوع ہے اور نہ کتاب کی طوالت اجازت دیتی ہے البتہ چیدہ چیدہ اہم تاریخیں نقل کرنے کی کوشش کروں گا ملاحظہ ہو۔)

ایک سال تک یہ مقدمہ احمد پور شرقیہ کی عدالت میں زیرِ سماعت رہا یہ بات ہرگز نہ بھولیں کہ اس مقدمہ کی مکمل حمایت اور نگرانی اور فتح کا سہرا حضرت شیخ الاسلام علامہ غلام محمد محدث گھوٹوی (خلیفہ مجاز سید مہر علی شاہ گولڑوی) کے سر ہے۔ 7 مئی 1927ء کی رو سے یہ مقدمہ ڈسڑکٹ کورٹ بہاولپور میں منتقل ہوا ایک سال چھ ماہ بعد یعنی 21 نومبر 1928ء کو ڈسڑکٹ کورٹ بہاولپور نے اس مقدمہ کو خارج کر دیا۔ 1928ء میں حضرت شیخ الاسلام علامہ غلام محمد محدث گھوٹوی نے تائید ایزدی اور اشارہ نبوی سے سرشار ہو کر ایک نئے انداز اور نرالے استدلال سے یہ مقدمہ لڑنے کا فیصلہ فرمایا۔ علامہ حافظ عبدالرحمٰن جامعی احمد پوری کا بیان ہے کہ حضرت فرماتے ہیں۔

محدث گھوٹوی کو سرکار مدینہ ﷺ کا حکم

"مجھے سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے حکم ملا ہے کہ تم علم کتاب اللہ اور علم احادیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ظاہر کر و اور ایمان کی طاقت سے مخالفین ختم نبوت کو پسپا کر دو"۔ [1]

مقدمہ چلتا رہا مئی 1932ء میں جب اس کیس کی دربار بہاولپور میں منتقلی کی تجویز شامل کرنے کا فیصلہ کر کے کیس خارج کر دیا تو حضرت محدث گھوٹوی کی انتھک کاوشوں سے اور آپ کی پر اثر تقریر سے وزیرِ اعلیٰ جناب سردار نبی بخش آبدیدہ ہو گئے اور بہت مسرور بھی ہوئے۔

[1] شبلی، حافظ غلام نصیر الدین، پروفیسر، شیخ الاسلام محدث گھوٹوی، الشیخ الجامع اکیڈمی 2012ء، ص:154,57-



چنانچہ محدث گھوٹوی نے دربار بہاولپور میں (کورٹ آف منسٹرز) میں اپیل ثانی برائے اجلاس خاص دائر کردی۔

چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی اوائل عمری میں ایک مناظر اسلام کی حیثیت سے اپنے آپ کو متعارف کرایا تھا۔اسلئے حضرت خواجہ غلام فرید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے ایک خط کے جواب میں اس کے بارے میں اچھے تأثرات ظاہر فرمائے مگر بعد میں جب مرزا قادیانی کھل کر قرآن وحدیث میں تحریف معنوی کا مرتکب ہونے لگا اور اپنے دعوائے نبوت کی برسرعام تبلیغ شروع کی تو حضرت خواجہ صاحب نے اسکی علانیہ تکذیب اور برملا تردید فرمائی، چنانچہ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب انجام آتھم صفحہ 29 میں حضرت خواجہ غلام فرید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے مکذبین کی فہرست میں شامل کردیا۔ ①

مقدمہ مرزائیہ بہاولپور کی سماعت کے دوران مدعیٰ علیہ عبدالرزاق نے اشارات فریدی مؤلفہ میاں رکن الدین میں درج شدہ بعض عبارات اور خطوط (یہ واضح رہے کہ خط وکتابت کا منتظم مرزا غلام احمد اختر تھا جس نے من گھڑت باتیں شامل کرادیں) کو پیش کر کے اس مسئلہ کو پھر سے چھیڑ دیا چنانچہ حضرت شیخ الاسلام علامہ غلام محمد محدث گھوٹوی رحمۃ اللہ علیہ خود حضرت خواجہ غلام معین الدین صاحب سجادہ نشین خانقاہ کوٹ مٹھن شریف کی خدمت میں بنفس نفیس تشریف لے گئے۔انہوں نے مندرجہ ذیل بیان ریکارڈ کرادیا۔

مولوی امام بخش صاحب فریدی جام پوری، مولوی محمد یار صاحب فریدی ساکن گڑھی اختیار خان، مولوی سراج احمد صاحب ساکن مکھن بیلہ اور

---

① یہ حوالہ چونکہ پہلے کا ہے یا اس کتاب کا ہے جو پروفیسر نصیر الدین شبلی صاحب کے سامنے ہے یہی حوالہ ہم موجودہ روحانی خزائن جو مرزا قادیانی کی کتابوں کا مجموعہ ہے اور 24 جلدوں پر مشتمل ہے اس سے دے رہے ہیں جو ہمارے سامنے ہے ملاحظہ ہو۔ قادیانی، مرزا غلام احمد، انجام آتھم، مندرجہ روحانی خزائن، جلد نمبر 11 ص 71۔



خلیفہ اللہ بخش صاحب ساکن چاچڑاں شریف بطور شہادت میرے سامنے بیان کیا کہ حضرت خواجہ محمد بخش صاحب نازک کریم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ جب مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد فاسدہ منظرِ عام پر آئے تو حضرت شیخ المشائخ خواجہ غلام فرید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی صراحتاً تکفیر فرمائی۔

حضرت خواجہ ہوت محمد صاحب جب سجادہ نشین شیدانی شریف تحصیل لیاقت پور (جو کہ خواجہ غلام فرید صاحب کے خلیفہ خاص اور چچازاد کے بیٹے تھے نیز علامہ ارشد مرحوم کے والد مولانا احمد علی صاحب نائب شیخ الجامعہ کے مرشد تھے) نے مولوی نور الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور مولوی غوث بخش صاحب کے خط کے جواب میں انہیں لکھا کے جب مرزا قادیانی کے عقائد طشت از بام ہوئے تو حضرت خواجہ غلام فرید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو خارج از اسلام قرار دیا آپ نے مزید لکھا کہ اگر حضرت علامۃ الزمان، صاحب الکمال، شیخ الجامعہ مولانا غلام محمد محدث گھوٹوی بذات خود خاص تشریف لے آئیں تو جس قدر مجھے صحیح معلومات ہیں حرف با حرف مفصل بیان کروں گا۔

والسلام علی من اتبع الھدیٰ 12 جمادی الثانی، ہوت محمد کوریجہ شیدانی۔

اس خط کے موصول ہونے پر حضرت محدث گھوٹوی رحمۃ اللہ علیہ شیدانی شریف تشریف لے گئے۔ اور خواجہ ہوت محمد صاحب کا مفصل بیان قلمبند فرمایا۔ حضرت شیخ الاسلام محدث گھوٹوی رحمۃ اللہ علیہ نے خواجہ نازک کریم رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ خاص حضرت خواجہ مولانا نور احمد صاحب نازک سجادہ نشین پتی شریف فرید آباد تحصیل خانپور کو بھی ایک مراسلہ بھیجا جس کے جواب میں مولانا نے تحریر فرمایا:

بخدمت شریف بحر العلوم، اعظم الشان مخدوم الفضلاء حضرت مولانا غلام محمد محدث گھوٹوی دام اشفاقکم وعلیکم



السلام ورحمۃ اللہ و برکاتہ

جوابًا مرقوم اینکہ حضرت شیخ المشائخ خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ نے مرزا غلام احمد قادیانی کو جبکہ اس کے عقائد و اعمال درست تھے ''من عباداللہ الصالحین'' لکھا تھا لیکن مابعد کو جبکہ اسکی مکمل کیفیت کھل گئی تو مرزا کو برا کہا اور انکار کیا، حضرت ابن شیخ خواجہ محمد بخش صاحب نازک کریم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی مرزا کے متعلق جو باتیں ''اشارات فریدی'' میں درج ہیں ان کو نکال دینے کا ارشاد فرمایا تھا۔ اور ہمارے تمام مشائخ عظام کا اور اسی طرح سلسلہ فریدیہ کا مسلک پاک، اہل السنت وجماعت ہے، تمام بزرگان دین، مرزا اور مرزائیت کے بلاشک منکر ہیں۔

والسلام مع الاکرام، 17 جمادی الثانی

فقیر نور احمد نازکی بقلم خود

منگھیر شریف نزد مہار شریف علاقہ چشتیاں شریف کے سجادہ نشین خواجہ عبدالقادر صاحب نے اپنے والد عارف کامل خواجہ فضل حق کے متعلق اپنا بیان رکارڈ کرایا کہ آپ حضرت خواجہ غلام فرید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء مقربین میں سے تھے اور آپ کی زندگی کا بیشتر حصہ حضرت خواجہ صاحب کی جناب میں گزرا تھا۔ آپ فرماتے تھے کہ اس خط کا اندراج ''ارشاداتِ فریدی'' میں نہ کرنا چاہیے تھا کیونکہ حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مرزا کی تکفیر فرمادی تھی۔ حضرت شیخ الاسلام محدث گھوٹوی رحمۃ اللہ علیہ کی سعی خاص سے ایک ماہنامہ ''الفرید'' ملتان کا اجراء ہوا۔ اسکے شمارے بابت جنوری 1933ء میں مزکورہ بالا تمام تفصیلات طبع کر کے شائع کی گئیں۔ یہ رسالہ متعلقہ جج صاحب کے مطالعہ کیلئے عدالت بہاولپور میں بھی جمع کرایا گیا۔

چنانچہ عدالت نے حضرت گھوٹوی رحمۃ اللہ علیہ کے دلائل کو پرکھنے کے بعد مرزائیوں کے غلط الزام سے شیخ المشائخ خواجہ غلام فرید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی



خانقاہ شریف پر ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کیا۔ برصغیر کے طول وعرض سے بڑے بڑے علماء وفضلاء کو یہاں بلایا۔ تاکہ سب مل کر مرزائیوں کی طرف سے لگائے گئے الزامات سے حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی برآت ثابت کریں۔ اس جلسہ میں حضرت محدث گھوٹوی رحمۃ اللہ علیہ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت کو دلائل شرعیہ سے خوب خوب ثابت کیا قادیانیت کا پوسٹ مارٹم کیا اور حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں غلط فہمی کا ازالہ فرمایا۔

خواجہ کوٹ مٹھن کی روح پر فتوح اور محدث گھوٹویؒ



''حضرت شیخ الاسلام محدث گھوٹوی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا ہے کہ اس جلسہ میں شمولیت کی غرض سے سفر کرتے ہوئے ریلوے سٹیشن خانپور جنکشن پر مشاہدہ ہوا کہ حضرت خواجہ کی روح مبارک اظہار خوشنودی کے طور پر یہاں موجود ہے، یہی کیفیت واپسی سفر میں بھی خانپور اسٹیشن تک قائم رہی''۔ [1]

قادیانیوں کی سینہ زوری



قارئین! حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے تفصیلاً لکھنے کی ضرورت اس لیے پیش آئی کہ آپکے علم میں ہونا چاہیے کہ قادیانی حضرات اب بھی امت مسلمہ کے سامنے خواجہ صاحب کو بطور حجت پیش کرتے ہیں۔ فقیر کے سامنے وہ رسالہ بھی ہے جو انہوں نے ''مرزا غلام احمد قادیانی اور حضرت خواجہ غلام فرید (چاچڑاں شریف) کے تعلقات محبت وعقیدت'' کے نام سے احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور سے شائع کیا ہوا ہے۔

پھر مرزا قادیانی نے بھی بطور حجت آپ کا خط ''ضمیمہ انجام آتھم'' میں نقل کیا جو روحانی خزائن جلد نمبر 11 ص 323 پر آج بھی موجود ہے۔ مزید یہ کہ

[1] شبلی، حافظ غلام نصیر الدین، پروفیسر: شیخ الاسلام محدث گھوٹوی، ص:216,214۔



قادیانیوں نے 1908ء (جس میں مرزا واصل جہنم ہوا) سے 2008ء تک اپنا ریکارڈ ''صد سالہ جشن'' کے نام سے کتابی شکل میں شائع کیا اسمیں فرنٹ پیج (page) پر خواجہ صاحب کا خط بھی نقل کیا گیا ہے۔

قادیانیوں کے ذمہ ایک جواب!

فقیر قادیانیوں سے کہنا چاہتا ہے کہ مذکورہ گواہیوں کے باوجود بھی اگر آپ اسی بات پر اصرار کر رہے ہیں کہ آخر تک حضرت خواجہ صاحب کے تعلقات وہی تھے جو خط سے ظاہر ہیں تو پھر بس ایک بات کا جواب دو کہ آپ کے مرزا نے خواجہ صاحب کو اپنے مکذبین یا منکرین کی فہرست میں کیوں شمار کیا ہے؟؟؟ اگر آپکے ذہن میں آئے کہ شاید فاروقی صاحب خود ہی کہہ رہے ہیں اور مرزا نے ایسا کچھ نہیں کیا تو حوالہ ملاحظہ ہو۔ اپنے منکرین یا مکذبین کی فہرست جو علماء سے متعلق تھی وہ بھی بیان کی علماء کے ذکر کے بعد مرزا قادیانی کہتا ہے کہ

''اور ان کیساتھ وہ سجادہ نشین بھی ہیں جو مکفر یا مکذب ہیں اور درحقیقت ہر ایک شخص جو باخدا اور صوفی کہلاتا ہے اور اس عاجز کی طرف رجوع کرنے سے کراہت رکھتا ہے وہ بھی مکذبین میں داخل ہے (جہاں مرزا قادیانی نے 50 کے قریب سجادہ نشینوں کے نام ذکر کیے ہیں ان میں خواجہ صاحب کا نام یوں مذکور ہے) ''میاں غلام فرید صاحب چشتی چاچڑاں علاقہ بہاولپور''۔ ①

حضرت خواجہ حاجی حافظ محمد عبدالکریم نقشبندی مجددیؒ (عیدگاہ شریف راولپنڈی)

جناب حضرت حافظ صاحب قدس سرہ کی ولادت باسعادت بوقت صبح بروز سہ شنبہ بتاریخ 11 اپریل 1848ء مطابق رجب المرجب 1264ء کو بمقام

① قادیانی، مرزا غلام احمد، ج:11، ص:71,69-



راولپنڈی ظہور میں آئی جب حضرت صاحبؒ کی عمر آٹھ برس کی ہوئی۔ تو ان کے چچا صاحب نے آپ کو محلہ کی مسجد کے امام قاضی محمد زمان صاحب مرحوم کے سپرد کر دیا۔ کہ ان کو قرآن مجید کی تعلیم دیں۔ قرآن مجید آپ نے قلیل عرصہ میں پڑھ لیا۔ اس کے بعد آپ نے ...... مشکوٰۃ شریف، احیاء العلوم۔ مثنوی شریف ودیگر کتب فقہ واحادیث وتفسیر بھی قاضی صاحب سے ہی مطالعہ فرمائیں۔

جب آپ کی عمر سولہ برس کی ہوئی تو آپ کو قرآن شریف کے حفظ کرنے کا شوق پیدا ہوا چنانچہ اڑھائی سال کے عرصہ میں آپ نے قرآن مجید خدا دادا استعداد اور ذہن رسا سے حفظ کرلیا۔ فن قرأت آپ نے مولوی محمد حسین صاحب مکیؒ سے سیکھا۔ پچیس برس کی عمر میں قبلہ بابا جی حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہی علیہ الرحمۃ سے بیعت ہوئے۔

20 مئی 1936ء کو آپ کی روح پر فتوح اس قفس عنصری سے نجات و آزادی حاصل کر کے اپنے معشوق ومطلوب اور محبوبِ حقیقی سے جاملی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔①

حضرت صدیق اکبر کا قبلہ حافظ صاحب کو قادیانیت کے متعلق رہنمائی کرنا

حضرت صاحبؒ نے ایک دفعہ اپنی زبان مبارک سے فرمایا۔ کہ ابتدا میں جب مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا، اور جا بجا اس کا چرچا شروع ہوا۔ اور اکثر دوست مجلس میں بیٹھ کر اس کے متعلق دریافت کرتے، تو میں جواب میں کہتا کہ اگر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کر کے بتاؤں گا۔ مگر جب کبھی زیارت

① عالم الدین، قاضی، آثار الکریم مع فیض الکریم، شرکت پرنٹنگ پریس لاہور، ص:19۔ بتصرف



سے مشرف ہوتا کچھ یاد نہ رہتا۔ ایک دفعہ خواب میں کیا دیکھتا ہوں۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد نبوی میں جلوہ افروز ہیں۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اردگرد بہت سے اصحاب اور اولیاء صف باندھے حلقہ میں بیٹھے ہیں۔ میں نے ان میں سے حضرت امام غزالیؒ اور حضرت بایزید بسطامیؒ کو دیکھا، کہ سب سے پیچھے بیٹھے ہیں۔ میں بھی انکے پیچھے مؤدب ہو کر بیٹھ گیا۔ میرے دائیں طرف حضرت امام غزالیؒ اور بائیں طرف حضرت بایزید بسطامیؒ تھے اس وقت ایسی کیفیت پیدا ہوئی۔ کہ جو بیان نہیں ہوسکتی حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے نور سے تمام مجلس منور تھی۔ اور فرش سے عرش تک نور ہی نور دکھائی دے رہا تھا تھوڑی دیر کے بعد جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ ارشاد فرمایا جس کے سنتے ہی تمام اہل مجلس کھڑے ہو گئے میں بھی ان کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ مگر مجھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صرف آواز مبارک ہی سنائی دی یہ معلوم نہ ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا ارشاد فرمایا ہے میں نے جب دائیں بائیں نظر اٹھا کر دیکھا۔ تو بیشمار لوگ کھڑے ہوئے دیکھے میں نے حضرت بایزید بسطامیؒ سے دریافت کیا کہ یہ لوگ کون ہیں انہوں نے فرمایا کہ ان میں کچھ تو اصحاب کرام ہیں۔ اور باقی سب اولیاء اُمت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں حضرت امام غزالیؒ نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا۔ کہ میرے عزیز تم آگے جاؤ۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد سے تمام اصحاب بیٹھ گئے۔ میں اس وقت سب سے آگے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے دیکھ کر تبسم فرمایا میں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک کو بوسہ دیا۔ جب دائیں طرف نظر کی تو حضرت ابوبکر صدیقؓ کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں رونق افروز دیکھا۔ اس وقت میں نے موقع مناسب خیال کر کے دریافت کیا۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم مرزا قادیانی کے متعلق کیا ارشاد فرماتے ہیں۔سچا ہے یا جھوٹا۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اتنا سنتے ہی منہ مبارک دوسری طرف کرلیا۔ مجھے خوف پیدا ہوا؛ کہ شاید حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خفا ہوگئے ہیں۔اور ناراضگی کے باعث میری طرف سے مُنہ پھیرلیا ہے۔مگر حضرت صدیق اکبرؓ نے مجھے فرمایا۔کہ تم اس آیت کو پڑھو:

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِيْ قَلْبِهٖ ۙ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ۝ ❶

ترجمہ: اور بعض لوگوں میں بعض وہ شخص ہیں جن کی باتیں تم کو دنیاوی زندگی میں خوش معلوم ہوتی ہیں اور وہ اپنی دلی ارادات پر خدا کو گواہ ٹھہراتے ہیں حالانکہ وہ سب دشمنوں میں زیادہ جھگڑالو ہے۔

میں اس آیت کو پڑھنا چاہتا تھا۔لیکن پڑھی نہ جاتی تھی۔حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا: کہ پڑھو پڑھو جب میں نے اس آیت کو پڑھا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی ہماری طرف توجہ والتفات فرمائی اور ارشاد فرمایا: کہ مرزا قادیانی اس گروہ میں سے ہے جس کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی ہے یعنی مرزا قادیانی مسیلمہ کذاب کا بھائی ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے پھر حضرت صدیق اکبرؓ نے فرمایا کہ مرزا قادیانی کاذب ہے پھر میں نے اس آیت کو زور سے پڑھا تو میں جاگ اُٹھا۔دیکھا تو تہجد کا وقت تھا۔یہ واقعہ بلکل سچا ہے اس میں کوئی جھوٹ نہیں۔فقیر دروغ گو نہیں ہوتے۔

لعنة الله على الكاذبين.

ترجمہ: جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہے۔ ❷

---

❶ سورۃ البقرۃ، آیت:204۔

❷ عالم الدین، قاضی: آثار الکریم مع فیض الکریم،ص:116۔

خدا جانے کہ وہ کیا حال محفل تھا — ہر ایک ساغر بکف محو مشاغل تھا
گلوں میں شوخیوں کا رنگ شامل تھا — چمن میں ہر طرف شور عنادل تھا
ہواؤں میں سرور و کیف کامل تھا — غرض ایک انبساط ولطف حاصل تھا



مرزائیوں کے چہرے سیاہ دکھائی دیئے

ایک دفعہ جناب حضرت صاحبؒ نے بنفس نفیس ارشاد فرمایا: کہ فضل محمد نامی ایک شخص (ملازم محکمہ چونگی) مرزائی خیالات کی طرف مائل تھا جب کبھی وہ مجلس میں آتا تو مرزا قادیانی کا ذکر چھیڑ دیتا اور کہتا کے مرزا حق پر ہے میں مرزا کی تکذیب کرتا۔ اور اُسے راہ راست کی طرف لانے کی کوشش کرتا۔ انہی ایام میں ایک رات تہجد کی نماز کے بعد مجھے غنودگی سی آگئی میں نے دیکھا کہ میں بلندی پر اُڑ رہا ہوں جب میں نے اوپر نظر کی تو دیکھا کہ مجھ سے زیادہ بلندی پر اور بہت سے اولیاء اُڑ رہے ہیں اور تسبیح اور تہلیل پڑھ رہے ہیں جب میں اُڑ کر آگے گیا۔ اور نیچے دیکھا؛ تو مجھے ایک نشیب جگہ میں ایک گاؤں دکھائی دیا۔ میں نے اس گاؤں میں اُترنا چاہا جب میں وہاں اُترا تو دیکھتا ہوں کہ آریہ اور سکھ لوگ باجہ بجا رہے ہیں اور کچھ عیسائی بھی ان کے ساتھ ملکر گا رہے ہیں ان کے آگے آگے مرزائی لوگوں کو دیکھا کہ وہ قرآن شریف ہاتھوں میں لیے پڑھ رہے ہیں اور ان کے چہرے سیاہ ہیں اور بے ادب معلوم ہوتے ہیں اور اس وقت میں نے دیکھا:

میرے قبلہ وکعبہ حضرت مرشدنا ومولانا خواجہ فقیر محمد صاحب علیہ الرحمہ جن کا ان دنوں میں وصال ہو چکا تھا میرے پاس کھڑے ہیں اور فرماتے ہیں کہ تینوں گروہ ایک ہی قسم کے ہیں جناب خواجہ رحمۃ اللہ علیہ نے میرا بازو پکڑا اور فرمایا کہ یہاں ٹھہرنا نہیں چاہیے آؤ ہم اڑ چلیں جب ہم تھوڑا سا بلند ہوئے تو میں نے



نیچے نظر کی دیکھا کہ وہ لوگ گندگی میں پڑے ہیں اور ایک دوسرے پر گندگی اچھال رہے ہیں اُس وقت میرے خواجہؒ نے جو مجھے ساتھ لے اُڑے تھے فرمایا: کہ یہ لوگ ہم میں سے نہیں ہیں یہ لوگ جھوٹے ہیں اس وقت میری زبان سے بے ساختہ الحمداللہ نکلا۔ اور ایسی خوشی ہوئی کہ بیاں سے باہر ہے اس خوشی میں میری وہ غنودگی جاتی رہی میں اپنے دل کو صاف اور خش پایا اور اللہ تعالی کا شکر کیا کہ اپنے پیران عظام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کے طفیل اللہ تعالی نے مجھے بچالیا جب میں نے یہ واقعہ فضل محمد کے سامنے بیان کیا تو بجائے اُس کے کہ راہ راست پر آجاتا اور توبہ کرتا مجلس میں آنا ترک کر دیا مجھے اس کی گمراہی پر بہت افسوس ہوا کسی نے کیا اچھا کہا ہے۔ شعر

بہ مقبولی کسے را دسترس نیست قبول مقبلاں در دست کس نیست

من يهد ى الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادی له.

حضرت صاحب کا مزاج مبارک شروع ہی سے ایسا تھا۔ کہ عام جلسوں اور مجلسوں میں بہت کم شامل ہوتے تھے۔ مذہبی جھگڑے اور بحث مباحثہ اور مناظرہ میں بھی دخل نہ دیتے تھے۔ اگر کہیں مناظرہ یا مقابلہ کا اتفاق ہو بھی جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جناب کا پلہ ہمیشہ بھاری رہا۔ اور مخالفوں کو ہر طرح سے نیچا دکھایا۔ [1]

مولوی ثناء اللہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک شخص مرزائی عقیدہ کا جناب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت مولانا مولوی عبدالعزیز صاحب مرحوم بھی مجلس میں حاضر تھے۔ اس شخص نے عرض کیا کہ جناب مرزا کے متعلق مراقبہ فرمائیں اور بتلائیں کہ وہ سچا ہے یا جھوٹا ہے۔ جناب نے کچھ دیر

[1] عالم الدین، قاضی: آثار الکریم مع فیض الکریم، ص:117۔

مراقبہ کیا۔ اور فرمایا کہ قرآن مجید کی آیت شاہد حال بتائی گئی ہے۔

رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ۝ ①

اس نے فوراً توبہ کی۔ اور ازسرنو ایمان واسلام سے مشرف ہو کر چلا گیا۔ ②

رہبری سے تیری گمراہ بھی رہ حق پر آ کر!

کوئی کعبہ گیا اور کوئی مدینہ پہنچا!



قرآن حکیم سے مرزائیوں کے خلاف گواہی لانا

ایک دفعہ جناب حضرت صاحبؒ موضع بہادروالی متصل سکھیکی اسٹیشن تشریف لے گئے وہاں کے ذیلدار صاحب کا باغ ایک شخص نے جو مرزا کا معتقد تھا۔ ٹھیکہ پر لیا ہوا تھا۔ چوہدری صاحبان اس کو حضرت صاحبؒ کی خدمت میں لے آئے۔ تا کہ کسی صورت سے یہ شخص اس باطل عقیدہ سے باز آجائے عرض کیا۔ کہ جناب یہ آدمی مرزا کا معتقد ہے۔ اور ہر وقت ہم سے بحث وتکرار کرتا رہتا ہے۔ آپ نے اس کو نصیحت فرمائی اور مرزا کے عقائدِ کفریہ بتائے لیکن اس نے ضد سے کام لیا اس نے کہا کہ میں قرآن مجید کی شہادت پر ضرور عمل کرونگا۔ حضرت صاحبؒ نے قرآن مجید منگوایا اور کہا کہ کھولو۔ اس نے کہا کہ اس قرآن شریف کو میں نہیں کھولتا میں اپنے گھر سے لاؤنگا چنانچہ وہ اپنے گھر سے ترجمہ والا قرآن شریف لے آیا آپ نے فرمایا۔ کہ اس کو جہاں سے تمہارا دل چاہے کھولو، چنانچہ اس نے قرآن مجید کو کھولا آپ نے فرمایا۔ کہ اس سے آگے اور سات ورق گن کر ساتویں سطر پڑھو جب اس نے ایسا کیا۔ تو یہ آیت مبارک نکلی۔

وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ ③

---

① سورۃ المزمل، آیت:9۔

② عالم الدین، قاضی، آثار الکریم مع فیض الکریم۔ ص:122۔

③ سورۃ ابراہیم، آیت:44۔





چنانچہ اس نے ترجمہ اور تفسیر حاشیہ کی خود ہی پڑھی جس سے مرزا کی تکذیب ہوتی تھی۔ حاضرین مجلس نے جو وہاں کافی تعداد میں موجود تھے بے اختیار مرحبا کے نعرے بلند کئے۔ اور کہا کہ مرزا جھوٹا ہے۔ توبہ کرو اور راہ راست پر آجاؤ لیکن اس نیم مرزائی کا دل سیاہ ہو چکا تھا اسے توبہ نصیب نہ ہوئی شرمندہ ہو گیا حضرت صاحبؒ نے فرمایا کہ تو شیطان کا بھائی ہے۔ لوگو یہ شیطان ہے چنانچہ وہ مجلس سے نکل گیا لوگوں نے اس کا نام شیطان رکھا اور شیطان کے نام سے پکارا جاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ہدائیت دے۔ ❶

یہ بزم مے ہے یاں کوتاہ دستی میں ہے محرومی
جو بڑھ کر خود اٹھا لے ہاتھ میں مینا اسی کا ہے

مرزائیوں کے متعلق استخارہ 

سید راجن شاہ صاحب فرتے ہیں کہ 1914ء میں جنگِ عظیم شروع ہوئی میرا نام بھی لڑائی کے میدان میں جانے والوں کی فہرست میں درج ہو گیا۔ اور ایک سبب سے مجھے راولپنڈی جانیکا اتفاق ہوا۔ وہاں مولوی نیاز اللہ صاحب سے (جو میرے بڑے محب اور سادات کے نہایت ہی خدمت گزار تھے) میری ملاقات ہوئی دیر تک ہم دونوں شیعہ سنی پر گفتگو کرتے رہے میرا خیال شیعہ مذہب پر جما ہوا تھا اور میرے تمام رشتہ دار بھی شیعہ تھے مولوی صاحب سنی مذہب پر تھے۔ مولوی صاحب نے فرمایا۔ کہ سب سے اچھے فقراء ہوتے ہیں میں نے رخصت ہوتے وقت مولوی صاحب سے عرض کیا کے آپ کے پاس کوئی کتاب ہو تو مجھے مطالعہ کے لئے دیں تاکہ فرصت کے وقت سفر میں دل لگا رہے۔

مولوی صاحب نے مجھے ''ہدایت الانسان الیٰ سبیل العرفان'' جو جناب حضرت صاحب کی تصنیف ہے مطالعہ کے واسطے دیدی میں نے ابھی دو دن ہی

❶ عالم الدین، قاضی، آثار الکریم مع فیض الکریم، ص:123۔



مطالعہ کیا تھا کہ میرے خیالات میں تبدیلی ہونے لگی میں نے دوبارہ مولوی صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اس کتاب کے مصنف کس زمانے میں ہوئے ہیں۔مولوی صاحب نے کہا کہ اس کتاب کے مصنف ابھی اللہ تعالی کے فضل وکرم سے جناب قبلہ حضرت حافظ جی صاحب رؒ راولپنڈی شریف میں زندہ موجود ہیں چلوتم کو زیارت کرالائیں میرے دل میں اس بیان سے شوق دیدار وزیارت کی ایک آگ سی بھڑک اٹھی اور مولوی صاحب کے ہمراہ جناب جی کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا جناب نے بڑی شفقت ومحبت کے ساتھ میرا حال دریافت فرمایا۔

فرمایا میری عادت تھی کہ جب کبھی کسی عالم اور مولوی کے ساتھ گفتگو کرنیکا اتفاق ہوتا تو نہایت دلیر اور بے باک ہو کر کلام کرتا مگر جناب کا رعب دبدبہ مجھ پر ایسا غالب ہوا کہ مجھ سے بولا ہی نہ گیا۔غرض میرے متعلق جو حالات جناب دریافت فرماتے رہے مولوی صاحب بیان کرتے رہے۔

جناب سے رخصت ہو کر اپنی قیام گاہ پر آیا تو رات کو سوتے وقت غنودگی سی آگئی اسی حالت میں کیا دیکھتا ہوں کہ چاند چڑھا ہوا ہے اور اس کی روشنی سے سارا گھر روشن ہے میں نے خیال کیا کہ شاید چھت کے سوراخ سے چاند نظر آرہا ہے جب بیدار ہوا تو دیکھا میرا منہ لحاف سے لپٹا ہوا ہے۔ باہر نکل کر چھت کی طرف دیکھا تو کوئی سوراخ نظر نہ آیا پھر سو گیا اور ویسے ہی چاند نظر آیا۔ پھر جاگ اٹھا غرض اس رات میرے ساتھ کئی دفعہ یہی معاملہ ہوا میں حیران تھا کہ یہ کیا؟ بڑی سوچ کے بعد میں نے خیال کیا کہ یہ جناب کی توجہ کی برکت سے نظر آرہا ہے یہ جناب کی صحبت کا اثر ہے۔

صدائے توحید گوش زد کر کے
زمانہ سویا ہوا تھا جگا دیا اس نے

صبح ہوتے ہی میں جناب کی خدمت میں حاضر ہوا تھوڑی دیر بیٹھ کر جب



میں رخصت ہونے لگا تو جناب نے فرمایا کہ شاہ صاحب خوب خدا یاد کرو آپ کے بزرگوں کا ورثہ یہی ہے حضور کا یہ فرمانا تھا کہ میرے دل کی عجیب حالت ہوگئی جن باتوں کا مجھے خواب میں بھی خیال نہ آیا تھا وہ وارد ہونے لگیں اپنی موت قیامت حساب، دوزخ، جنت، عذابِ قبر وغیرہ گویا آج ہی مجھ پر واقع ہونے والے ہیں جب میں اپنے مکان پر پہنچا تو کسی سے بولنے کو جی نہ چاہا اور پھر میں جنگل میں تنہا جا کر بیٹھا رہا اور اپنی ضائع کی ہوئی گزشتہ عمر پر افسوس کر کے خوب دل کھول کر رویا۔ اور خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی۔ کہ الٰہی میں کس مصیبت میں گرفتار ہوں۔ میں نے دنیا میں آکر کچھ بھی نہیں کیا۔ غرض اس وقت کی حالت جو مجھ پر طاری تھی۔ نا قابل بیان تھی دوسرے روز مجھے پشاور جانے کا حکم ہوا۔ میں نے اپنے دوسرے ہمراہیوں سے کہا۔ کہ تم میرا سامان لے چلو۔ میں شہر سے ہو کر آتا ہوں۔

میں بیعت کے ارادہ سے حضرت صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت جناب عیدگاہ میں رونق افرار تھے۔ میں نے اپنا ارادہ ظاہر کیا۔ جناب نے بیعت فرما کر ذکر تلقین کیا۔ اس وقت مجھ پر اس قدر جذبہ ہوا کہ تڑپ تڑپ کر میرا بدن زخمی ہو گیا۔ جناب نے ایک دوست کو میرے ہمراہ کر دیا۔ وہ مجھے ٹانگہ پر سوار کر کے چلا گیا جب میں پشاور پہنچا تو وہاں ایک مرزائی کے ساتھ جو ہمارے عملہ کا بڑا ڈاکٹر تھا باہم ہونیکا اتفاق ہو گیا۔ وہ ہر وقت مرزا کی حقانیت کے متعلق مجھ سے گفتگو کرتا رہتا تھا اسکی باتوں سے میرے دل میں کچھ وسوسہ آ گیا۔

ایک روز اس نے مجھے استخارہ کے لئے کہا۔ میں نے اس کے کہنے پر تہجد کی نماز کے بعد استخارہ کیا۔ اور دعا کی۔ کہ خدایا مرزا کا حال مجھ پر سچ سچ واضح کر دے۔ خواب میں کیا دیکھتا ہوں۔ کہ بہت سے گدھے بوجھ سے لادے ہوئے جا رہے ہیں۔ ان کے آگے آگے ایک بڑا قد آور گدھا ہے اور اس پر سب سے بھاری بوجھ لدا ہوا ہے۔ اتنے میں کوئی آواز دینے والا آواز دے رہا ہے کہ یہ سب سے





آگے مرزا ہے اور پیچھے اس کے مرید ہیں۔ جب صبح میں نے اس مرزائی ڈاکٹر سے خواب بیان کی تو اس نے کہا کہ استخارہ میں غلطی ہوئی ہے آج رات کو پھر استخارہ کرنا۔ دوسری رات پھر نماز تہجد کے بعد استخارہ کر کے سو گیا۔ خواب میں دیکھتا ہوں کہ بہت سے سیاہ کوے ایک گندی نالی سے پانی پی رہے ہیں جب صبح میں نے اس سے بیان کیا۔ تو وہ بہت شرمندہ ہوا اور مجھ پر مرزا کی حقیقت ظاہر ہو گئی۔ جناب حضرت صاحبؒ کی خدمت میں عریضہ لکھا۔ کہ ایک مرزائی شخص مجھے وسوسہ میں ڈالتا ہے دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس کے شر سے محفوظ رکھے۔ جناب نے بہت تسلی آمیز خط ارسال فرمایا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کو تمہارے پاس سے دور کر دے گا۔ چنانچہ ہفتہ کے اندر اندر ہی ڈاکٹر ہم سے دور تبدیل ہو گیا۔ [1]

در فشانی نے تیری قطروں کو دریا کر دیا
دل کو روشن کر دیا، آنکھوں کو بینا کر دیا

جب قبلہ حافظ صاحب غمزدہ ہو گئے



سید سردار علی شاہ صاحب وکیل وسیکرٹری انجمن اسلامیہ روپڑ ضلع انبالہ نہایت مخلص دوستوں میں سے ہیں۔ ایک مرزائی کی صحبت سے وہ راہ راست سے بھٹک کر ''کادیان'' کے قید میں پھنس گئے جب کچھ عرصہ شاہ صاحب کی طرف سے خط نہ آیا۔ تو آپ کو فکر پیدا ہوتی۔ اور آپ نے دریافت کے لئے اُدھر دوستوں کی طرف خط لکھے۔ کہ حقیقت حال سے آگاہ کریں۔ جب آپ کو یہ معلوم ہوا کہ شاہ صاحب مرزائی ہو گئے تو آپ کو رنج ہوا دوستوں نے عرض کیا کہ ایسے مخلص دوست کا جدا ہو جانا درست نہیں۔ دعا فرمائیں کہ وہ راہ راست پر آجائے آپ نے فرمایا گھبراؤ نہیں خود ہی پشیمان ہو کر ٹھیک ہو جائے گا۔ چنانچہ تھوڑے

[1] عالم الدین، قاضی، آثار الکریم مع فیض الکریم، ص:126۔





ہی عرصے کے بعد شاہ صاحب کا خط آ گیا جس میں مرزائی عقیدہ سے توبہ کی ہوئی تھی دوستوں کو اس خوشخبری سے بہت خوشی ہوئی اللہ تعالیٰ سب کو صراطِ مستقیم پر چلائے۔ آمین۔ ❶

کیا ہے جن کو تری چشم مست نے سرشار
انہیں ضرورت مینا و مے و جام نہیں!

ہائے یہ کیسے لوگ تھے جن کا رویہ زمانے بھر سے مختلف رہا،، گمراہ کوئی ہوتا مصروف دعا یہ ہوتے، مقدر کسی کے پھوٹتے ضبط کے بندھن اُن کے ٹوٹتے، ٹھوکر کسی کو لگتی چوٹ اُن کے دل پر پڑتی، آہِ سرد کسی کی ابھرتی نبض اُن کی ڈوبنے لگتی۔ خدا کی قسم یہ لوگ ہر وقت اللہ کی مخلوق کی فکر میں رہتے ہیں۔

آیئے بابا جی نقیب اللہ شاہ صاحب کا ایک ایسا واقعہ جس نے میرے رونگٹے کھڑے کر دیئے، میں ورطہ حیرت میں کھو گیا اور اس واقعہ کو آپ تک پہنچانے پر مجبور ہو گیا آپ بھی پڑھیں اور دیکھیں کہ اللہ کے ان بندوں کی ایمانی کیفیت کیا ہوتی ہے۔ وہ مخلوق خدا کے لیے کیا جذبہ رکھتے ہیں۔

بابا جی نقیب اللہ شاہ صاحب حسنی قدس سرہ کا نادر الوقوع واقعہ ❷

حضرت نقیب اللہ شاہ صاحبؒ کا قیام مبارک کوئٹہ میں تھا۔ اس دوران

---

❶ قاضی عالم الدین، آثار الکریم مع فیض الکریم۔ ص:126۔

❷ (آستانہ عالیہ نقیب آباد شریف، قصور) بابا جی نقیب اللہ شاہ صاحب اور راقم الحروف کے والد گرامی کے مرشد گرامی حضرت العلام خواجہ صوفی محمد عثمان علی صاحب جہانگیری حسنی کراچوی دونوں چراغ ابو العلائی، سلطان الاولیاء حضرت خواجہ حاجی صوفی محمد حسن قدس سرہ سے بیعت تھے اور دونوں بزرگوں کا آپس میں دوستانہ تھا۔ میرے والد گرامی قبلہ حافظ صاحب کی پہلی بیعت منبع فیوض و برکات حضرت خواجہ شفیع محمد صاحب قدس سرہ (چورہ شریف) سے جبکہ دوسری بیعت خواجہ عثمان صاحب قدس سرہ سے ہے اور خواجہ عثمان صاحب قدس سرہ سے ہی سلسلہ عالیہ چشتیہ میں خلافت ہے۔ اللہ کریم میرے ولی نعمت، مرشد و مربی والد گرامی کا سایہ مجھ پُرتقصیر پر سلامت رکھے۔ آمین بجاہ خاتم النبیین ﷺ۔ (فاروقی)



ایک بنگالی فوجی آپؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ وہ کل مرزائی ہو جائیگا آپؒ نے اس سے دریافت فرمایا اس کی کیا وجہ ہے۔ بنگالی نے جواب دیا کہ مجھے کوئی مسلمان لڑکی نہیں دیتا اور میری عمر ڈھلتی جا رہی ہے۔ آپؒ نے ارشاد فرمایا اگر تمہیں کوئی اپنی لڑکی نکاح میں دے دے تو تم پھر مرزائی نہیں بنو گے۔ اس پر بنگالی نے کہا ہرگز نہیں آپؒ نے اس سے پوچھا کہ تمہارے پاس منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد کتنی ہے۔ بنگالی نے جواب میں کہا کہ کل جائیداد میری ماہانہ تنخواہ ہے جو ہفتہ عشرہ میں بالکل ختم ہو جاتی ہے اور باقی مہینہ میں مقروض ہو کر گزارتا ہوں آپؒ نے بنگالی سے فرمایا تم صبح نہا دھو کر میرے پاس آجاؤ کل تمہاری شادی ہو جائے گی۔ آپؒ نے جونہی اس امر کا اعلان فرمایا کہ میں اپنی تیسری صاحبزادی کا نکاح رحمت اللہ بنگالی سے کرتا ہوں آپؒ کے پورے قبیلہ میں ایک ہنگامہ اٹھ کھڑا ہوا۔ پٹھان معاشرہ میں اس سے قبل ایسی کوئی مثال نہیں تھی۔ جوش انتقام میں نوجوانوں کا خون کھول اٹھا اور انہوں نے فیصلہ کیا کہ بنگالی کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا جائے۔

آپؒ نے فوراً صورت حال کو کنٹرول میں کیا اور پورے قبیلہ کو اپنے آستانہ عالیہ پر جمع کیا اور فرمایا:

> ''میں ایک امتی کا ایمان بچا رہا ہوں۔ میری اگر ہزار بیٹیاں بھی ہوتیں اور میں ان سب کو ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت میں قربان کر دیتا۔ مجھے یہ جو مقام مرتبہ بخشا گیا ہے یہ سب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعلین پاک کے صدقے میں ملا ہے۔''

دوسرے دن آپؒ نے سپاہی رحمت اللہ بنگالی کا نکاح بہت تھوڑے حق مہر پر اپنی تیسری صاحبزادی کے ساتھ کر دیا۔ بنگالی عمر میں بیس برس بڑا تھا۔ حوالدار کے عہدہ پر ریٹائرڈ ہوا۔ ریٹائرمنٹ پر اعزازی نائب صوبیدار کا عہدہ ملا۔ صوفی



رحمت اللہ شاہ بنگالی یکم اپریل 1984ء کو وصال فرما گئے۔ آستانہ عالیہ نقیب آباد میں سنہری مسجد نقیبیہ کے پہلو میں دفن ہوئے۔ تمام عمر آپؒ نے ان کی اور ان کے بال بچوں کی کفالت فرمائی اور رہائش کے لئے آستانہ عالیہ میں جگہ مرحمت فرمائی۔ ①

کوئی کوئی بڑا دلچسپ باب ہے اس میں
کہیں کہیں سے محبت کی داستان سن لو

سرکار ﷺ کا ختم نبوت کا لٹریچر شائع کرنے کا حکم فرمانا

حافظ عبدالواحد جو کہ حافظ جھنڈے والے کے نام سے مشہور تھے مرزائیوں کے ساتھ خوب مناظرہ کیا کرتے تھے۔ مرزائیوں کے رد میں انہوں نے بہت سی کتابیں لکھی ہیں۔ ایک روز وہ حضرت صاحب (حافظ عبدالکریم) کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے تھوڑی دیر کے بعد رخصت کر دیا۔ رات کو خواب میں جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی اور فرمایا کہ حافظ جھنڈے والے کو تیس روپے دیدو۔ صبح اٹھ کر حافظ صاحب کی تلاش کی گئی۔ لیکن وہ نہ ملے۔ حضرت صاحب نے روپے گن کر علیحدہ بطور امانت رکھ دیئے کہ جب کبھی بھی حافظ صاحب آئیں گے انشاءاللہ ان کو دیدیئے جائیں گے۔ کچھ عرصہ کے بعد حافظ صاحب جھنڈے والے آئے۔ آپ نے فرمایا کہ تمہاری امانت میرے پاس پڑی ہے مہربانی فرما کر اسے قبول فرمایئے حافظ صاحب نے عرض کیا کہ حضور مجھے بھی اشارہ ہوا تھا۔ لیکن میں خود کسی سے سوال نہیں کرنا چاہتا تھا دراصل بات یہ تھی۔ کہ مجھے مرزائیوں کی رد میں ایک کتاب چھپوانی تھی۔ مگر میرے پاس رقم نہیں تھی یہ سب اسی لیے ہوا۔ حافظ صاحب نے وہ رقم بخوشی قبول کر لی۔ ②

① جہانگیری، غلام آسی پیا، علامہ، چراغ ابوالعلائی، تصوف فاؤنڈیشن لاہور 1999ء، ص:24۔
② عالم الدین، قاضی، آثار الکریم مع فیض الکریم۔ ص:351۔



پردہ اس چہرہ انور سے اٹھا کر ایک بار
اپنا آئینہ بنا اے مہ تاباں ہم کو
یاد میں جس کی نہیں ہوش تن و جان ہم کو
پھر دکھا دے وہ رخ اے مہر فروزاں ہم کو



تحفظ ختم نبوت پہ کام کرنے والوں کیلئے لمحہ فکریہ

مذکورہ بالا واقعہ سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ تحفظ ختم نبوت پہ کام کرنے والوں پر مصطفی جان رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کیسی نگاہ خاص ہوتی ہے کہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے حالات سے بخوبی آگاہ رہتے ہیں اس لئے اس مشن پہ کام کرنے والے افراد، تنظیمات، عہدیداران کو سنبھل کر چلنا ہو گا اور وہ غلامان مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو تحفظ ختم نبوت کیلئے فنڈ دیتے ہیں انکی اس امانت کا بطور خاص خیال رکھنا ہوگا۔



حضرت پیر سیدنا مہر علی شاہ گولڑوی قدس سرہ

عالم ربانی، عارف لاثانی، امیر شریعت، ہادئ طریقت خواجہ پیر مہر علی شاہ الحسنی الگیلانی ابن حضرت مولانا پیر سید نذر الدین شاہ صاحب یکم رمضان المبارک 1275ھ/1859ء بروز پیر گولڑہ شریف ضلع راولپنڈی میں پیدا ہوئے آپ کا سلسلہ نسب 25 واسطوں سے حضرت سیدنا غوث الاعظم سے اور 36 واسطوں سے حضرت سیدنا امام حسن تک پہنچتا ہے۔

قرآن مجید پڑھنے کے بعد مولانا غلام محی الدین ہزاروی، مولانا محمد شفیع الدین قریشی، مولانا سلطان محمود، مولانا لطف اللہ علی گڑھی جیسے جید علماء سے تعلیم حاصل کی اور مولانا احمد علی سہارنپوری (محشی بخاری شریف سے درس حدیث شریف لیا۔ 1295ھ/1878ء میں سند حدیث شریف حاصل کی۔





سلسلہ عالیہ چشتیہ میں حضرت خواجہ شمس العارفین سیالوی قدس سرہ کے دست اقدس پر بیعت ہوئے اور خلافت و اجازت سے مشرف ہوئے۔ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی آپ کو سلسلہ عالیہ چشتیہ صابریہ میں اجازت وخلافت سے نوازا۔ (جس کا ذکر پیچھے گزر چکا) تکمیل علوم کے بعد ایک عرصہ تک درس وتدریس کے ذریعے تشنگان علوم کو سیراب کیا شیخ اکبر محی الدین ابن عربی کے نظریہ وحدۃ الوجود کے زبردست حامی اور مبلغ تھے۔ اس سلسلے میں علامہ اقبال نے آپ سے رہنمائی کیلئے آپ کو خط لکھا۔

حضور رحمت دو عالم تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان اور حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کی پیشگوئی کے مطابق آپ کی مساعی جمیلہ نے فتنۂ قادیانیت کی سازشوں پر پانی پھیر دیا ہے 1317ھ/1900-1899ء میں آپ نے شمس الہدایہ لکھ کر حیاتِ مسیح علیہ السلام پر زبردست دلائل قائم کیے۔ مرزا قادیانی ان دلائل کا جواب تو نہ دے سکا البتہ مناظرے کا چیلنج دے دیا۔ 25 جولائی 1900ء کی تاریخ برائے مناظرہ طے پائی حضرت پیر صاحب اور علماء کی بہت بڑی جماعت مقررہ تاریخ پر شاہی مسجد لاہور میں پہنچ گئی لیکن مرزا قادیانی کو سامنے آنے کی جرأت نہ ہو سکی۔ اس خفت کو مٹانے کیلئے 15 دسمبر 1900ء کو سورہ فاتحہ کی تفسیر ''اعجاز المسیح'' کے نام سے عربی زبان میں شائع کی جس کے بارے میں مرزا قادیانی یہ تأثر دے رہا تھا کہ یہ الہامی تفسیر ہے حضرت پیر صاحب نے 1902ء میں ''سیفِ چشتیائی'' لکھ کر شائع فرما دی جس میں مرزا قادیانی کی عربی دانی کی قلعی کھول دی اور قادیانی دعووں کی دھجیاں بکھیر دیں یہ کتاب آج تک لاجواب ہے۔

29 صفر 11 مئی 1356ھ/1937ء بروز سہ شنبہ آپ کا وصال ہوا گولڑہ شریف میں آپ کے مزار مبارک کا گنبد دور سے دعوت نظارہ دیتا ہے ہر سال



آپ کے عرس کے علاوہ حضور سیدنا غوث الاعظم کا عرس بڑی عقیدت سے منایا جاتا ہے۔ ①

پہلی پیشگوئی

1907ء میں مرزا قادیانی کذاب نے پیشگوئی کی کہ آنے والے جیٹھ کے مہینے میں پیر آف گولڑہ کا انتقال ہوجائے گا۔ خدام نے عرض کی کہ حفاظت کا انتظام کرلینا چاہیے کہیں قاتلانہ حملہ نہ کروادے۔ تاجدار گولڑہ نے فرمایا ''الجیٹھ بالجیٹھ'' یعنی جیٹھ جیٹھ سے بدل گیا۔

چنانچہ آپ کی پیشین گوئی سچ ثابت ہوئی اور اگلے جیٹھ کے مہینے میں قادیانی کذاب اپنی ہی نجاست میں ایڑیاں رگڑتا ہوا واصل جہنم ہوگیا اور حضور اعلیٰ حضرت تاجدار گولڑہ اسکے بعد تقریباً 29 سال بقید حیات رہے اور حضور تاجدار ختم نبوت کی محبتوں کے جام اور سلسلہ چشتیہ کا فیضان تقسیم کرتے رہے جو قیامت تک تقسیم ہوتا رہے گا ان شاء اللہ ②

دو نیم ان کی ٹھوکر سے صحرا و دریا
سمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی

دوسری پیشگوئی

سیف چشتیائی میں حضرت پیر صاحب قدس سرہ نے ابن عساکر کی حدیث نزول ابن مریم علیہ السلام روایت کردہ حضرت ابوہریرہؓ درج فرما کر لکھا تھا کہ:

''اسی حدیث کے آخر میں حاجاً و معتمراً و لیقفن علی قبری و یسلمن علی ولا ردن علیہ موجود ہے۔ اور

① قادری، عبدالحکیم شرف، علامہ: تذکرہ اکابر اہل سنت: ص:536۔

② صادق علی زاہد، عقیدہ ختم نبوت اور ردفتنہ قادیانیت ص، 133۔



ہم پیشین گوئی کرتے ہیں کہ مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفاً میں حاضر ہو کر سلام عرض کرنے اور جواب سلام سے مشرف ہونے کی نعمت قادیانی کو کبھی نصیب نہ ہوگی۔''

چنانچہ یہ پیشگوئی پوری ہوئی اور مرزا قادیانی کو نہ تو حج نصیب ہوا اور نہ مدینہ منورہ کی حاضری جو اس حدیث کی رو سے حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام یعنی مسیح موعود کے لیے ایک نہایت ہی ضروری نشان ہے۔ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہونے کے بعد حج بھی کریں گے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ پاک پر حاضر ہو کر صلوٰۃ وسلام بھی عرض کریں گے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں قبر مبارک سے سلام کا جواب بھی دیں گے۔ [1]

اولیاء را ہست قدرت از الٰہ

تیر جستہ را بگر داند ز راہ

ترجمہ: اولیاء اللہ کو اللہ تعالی کی طرف سے ایسی طاقت عطا ہوتی ہے کہ وہ کمان سے نکلے ہوئے تیر کو واپس لا سکتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت گولڑوی کا فتنہ قادیانیت پر غلبہ کیلئے دعا کا ایک وقت مخصوص کرنا

مولانا کرم الدین دبیر رحمۃ اللہ علیہ نے ''تازیانہ عبرت'' میں اعلیٰ حضرت گولڑوی کے فرمان کو نقل کیا ہے ملاحظہ ہو۔

''ہمارے اصلی معین ومددگار ہمارے حضرات مشائخ عظام تھے۔ حضرت اقدس پیر مہر علی شاہ صاحب سجادہ نشین گولڑہ شریف کی خاص توجہ ہمارے شامل

[1] شجاع آبادی، محمد اسماعیل، تحریک ختم نبوت منزل بہ منزل، قاضی احسان اکیڈمی شجاع آباد فروری 2013ء۔ ج:1، ص:117۔



حال تھی۔ اور آپ ہی کی دعاؤں کی برکت سے ہمارے جملہ مراحل کامیابی سے طے ہوتے رہے ابتدا میں جب مقدمات شروع ہوئے تو حضرت والا کی بارگاہ میں باریاب ہوا اور عرض کی اب دعا کا وقت ہے دوسری طرف سے ہر قسم کے منصوبے قائم ہو رہے ہیں اور ادھر مرزا قادیانی کا بھی یہ دعوی ہے کہ اس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور ان کے مخالف تکالیف میں مبتلا ہوتے ہیں۔

''آپ نے فرمایا کہ اس بات سے تم بالکل بے فکر رہو۔ ان شاء اللہ تعالیٰ تم کامیاب ہوگے اور مرزا قادیانی جس قدر زور خرچ کریگا اس مقابلہ میں ہزیمت ہی اٹھائے گا میں عہد کرتا ہوں کہ جب تک یہ معرکہ رہے ایک خاص وقت دعا کیلئے مخصوص رہے گا۔ اور حق تعالیٰ سے نصرت و کامیابی کی دعا کی جایا کرے گی۔''

چنانچہ ایسا ہی ہوا ایسے ایسے مشکل معرکے پیش آئے کہ ہر طرح سے مایوسی کا سامنا نظر آتا تھا۔ لیکن حضرت پیر چشتی مدظلہ کی کرامت اپنا ایسا کرشمہ دکھاتی تھی کہ عقل حیران رہ جاتی تھی جس وقت مرزا قادیانی کی جماعت کے بعض اشخاص حضرت والا کی اطلاع یابی سمن شہادت پر کرا کے لے گئے تھے۔ مرزائی اچھلتے کودتے پھرتے تھے۔ کہ دیکھو پیر گولڑوی عدالت میں حاضر ہونے سے کس طرح بچ سکتا ہے لیکن آپ کو خدا نے حاضری عدالت کی تکلیف سے بالکل محفوظ رکھا۔ حالانکہ مرزائیوں نے اسکے متعلق ناخنوں تک زور لگالیا، کیا یہ پیر چشتی کی ایک واضح کرامت نہیں ہے۔ ایسا ہی دیگر مراتب میں بھی مرزائی جماعت کو ناکامی حاصل ہوتی رہی ہم حضرت اقدس پیر صاحب مدظلہ کی اس باطنی توجہ کے کمال مشکور ہیں اور دعا ہے کہ ایزد تعالیٰ آپ کے ظل فیض کو دیر تک محدود رکھے''۔ ①

مرد کامل کو جو تو سمجھے حقیر
ہے نثر بندی یہ اے مردِ خبیر

① قادری، محمد امین، مفتی: عقیدہ ختم النبوۃ، ج:9، ص:287۔



ہے وہ شاہِ دوجہاں و بحر و بر
تو جسے سمجھا ہے مفلس اے پسر



غازئ اسلام مولانا کرم الدین دبیر قدس سرہ

مناظر اسلام حضرت مولانا کرم الدین دبیر 1269ھ میں موضع بھیں ضلع جہلم چکوال میں پیدا ہوئے۔ابتدائی کتابیں وطن میں پڑھیں مزید تعلیم لاہور اور امرتسر کے مدارس میں حاصل کی۔سلسلہ عالیہ چشتیہ میں زبدۃ الطالبین حضرت خواجہ محمد الدین سیالوی قدس سرہ کے دست اقدس پر بیعت ہوئے فن مناظرہ میں بے مثل و بے نظیر تھے اعلی حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان بریلوی کی کتاب ''حسام الحرمین'' کے مندرجات کی تائید کی۔حضرت میاں محمد بخش عارف کھڑی کی کتاب ''ہدایت المسلمین'' کی مبسوط تقدیم لکھی: مرزا قادیانی کی تردید میں بڑا اہم کردار ادا کیا ہفت روزہ ''سراج الاخبار'' کے ذریعے ایک عرصہ تک قادیانی کا تعاقب جاری رکھا آپ نے مرزائیوں کے خلاف زوردار مضامین لکھے دنیائے مرزائیت میں تہلکہ مچ گیا اور کوئی چارہ نظر نہ آیا تو آپ کے خلاف یکے بعد دیگرے کئی مقدمات دائر کرادیے گئے۔پہلا مقدمہ 14 نومبر 1902ء کو دوسرا 29 جون 1903ء کو حکیم فضل دین بھیروی قادیانی کی طرف سے گورداسپور میں ہوا دونوں میں مولانا باعزت بری کردیے گئے۔تیسرا مقدمہ شیخ یعقوب علی تراب ایڈیٹر اخبار ''الحکم'' کی طرف سے مولانا کرم الدین دبیر اور مولانا فقیر محمد جہلمی پر قائم کیا گیا۔جس میں مدعا علیہما پر 54 روپے جرمانہ ہوا جو ادا کردیا گیا۔

17 جنوری 1903ء کو مرزائیوں کی طرف سے ایک کتاب ''مواھب الرحمٰن'' جہلم میں تقسیم کی گئی جسمیں مولانا کے خلاف جی بھر کر زہر اگلا گیا تھا۔مولانا کرم الدین دبیر نے مرزا غلام احمد قادیانی اور حکیم فضل دین بھیروی کے خلاف استغاثہ دائر کردیا یہ مقدمہ دوسال تک چلتا رہا۔18 اکتوبر



1904ء کو گورداسپور کے جج نے مرزا غلام احمد قادیانی پر پانچ سو روپے اور حکیم فضل دین پر 200 روپے جرمانے کا حکم دیا اور جرمانہ ادا نہ کرنے کی صورت میں بالترتیب چھ ماہ اور پانچ ماہ قید کا حکم سنایا۔

اس مقدمہ میں مولانا کرم الدین دبیر کے بے باکانہ بیانات نے مرزائیوں کے کَس بل نکال دیے اور فیصلے نے تو ان کے گھروں میں صف ماتم بچھادی۔ مولانا کو حضرت امیر ملت پیر جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری سے والہانہ عقیدت تھی ''آفتابِ ہدایت'' کا انتساب حضرت امیر ملت کے نام تھا جو پہلے ایڈیشن میں تھا اب نہیں ہے۔ مولانا کو ''غازیٔ اسلام'' کا لقب حضرت امیر ملت ہی کا عطا کردہ ہے۔ [1]

مولانا نے اپنے مقدمات کی مفصل روداد اپنی کتاب ''تازیانہ عبرت'' میں قلمبند فرمائی ہے۔ ''تازیانہ عبرت'' کے ص 274 پر مولانا نے ایک واقعہ رقم کیا ہے جو ان کا ایک مجذوب فقیر سے پیش آیا۔ فقیر راقم الحروف آپکے سامنے پیش کرنا چاہتا ہے جو ہمارے موضوع سے مطابقت رکھتا ہے ملاحظہ ہو!

ایک مجذوب فقیر کی پیشگوئی

جن دنوں چیف کورٹ (لاہور) میں درخواست ہائے انتقال مقدمات جانبین سے گزری ہوئیں تھیں مرزائیوں کی درخواست تھی کہ مقدمات گورداسپور میں ہوں اور ہماری درخواست تھی کہ جہلم میں ہوں اتفاقاً انارکلی میں مجھے ایک مجذوب فقیر مل گئے جن کے بدن کے کپڑے میلے کچیلے پھٹے پرانے اور سر کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ مجھ سے السلام علیکم کہہ کر پوچھنے لگے کہ جوان تم کون ہو؟ کہاں کے رہنے والے ہو؟ یہاں کیا کام ہے؟ چونکہ میں متفکر تھا دوسرے روز چیف کورٹ میں پیشی تھی کچھ سادہ جواب دے کر ٹالنا چاہا کہ فقیر میں جہلم کا رہنے

[1] قادری، عبدالحکیم شرف، علامہ: تذکرہ اکابر اہل سنت، ص:409



والا ہوں، یہاں کچھ اپنا کام ہے۔

”فرمانے لگے کام ہے ہم سے چھپاتے ہو تمہارا قادیانی سے مقدمہ ہے چیف کورٹ میں تمہاری درخواستیں ہیں تم چاہتے ہو کہ مقدمہ جہلم میں ہو اور وہ چاہتے ہیں کہ گورداسپور میں ہو تمہاری درخواست نامنظور ہوگی اور مقدمات گورداسپور میں ہونگے۔ خدا کو منظور ہے کہ مفتری علی اللہ کو اس کے گھر میں ذلیل کیا جائے یاد رکھو آخر کار تم فتحیاب ہو گے اسکو ذلت بعد ذلت ہوگی اس وقت تمام اھل اللہ تمہارے لئے دست بدعا ہیں یہ تمہارا اور مرزا کا مقابلہ نہیں بلکہ یہ اسلام و کفر کا مقابلہ ہے۔ دیکھو مرزا قادیانی نہ نبی ہے نہ مہدی، نہ مجدد، نہ ولی۔ نبی کی تو یہ شان ہے کہ وہ ایک چٹائی پر سوتا تھا اور اسکی بیوی دوسری چٹائی پر۔ مرزا کی بیوی سیکنڈ اور فسٹ کلاس ریلوے میں سفر کرتی ہے سونے کے خلخال پہنتی ہے یہ دنیا طلبوں کا کام ہے۔

نبی اللہ کو طاقت بخشی جاتی ہے کہ زمین و آسمان اسکا کہنا مانتے ہیں موسیٰ علیہ السلام نے دریا کو کہا پھٹ جا پھٹ گیا پھر جب اس میں فرعون داخل ہوا تو کہا مل جا ایسا ہی ہوا دشمن تباہ اور نبی اللہ مع اپنے رفقاء کے صحیح و سلامت پار ہو گئے۔ مرزا قادیانی کو طاقت ہو تو تمہارے دل پر قابو حاصل کرے اس وقت وہ سخت تکلیف میں ہے۔ یہ بھی خیال مت کرو کہ وہ مہدی ہے مہدی علیہ السلام جب آئیں گے تو پہلے انکی آمد کی اطلاع اہل اللہ کو دی جائے گی وہ سب ان کے ساتھ ہونگے حفاظ و علماء ان کے حلقہ میں ہونگے۔ تم دیکھتے ہو سوائے نورالدین کے اسکے ساتھ کون ہے مرزا قادیانی بھی دنیا کا کیڑا اور نورالدین بھی۔ تمام اہل باطن اور علماء اسلام مرزا کے دعاوِی کے مخالف ہیں خبردار گھبرانا مت۔ تائید الٰہی تمہارے شامل حال رہے گی تم کو کوئی تکلیف نہ ہوگی، مخالف طرح طرح کی مصائب میں مبتلا ہوگا“۔

ایسا ہی ہوا اس اثناء میں مجھے سر درد تک کا عارضہ لاحق نہ ہوا مرزا قادیانی غش



کھا کر کچہری میں گرا۔ فضل دین چار پائی پر اٹھا کر کچہری میں لایا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار 

نگاہ فقر میں شان سکندری کیا ہے
خراج کی جو گدا ہو وہ قیصری کیا ہے

○

خاکی و نوری نہاد، بندۂ مولی صفات
ہر دو جہاں سے غنی اس کا دل بے نیاز

قطب الارشاد خواجہ سید محمد امین شاہ قدس سرہ ② 

آپ شمس الہند حضرت خواجہ محمد حسین شاہ نوری کے اکلوتے فرزند تھے، زہد و عبادت ذکر و فکر اور اخلاق و اطوار میں سلف صالحین کی حقیقی تصویر اور اپنے والد گرامی کے عملی نمونہ تھے آپ کی تاریخ ولادت حتمی طور پر کچھ نہیں کہی جا سکتی۔ آپ کی عمر 84 سال تھی اور وفات 23 مارچ 1913ء میں ہوئی اس لحاظ سے آپکی ولادت کا سال تقریباً 1829ء قرار دیا جاسکتا ہے۔

اپنے والدِ گرامی کے زیر سایہ منازل سلوک طے فرماتے رہے۔ شمس الہند کا معمول تھا کہ آپ ہر سال چورہ شریف تشریف لے جاتے۔ آپ خلیفہ محمد صدیق (حضرت محمد صدیق کے خلیفہ حضرت مرزا سکندر بیگ (موضع چک جگت رائے متصل علی پوری سیداں) وہ بزرگ ہیں کہ جن سے حضرت پیر جماعت علی شاہ صاحب لاثانی اور محدث علی پوری کی پہلی بیعت تھی اور ان کے حکم کے مطابق چورہ شریف بیعت کی۔

آپ نے 84 سال کی عمر میں ماہ ربیع الثانی 1331ھ بمطابق مارچ

---

① قادری، محمد امین، مفتی: عقیدہ ختم نبوت، ج:9، ص:11۔

② المعروف حضرت ثانی آلو مہار شریف۔



1913ء کو وصال فرمایا: [1]

فتنہ مرزائیت پر فتح یابی کے لئے محدث علی پوری کی آلومہار شریف حاضری

مرزا غلام احمد قادیانی نے انگریز حکومت کے ایماء پر جھوٹی نبوت کا دعویٰ کر کے برصغیر میں فتنہ پھیلا رکھا تھا۔ یہ 1908ء کے ابتدائی دنوں کی بات ہے جب حضرت خواجہ سید امین شاہ صاحب قدس سرہ پر فالج کا حملہ ہو چکا تھا اور آپ کافی کمزور ہو چکے تھے اسی مسئلہ پر رہنمائی کے لئے حضرت محدث علی پوری حاضر ہوئے اور فرمایا حضور فتنہ مرزائیت ترقی کرتا جا رہا ہے ہم فیصلہ کن مباہلہ یا مناظرہ کرنا چاہتے ہیں آپ ہمارے ساتھ چلیں۔

پیشگوئی

''حضرت ثانی فرمانے لگے میں بیمار بھی ہوں اور فالج نے بہت زیادہ کمزور کر دیا ہے آپ جائیں اللہ تعالیٰ آپ کو شاندار فتح عطا فرمائے گا اور مرزا قادیانی کو ذلیل وخوار کرے گا۔ اور میری طرف سے اس شیطان کو کہہ دینا کہ اے اسلام کے باغی باز آجا ورنہ تیری ہلاکت کا سبب یہ تیری بغاوت ہو گی۔ اور دیکھو۔ ساتھ حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب علیہ الرحمہ کو بھی لے لو حضرت محدث علی پوری گولڑہ شریف پہنچے اور حضرت ثانی صاحب کا پیغام دیا تو وہ فوراً تیار ہو گئے''۔ [2]

خطیب الاسلام، ابوالکلام، مجاہد اول تحریک ختم نبوت حضرت صاحبزادہ سید فیض الحسن شاہ قدس سرہ حضرت ثانی کے ہی پوتے تھے۔ آیئے خطیب الاسلام

[1] مجددی، محمد سعید احمد، ابوالبیان: تذکرہ مشائخ آلومہار شریف، تنظیم الاسلام پبلی کیشنز گوجرانوالہ، 2009ء، ص:405۔

[2] مجددی، محمد سعید احمد، ابوالبیان، تذکرہ مشائخ آلومہار، ص:426۔



کا ایک واقعہ پڑھیں اور آلو مہار شریف کا جلالی فیض ملاحظہ کریں۔



حضرت صاحبزادہ سید فیض الحسن شاہ قدس سرہ

تاریخ گواہ ہے کہ آپ نے قادیانیت سے اس وقت ٹکر لی جب وہ حکومت برطانیہ کے زیر سایہ طاقتور بھی تھی اور بااثر بھی۔ 3 ستمبر 1935ء کو ''اخبار الفضل'' میں مرزا بشیر الدین محمود نے مجلس احرار السلام کے قائد کو قادیان میں دعوت مباہلہ دی قادیان مرزائیت کا گڑھ سمجھا جاتا تھا۔ اور وہاں جانا خود کو ہلاکت میں ڈالنے کے مترادف تھا اس اعلان کے فوراً بعد مجلس احرار کی امرتسر میں میٹنگ ہوئی اور اس چیلنج پر غور کیا گیا۔ اکثر احراری لیڈروں کا موقف تھا کہ وہاں پہ جانا مناسب نہیں کیونکہ قادیان مرزائیوں کا گڑھ ہے مگر حضرت خطیب الاسلام نے اس اجلاس میں انتہائی جلال آمیز لہجے میں فرمایا:

''آپ لوگ چوڑیاں پہن لیں فیض الحسن اکیلا قادیان جائے گا''۔

آپ نے تمام تر خطرات کو بالائے طاق رکھ کر قادیان جانے کا اعلان کر دیا آپ کے ہمراہ مولانا مظہر علی اظہر، مولانا محمد حیات، ماسٹر تاج دین انصاری اور حاجی عبد الرحمن تھے۔ ہزاروں لوگ آپ کا اعلان سن کر قادیان پہنچے، قادیان پر آپ کا جس طرح والہانہ استقبال ہوا وہ ایک تاریخی واقعہ ہے ریلوے اسٹیشن پر آپ کے ہمراہ جانے والے مولانا مظہر علی اظہر نے خطبہ پڑھا۔

قادیانیوں کا خیال تھا کہ حکومت برطانیہ ہماری مددگار اور حمایتی ہے لہٰذا مسلمان کسی صورت قادیان آنے کی ہمت نہ کریں گے مگر جب انہوں نے حضرت خطیب الاسلام کا اعلان سنا پہلے اُنہیں یقین نہ آیا مگر جب آپ بنفس نفیس قادیان پہنچے تو ان کی حیرت کی انتہا نہ رہی۔ کیونکہ قادیانی اس بات سے نا آشنا تھے کہ

آئیں جواں مرداں حق گوئی و بے باکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی





قادیان میں خطیب الاسلام کی للکار

آپ نے وہاں ایک ولولہ انگیز خطاب فرمایا۔ خطاب کیا تھا گویا غیرت و جلال کی بجلیاں کوندرہی تھیں زبان کی تیزی یوں تھی گویا تیغ خارا شگاف دشمنوں کے سر کاٹتی جارہی ہو۔ لہجے میں ایسی گھن گرج تھی کہ باطل کے دل دہلتے جاتے تھے۔ آپ نے پرجلال لہجے میں قادیانیوں کو للکارا اور فرمایا۔ قادیانیو! سن لو فیض الحسن تمہارے چیلنج کا جواب دینے آگیا ہے میں حسین کا بیٹا ہوں ناموسِ رسالت اور عظمت ختم نبوت کے لئے ایک چھوٹی سی کربلا آباد کروں گا لیکن اپنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت ختم نبوت پر آنچ نہ آنے دوں گا۔ [1]

عقل و دل و نگاہ کا مرشد اولیں ہے عشق
عشق نہ ہو تو شرع و دیں بتکدۂ تصورات



امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری

حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب بن سید کریم علی شاہ صاحب علی پوری 1841ء 1257/ھ میں علی پور سیداں ضلع سیالکوٹ (پنجاب) میں پیدا ہوئے۔ [2] آپ نجیب الطرفین سید اور سادات شیراز کے حضرت سید محمد مامون بہ المعروف قطب شیرازی کی اولادِ امجاد سے ہیں آپکا سلسلہ نسب 38 واسطوں سے حضرت علی المرتضیٰ تک پہنچتا ہے۔ آپ نے حضرت شہاب الدین کشمیری سے علی پور سیداں میں قرآن پاک حفظ کیا ابتدائی کتب مولانا عبد الرشید علی اور مولانا عبد الوہاب امرتسری سے پڑھیں۔

مولانا غلام قادر بھیروی، مولانا فیض الحسن سہارنپوری سے کسب فیض

---

[1] مجددی، محمد سعید احمد، ابو البیان، تذکرہ مشائخ آلومہار، ص: 405۔

[2] مرزا قادیانی کی اپنی تحریر کے مطابق اُس کی پیدائش 1940,39 کی ہے اور ہمارے قبلہ امیر ملت کی 1941ء ہے گویا جوں ہی فرعون آیا ساتھ ہی رب العزت نے موسیٰ کو بھیج دیا۔



کیا، کانپور میں مولانا محمد علی مونگیری ناظم ندوۃ العلماء سے بھی استفادہ کیا، علامہ زماں مولانا احمد حسن کانپوری سے علمی استفادہ کیا، مولانا قاری عبدالرحمن پانی پتی سے بھی فیضیاب ہوئے حدیث شریف کی سند مولانا عبدالحق مہاجر مکی سے حاصل کی۔ حضرت مولانا شاہ فیصل الرحمن گنج مراد آبادی نے بھی حدیث کی سند عطاء فرمائی۔ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں حضرت خواجہ فقیر محمد المعروف باباجی علیہ الرحمہ (چورہ شریف) کے مرید ہوئے اور قلیل مدت کے بعد خلافت واجازت سے مشرف ہوئے۔

امیر ملت ابوالعرب حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب قدس سرہ کا وصال 26/ ذالقعدہ 26 اور 27 کی درمیانی شب 30 اگست (1370ھ/1951ء) جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب میں ہوا۔ آپ کا مزار پرانوار علی پور سیداں میں مرجع خلائق ہے۔ ہر سال نہایت شان وشوکت سے آپ کا عرس منایا جاتا ہے جس میں ہزاروں مریدین شرکت کرتے ہیں۔ ❶

حضرت امیر ملت کا دورۂ سیالکوٹ



27 اکتوبر 1904ء کو مرزا قادیانی بذات خود اپنے حواریوں کے انبوہ کثیر کے ساتھ سیالکوٹ میں اپنے مذہب کی تشہیر واشاعت کیلئے وارد ہوا۔ ان دنوں یہاں مرزائیت کا بڑا شہرہ تھا۔ ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کے دفتر کا سپرنٹنڈنٹ مرزائی تھا۔ لہٰذا مرزا قادیانی کو اپنے مشن میں کامیابی وکامرانی کی غالب امید تھی۔ حضرت پیر صاحب فوراً سیالکوٹ پہنچے اور مختلف بازاروں میں، محلوں اور مساجدوں میں بڑے پیمانے پر جلسے منعقد کیے۔ اور تقریباً ایک ماہ تک سیالکوٹ میں قیام فرما کر مخصوص مجاہدانہ انداز میں خطاب فرماتے رہے۔ آپ دلائل

❶ قادری، عبدالحکیم شرف، علامہ، تذکرہ اکابر اہل سنت، ص:113۔





قاہرہ کے ساتھ ختم نبوت کے مسئلے کو تفصیلاً سمجھاتے ہوئے دین متین اور عقائد حقہ پر قائم رہنے کی تاکید فرماتے تھے۔ آپ اکثر ارشاد فرماتے کہ

''دوسری نئی چیزوں کے اختیار میں کوئی مضائقہ نہیں لیکن دین اپنا وہی پرانا رکھو''۔

دورانِ قیام سیالکوٹ تمام اخراجات آپ نے اپنی جیب مبارک سے برداشت کیے۔ مرزا قادیانی کو مقابلہ میں آنے کی جرأت نہ ہوئی، جس قدر لوگ اس کی بیعت کیلئے تیار تھے۔ وہ اسکی ذلت اور رسوائی دیکھ کر بدظن ہو گئے اور حضرت پیر صاحب قدس سرہ کے حلقہ ارادت سے وابستہ ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مرزا قادیانی کو پھر تازیست سیالکوٹ کا رخ کرنے کی ہمت نہ ہوسکی۔ [1]

جب امیر ملت جلال میں آ گئے (پیش گوئی نمبر 1)



سیالکوٹ کے اس عظیم معرکہ کے دوران ایک اہم واقعہ یہ بھی پیش آیا کہ مرزا قادیانی کے ایک پیروکار مولوی عبدالکریم لنگڑا نے اپنے کیمپ کے اندر معراج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لیکچر دیتے ہوئے بکواس کی کہ

''لوگ کہتے ہیں کہ براق آیا، براق آیا۔ لیکن ہم پوچھتے ہیں کہ جب ایڑیاں اور گھٹنے رگڑتے ہوئے وہی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ سے بھاگ کر پہاڑوں اور غاروں میں چھپتا پھرتا تھا اس وقت براق کیوں نہ آیا''۔

جب یہ گستاخانہ کلمات حضرت پیر صاحب نے اپنے جلسہ گاہ میں سنے تو آپ نے دوران تقریر پرجوش لہجے میں فرمایا:

---

[1] اختر حسین شاہ، سید: فاروقی، محمد طاہر: سیرت امیر ملت، واحد پریس کراچی بار پنجم 1424ھ، ص:245۔



"وہ شخص بے دین ہے جس نے حضور علیہ السلام کی شان میں گستاخی کی ہے وہ بہت جلد ذلت کی موت مارا جائے گا"۔

دوسرے دن ایک صاحب نظر شخص نے مولوی عبدالکریم کو خواب میں دیکھا کہ وہ کہہ رہا ہے۔ کہ مجھے حضرت امام زین العابدینؓ نے پنجہ مارا ہے اور اس وقت یوں دکھائی دے رہا تھا کہ شانہ سے لیکر کمر تک پٹکا باندھے ہوئے دیوار سے سہارا لیکر کھڑا ہے۔ اور انتہائی کرب کی حالت میں ہے۔

اس خواب کی تعبیر یوں کی گئی کہ حضرت پیر جماعت علی شاہ صاحب قدس سرہ دوران تقریر جوش میں آکر سینہ پر اپنا ہاتھ مارا تھا۔ جو رات حضرت امام زین العابدینؓ کا پنجہ بن کر ظاہر ہوا، چنانچہ تھوڑے ہی عرصہ بعد مولوی عبدالکریم سرطان (گدوں دانہ) سے ہلاک ہو گیا۔ ①

منجھلے صاحبزادہ صاحب کے خلاف مرزائیوں کی فتنہ طرازی

(پیش گوئی نمبر 2)

حضرت قبلہ عالمؒ کے منجھلے صاحبزادے مولانا حاجی حافظ سید خادم حسین شاہ صاحبؒ فارغ التحصیل ہونے کے بعد اورنٹیل کالج لاہور میں مولوی فاضل کا امتحان دے رہے تھے۔ مرزائیوں نے بدلہ لینے کی خاطر ان کے خلاف ایک فوجداری مقدمہ دائر کر دیا۔ اس مقدمہ کی پیروی کے لئے حضور نے تقریباً ایک سال تک مسجد پٹولیاں میں قیام فرمایا۔ دشمن چاہتے تھے کہ حضور کو اس طرح پریشان کریں کہ تبلیغ وارشاد کا یہ سلسلہ ختم ہو جائے۔ لیکن عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد۔ معاندین کا یہ اقدام ان کے منشا کے بالکل برعکس نکلا۔ مسجد پٹولیاں میں قیام کے زمانے میں حضور کا فیض عالم جاری رہا۔ بڑے پیمانے پر حضرت قبلہ عالمؒ

① شجاع آبادی، محمد اسماعیل، تحریک ختم نبوت منزل بہ منزل، ج:1، ص:287۔



کا لنگر قائم تھا، سامان خورد و نوش برابر گھر سے منگواتے رہے اور مہمانوں کی خاطر و مدارت جاری رہی۔ مسجد میں ہر رات آپ وعظ فرماتے، جس میں دور و نزدیک کے لوگ شرکت کے لئے آتے اور فیض یاب ہوتے۔ ان ایام میں بے شمار لوگ تائب ہو کر داخل سلسلہ عالیہ ہوئے۔

مقدمہ کی پیروی کے لئے محرم علی چشتی صاحب حضور کی طرف سے وکیل تھے۔ دوسرے وکلاء بھی شریک تھے لیکن بحث میاں سر محمد شفیع صاحب بیرسٹر نے کی تھی۔ اور پہلے کی طرح اب وہ کسی مختانہ کے روادار نہ ہوئے۔ خواجہ ماسٹر کرم الٰہی صاحب مرحوم اکیلے سیالکوٹ سے مقدمہ کی پیروی کے لئے برابر آیا کرتے تھے۔ ماسٹر کرم الٰہی صاحب نے جو خدمات انجام دی ہیں وہ از خود لائق تعریف و تحسین ہیں۔ جس رات کی صبح فیصلہ سنایا جانا تھا، وہ رات حضور قبلۂ عالمؒ نے حضرت داتا گنج بخش علی ہجویریؒ کے دربار میں بسر کی۔ صبح ہوتے ہی آپ نے خادم حاجی عبداللہ صاحب امرتسری کو حکم دیا کہ "آج فیصلے کی تاریخ ہے۔ پلاؤ زردہ کی دیگیں چڑھا دو۔" حاجی صاحب نے عرض کیا کہ بری ہونے کا فیصلہ ہو جائے تو دیگیں چڑھائیں گے۔ فرمایا: "تم ابھی سے کام شروع کر دو اللہ تعالیٰ بری کرے گا"۔

جج کو انتباہ

اب جج کی سنئے۔ حکم کی رات کو اس انگریز جج نے تین بزرگوں کو خواب میں دیکھا۔ جنہوں نے سختی سے اس سے کہا کہ

"تو نے جو فیصلہ لکھا ہے غلط ہے۔ یہ مقدمہ جھوٹا ہے۔"

وہ جاگا مگر پھر سو گیا۔ تین دفعہ یہ معاملہ پیش آیا۔ آخر اس نے اپنے ملازم کو بلا کر دریافت کیا کہ "یہ معاملہ کیا ہے یہ تین بزرگ کون ہیں جو میرے خواب میں



آکر مجھے اسطرح کہہ رہے ہیں'' اس نے ملازم کو ان بزرگوں کے حلیے بتائے تو ملازم نے ایک بزرگ کا حلیہ سن کر کہا کہ

''حلیہ میرے پیر صاحب کا ہے جن کے صاحبزادے کا مقدمہ تمہارے پاس ہے۔ اور تم کل حکم سنانے والے ہو''۔

اب تو جج کو تنبیہ ہوئی۔ اس نے فیصلے پر دوبارہ نظر ڈالی۔ پہلا فیصلہ منسوخ کر کے نیا فیصلہ لکھا۔ اور ملازم کو بلا کر کہا کہ ''تمہارے پیر صاحب کے لڑکے کو بری کرتا ہوں'' صبح اس نے بری ہونے کا فیصلہ سنا دیا تو حق کا بول بالا اور دشمنوں کا منہ کالا ہوا جب فیصلے کی اطلاع حضور کو پہنچائی گئی۔ تو سب سجدۂ شکر بجالائے خوشیاں منائی گئیں خیرات کی گئی دیگیں تیار کرنے کا حکم حضور پہلے ہی دے چکے تھے۔ چنانچہ سارا دن اور رات عام لنگر جاری رہا۔ [1]

پیش گوئی نمبر 3

مئی 1908 میں مرزا تبلیغ کے لئے لاہور آیا، اس کا ارادہ لاہور سے سیالکوٹ جانے کا تھا۔ اس کے مقابل کچھ فاصلے پر پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری قادیانیت کا رد کرنے میں مصروف تھے جنہیں مرزا دجال قادیانی کے خلاف مسلمانوں نے لاہور بلایا تھا۔

22 مئی 1908ء کو امیر ملت علیہ الرحمہ نے بادشاہی مسجد لاہور میں جمعۃ المبارک کے خطبے میں مرزا کذاب کو مباہلے کا چیلنج دیا اور مرزا کی ہلاکت کی دعا کروائی جس پر ہزاروں مسلمانوں نے آمین کہا مرزا لاہور ہی میں موجود ہونے کے باوجود مباہلے کے لیے نہ آیا آپ نے فرمایا:

میری عادت پیش گوئی کرنے کی نہیں مگر مجبوراً کہتا ہوں کہ اگر مرزا کو

---

[1] اختر حسین شاہ، سید: فاروقی، محمد طاہر: سیرت امیر ملت، واحد پریس کراچی، بار پنجم 1424ھ، ص: 251,252۔

سیالکوٹ جانے کی طاقت ہوتو وہاں جا کر دکھلائے میں کہتا ہوں کہ وہ وہاں کبھی نہیں جا سکتا کیونکہ خدا تعالیٰ اس کو توفیق ہی نہیں دے گا کہ سیالکوٹ جا سکے آپ سب لوگ گواہ رہو مرزا بہت جلد ذلت آمیز موت سے دو چار ہوگا''۔ [1]

پیش گوئی نمبر 4

آخر کار 25 مئی 1908ء بروز پیر رات کے جلسہ میں لاہور کے ہزاروں مسلمانوں کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا کہ

''ہم نے مرزا کا بہت انتظار کیا ہے لیکن وہ سامنے نہیں آیا۔ پیش گوئی کرنا میری عادت نہیں لیکن میں بتا دینا چاہتا ہوں کے مرزا قادیانی کا خدائی فیصلہ ہو چکا ہے خدا کے فضل و کرم سے وہ میرے مقابلے میں نہیں آیا کیونکہ میرا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سچا ہے اور میں صدقِ دل سے اس سچے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غلام ہوں آپ دیکھیں گے کہ اللہ تعالیٰ آئندہ چوبیس گھنٹوں کے اندر اندر اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے میں اس جھوٹے نبی سے نجات عطا فرمائے گا''۔

جب آپ نے یہ پیش گوئی فرمائی تو ہزاروں مسلمانوں نے بیک زبان ہو کر آمین کی صدائیں بلند کیں یہ پیش گوئی آپ نے رات دس بجے فرمائی اور 26 مئی کو صبح دس بج کر دس منٹ پر مرزا قادیانی آنجہانی ہوگیا۔

مولانا روم نے سچ فرمایا ہے:

---

[1] قادری، تراب الحق، سید: ختم نبوت، افکار اسلامی کراچی 2015ء، ص: 200۔ فقیر راقم الحروف پروف ریڈنگ کرتے ہوئے یہاں پہنچا تھا کہ خبر آئی سید شاہ تراب الحق قادری وصال فرما گئے۔ اللہ کریم اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ 6-10-2016

گفتہ او گفتہ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبداللہ بود ①

مرزا قادیانی اکثر اپنی تحریروں میں ہیضے کی موت کو عذاب خداوندی سے تعبیر کیا کرتا تھا۔ چنانچہ آسمان کا تھوکا منہ پر آیا، جس رات حضرت پیر صاحب قدس سرہ نے پیش گوئی فرمائی تھی۔ اسی رات تھوڑی دیر بعد مرزا قادیان کو ہیضہ ہوا نصف شب گزرنے کے بعد مرض نے شدت اختیار کر لی، مرنے سے چھ گھنٹے قبل زبان بند ہو گئی نجاست منہ کے راستے نکلتی رہی اور اسی حالت میں (26 مئی 1908ء) صبح دس بج کر دس منٹ پر خاتمہ ہو گیا، مرزا قادیانی کی تاریخ مرگ ہے۔

لقد دخل فی قھر جھنم 1326ھ

جس وقت حضرت پیر صاحب قدس سرہ نے مرزا قادیانی کی ہلاکت کی پیش گوئی فرمائی تھی تو لوگوں نے اسے پوری اہمیت نہ دی مگر جب پوری ہو گئی تو حد درجہ حیران ہوئے اس پیش گوئی کا مرزائیوں نے آج تک ذکر نہیں کیا، مولوی مفتی محمد عبداللہ ٹونکی (ف 1920ء) پرفیسر اورنٹیل کالج لاہور نے فرمایا کہ پہلے تو ہم اس پیشن گوئی کو معمولی سمجھتے تھے آخر وہ تو سب سے بڑھ کر نکلی۔

حضرت پیر صاحب قدس سرہ نے جب مرزا قادیانی کی ہلاکت کی خبر سنی تو فوراً سجدہ شکر بجا لائے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے مسلمانوں کے ایمان کو محفوظ رکھا، اپنے حبیبِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت ظاہر فرمائی اور مسلمانوں کو صراط مستقیم پر قائم رکھا۔ ②

---

① اختر حسین شاہ، سید: فاروقی، محمد طاہر: سیرت امیر ملت، واحد پریس کراچی، بار پنجم 1424ھ۔

② شجاع آبادی، محمد اسماعیل، تحریک ختم نبوت منزل بمنزل، ج:1، ص:287۔



حضرت خواجہ غلام محی الدین قدس سرہ [1]

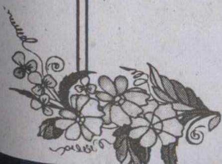
حضرت خواجہ محمد خان عالم رحمۃ اللہ علیہ جن کا ذکر تفصیل سے گزر چکا ہے۔ آپ کے دو صاحبزادے تھے۔ بڑے صاحبزادے حضرت خواجہ محمد بخش تھے جو حضرت قبلہ عالم حضرت خواجہ سلطان عالم (خانقاہ سلطانیہ کالا دیو شریف جہلم) کے مرشد گرامی تھے۔ خواجہ سلطان عالم جو قبلہ حضرت صاحب خواجہ محمد صادق صاحب رحمۃ اللہ علیہ (آستانہ عالیہ گلہار شریف) کے والد گرامی ہیں۔ چھوٹے صاحبزادے حضرت خواجہ غلام محی الدین رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ حضرت خواجہ محمد خان عالم رحمۃ اللہ علیہ نے دونوں صاحبزادگان کی حویلیاں تیار کرادی تھیں۔ بڑے صاحبزادے خواجہ محمد بخش کی حویلی مغرب کی جانب تھی اسلئے وہ ''لہندے والے پیر صاحب'' کے عرف سے معروف تھے۔ جبکہ دوسرے صاحبزادے حضرت خواجہ غلام محی الدین کی حویلی مشرق کی جانب تھی اس لیے وہ ''چڑھدے والے پیر صاحب'' کے عرف سے مشہور تھے۔ خدا کی قدرت کہ ان کے وصال کے بعد ان دونوں کے مزارات مبارکہ کی ترتیب بھی اسی طرح ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ آپکے فیضان کو (حضرت خواجہ محمد خان عالم) حضرت خواجہ محمد سلطان عالم کی ذات سے جتنا فروغ ہوا وہ کسی اور کے حصے میں نہیں باولی شریف میں حضرت خواجہ محمد خان عالم کے موجودہ سجادہ نشین بھی برملا اس کا اعتراف کرتے ہیں۔ [2]

---

[1] باولی شریف، گجرات۔

[2] نقشبندی، علیم الدین، مفتی: آفتاب مشائخ، ص:172۔
(تفصیلی حالات معلوم کرنے کے لیے ''آفتاب مشائخ اور احوال حالات وکرامات خواجہ غلام محی الدین'' کا مطالعہ فرمائیں۔ اور ضرور فرمائیں کیونکہ یقیناً اہل اللہ کے حالات کا پڑھنا، جاننا، بیان کرنا ایمانوں کو جلا اور رشد وہدایت کا عظیم سبب ہوتا ہے۔ (فاروقی)



جب محمدی نور عیسوی نور کو کھا گیا (پیشگوئی)

1908ء میں جب حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ نے مرزا غلام احمد قادیانی کی دعوتِ مناظرہ کو قبول کرلیا اور لاہور کی شاہی مسجد میں مناظرہ ہونا طے پایا، اس مناظرہ کا چیلنج قبول کرنے والوں میں حضرت گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ دیگر اعاظم علمائے اعلام میں سب سے نمایاں ہستی حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ کی تھی مناظرہ پر جانے سے قبل انہوں نے باولی شریف حاضری دی۔

اس کشمکش میں گزریں میری زندگی کی راتیں
کبھی سوز و ساز رومی کبھی پیچ و تاب رازی

حضرت خواجہ محمد خان عالم رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ محمد بخش رحمہ اللہ اس وقت وصال فرما چکے تھے، لیکن حضرت خواجہ غلام محی الدین رحمہ اللہ رحمۃ اللہ علیہ زندہ تھے۔ انہوں نے آپ سے دعا کی درخواست کی۔ رات وہاں بسر کی۔ حضرت خواجہ غلام محی الدین رحمہ اللہ کا طریقہ تھا کہ کشف وغیرہ کا نام نہ خود لیتے اور نہ ہی لینے دیتے۔ فرماتے کہ اس طرح لوگ شریعت کی پرواہ نہیں کرتے۔

صبح نمازِ اشراق کے بعد آپ نے حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ''محمدی نور عیسوی نور کو کھا گیا ہے'' وہ سمجھ گئے اور کہنے لگے، ''بہت مبارک خواب ہے اس کی تعبیر مرزائیت پر اسلام کی فتح ہے کیونکہ مرزا مسیح موعود اور مثلِ مسیح ہونے کا مدعی ہے'' ①

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان پڑھیے کہ حضور تاجدارِ ختم نبوت رحمۃ للعلمین ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اچھے خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہیں''۔ کتنا برحق فرمان ہے کہ حضرتِ خواجہ نے جو دیکھا مِن

---

① نقشبندی، علیم الدین، مفتی: آفتاب مشائخ، ص:172۔

وعن اُسی طرح ہوا۔ یوں تو مرزا قادیانی نے بھی بڑے خواب اور الہامات اور پیش گوئیاں کیں لیکن زمانے نے دیکھا کہ سب جھوٹی نکلیں کیونکہ وہ خواب، الہام، پیش گوئیاں رحمانی نہیں یقیناً شیطانی تھیں۔ [1]



حضرت سید نور الحسن کیلیانوالے رحمۃ اللہ علیہ

اعلیٰ حضرت شرقپوری حضرت میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز اور عارف باللہ قبلہ حضرت سید نور الحسن شاہ المعروف حضرت کیلیانوالے مؤرخہ 30 جنوری 1889ء بمطابق 27 جمادی الاول 1306ھ بروز بدھ کو احمد نگر چٹھہ تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد محترم کا نام سید غلام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ تھا جو کہ ساکن احمد نگر چٹھہ میں اول مدرس تھے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد محترم کے ساتھ احمد نگر میں ہی قیام پذیر رہے۔ جب والد صاحب ریٹائر ہو کر واپس کیلیانوالہ شریف تشریف لائے تو آپ بھی والد صاحب کے ساتھ ہی تھے بقیہ زندگی کا اکثر حصہ کیلیانوالہ شریف میں ہی گزارا۔ اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سے ارادت و بیعت کے بعد آپ کی واردات قلبی یکسر بدل گئی اور مرشد کامل کی نگاہِ فیض سے آپ خود بھی مرد کامل بن گئے۔ بھٹکے ہوئے دلوں کو راہِ راست پر لانے والا یہ نور زندگی کی تقریباً چونسٹھ بہاریں دیکھنے اور کثیر تعداد میں گم کردہ راہوں کو صراط مستقیم کی طرف ھدایت فرما کر بالآخر 21 نومبر 1952ء بمطابق 13 ربیع الاول 1372ھ بروز جمعہ اپنے خالق حقیقی سے جاملا۔ [2]

---

[1] مرزا کے خواب، الہام، پیش گوئیاں چونکہ کثیر ہیں اس لیے طوالت کے باعث بیان نہیں کی جاسکتیں اور نہ ہی میرا وہ موضوع ہے۔

[2] صادق علی زاہد، تذکرہ مجاہدین ختم نبوت، ص 323۔ بحوالہ انشراح الصدور مصنف سید حسین شاہ صاحب

سرکار خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک بچے کو حضوری میں ارشاد

ایک دن حضور رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا کہ لاہور میں ایک لڑکا تھا چھوٹی عمر میں ہی اس کو درود شریف پڑھنے کا شوق پیدا ہو گیا تھا تو اس کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اکثر حضور حاصل ہوا کرتا۔ ہمارے احباب کو اس کے متعلق علم ہوا تو چونکہ ان دنوں میں مرزائی تحریک زوروں پر تھی، اس لیے برادرم محمد اسحاق مہر جلا الدین' بابا اللہ دین اور شیخ مظفر الدین وغیرہ کو خیال آیا کہ اس لڑکے سے کہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کر کے دریافت کرے کہ مرزا قادیانی کے متعلق آپ کا کیا فرمان مبارک ہے؟ چنانچہ یہ تمام صاحبان اس لڑکے کے پاس اسلامیہ پریس میں گئے جہاں وہ کام کرتا تھا اور عرض کیا کہ ہم آپ کی خدمت میں اسلئے حاضر ہوئے ہیں کہ آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضور ہے آپ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کریں کہ مرزا قادیانی کے متعلق کیا ارشاد مبارک ہے۔ اس نے جواب دیا کہ یہ میرے بس کی بات نہیں۔ کسی وقت تو جب حضور ہوتا ہے جس بات کے دریافت کرنے کا خیال ہو یاد رہتی ہے اور کبھی نہیں یاد رہتی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود ہی جس بات کا جواب دینا منظور ہوتا ہے دے دیتے ہیں ورنہ از خود میں عرض نہیں کر سکتا۔ اگر خدا کو منظور ہوا تو کسی وقت فرما دیں گے۔ چنانچہ ایک دو دفعہ اس لڑکے کو ملے تو اس نے یہی جواب دیا کہ حضور تو ہوا لیکن اس کے متعلق کوئی بات نہیں ہوئی۔ کچھ عرصہ کے بعد ایک دن اتفاقاً بازار ہی میں اس لڑکے سے ملاقات ہو گئی۔

تو کہنے لگا کہ وہ آپ کی بات ہو گئی ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مرزا قادیانی کے متعلق جس کو اتنا بھی خیال ہو کہ شاید سچا ہے



یا جھوٹا، میں اس کی بھی شفاعت نہیں کروں گا۔ بلکہ جو اس کو مسلمان سمجھے وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ ①

حضرت خواجہ غلام حسن نور اللہ مرقدہ

آپ کی ولادت باسعادت دریائے سندھ کے مشرق کنارے پر موضع ڈگر سواگ (لعل عین کروڑ) ''چارہ گاڑا'' کے مقام پر ہوئی۔ آپ کی ولادت کے چند روز بعد آپ کی والدہ ماجدہ انتقال فرما گئیں۔ بچپن ہی میں آپ کے سر سے والد شفیق کا سایہ بھی اُٹھ گیا۔ آپ کی رضاعی والدہ نے ایک مکان اور کچھ قطعہء اراضی آپ کو دے دیا۔ قطب دوراں غوث زماں حضرت خواجہ محمد عثمان رحمۃ اللہ علیہ کے مخلص خلیفہ مولوی غلام حسن صاحب پونگر کی خدمت میں ابتدائی تعلیم شروع کی۔ آپ نے صرف مولانا علی محمد صاحب شہانوالا، ضلع جھنگ سے پڑھی۔ اور ''کروڑ'' کے ایک خدارسیدہ بزرگ مولانا مولوی جان محمد صاحب کے حلقہء درس میں شامل رہے۔ جب ذوق علم نے چین سے نہ رہنے دیا تو آپ موضع سلواں مضافات گُندیاں ضلع میانوالی میں تشریف لائے اور حضرت مولانا مولوی غلام محمد صاحب کی خدمت میں رہ کر سلسلہء تعلیم شروع فرمایا۔ آپ ''سلواں'' سے رخصت ہو کر ''چکڑالہ'' میں حضرت مولانا مولوی نور خان صاحب کی خدمت میں (جو خواجہ محمد عثمان دانی رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء میں سے تھے لائے تھے حضرت پیر سواگ نے علوم کی تکمیل آپ کے ہاں فرمائی آپ ہمیشہ احکام شریعت کی اشاعت فرمانے میں مصروف رہتے تھے اگر کوئی ہندو یا غیر مسلم دائرہ اسلام میں داخل ہوتا اسکی امداد واعانت میں اپنی جان، مال اور اولاد قربان کرنے سے دریغ نہ فرماتے کلمہء حق کہنے میں نہایت دلیر اور بے باک تھے۔

---

① صادق علی زاہد، تذکرہ مجاہدین ختم نبوت، ص 326

② المعروف پیر سواگ، ضلع لیہ۔



13 جمادی الاولیٰ 1358ء کو بعد از نماز عشاء دار فناء سے دار بقاء کی طرف انتقال فرمایا مزار مبارک حسن آباد شریف تھل ضلع لیہ میں زیارت گاہ خلق ہے۔ ①

پیشگوئی

ایک مرتبہ آپ واسو آستانہ چک نمبر 82 بنگلے والا تشریف لے گئے جب آپ وعظ فرمانے لگے تو عین مجلس وعظ میں مولوی منور دین وہابی نے اُٹھ کر مسئلہ علم غیب کے متعلق چند سوالات کیے آپ نے اس وقت اُسے فرمایا کہ ''بیٹھ جاؤ'' جب مجلس وعظ ختم ہوئی تو آپ نے منور دین موصوف کے متعلق ارشاد فرمایا'' یہ شخص خراب ہو جائے گا''۔

حضرت کی یہ پیش گوئی سچی ثابت ہوئی 1286ء میں یہی منور دین جو پہلے وہابی تھا، وہابیت سے ترقی کر کے مرزائی ہو کر مرتد ہو گیا۔ اور خود وہابیہ نے اس پر کفر کا فتویٰ صادر کیا۔ ②

ہیبت حق است ایں از خلق نیست

ہیبت ایں مرد صاحبِ دَلق نیست

ترجمہ: یہ خدا تعالیٰ کا رعب ہے، مخلوق کا نہیں۔ یہ ہیبت اس گودڑی نشین فقیر کی نہیں بلکہ خدا کی ہے۔



حضرت ابوالفیض سید قلندر علی سہروردی ③

آپ کی ولادت باسعادت 4 جنوری 1895ء بمقام کوٹلی لوہاراں شرقی

① الحسنی، احمد حسن، صاحبزادہ، فیوضات حسنیہ، مکتبہ حسنیہ مجددیہ، دربار عالیہ سواگ شریف لیہ 1999ء، ص:115۔

② الحسنی، احمد حسن، صاحبزادہ، فیوضات حسنیہ، مکتبہ حسنیہ مجددیہ، دربار عالیہ سواگ شریف لیہ 1999ء، ص:۔

③ ہنجر وال، لاہور



ضلع سیالکوٹ میں ہوئی۔ آپ کے والد ماجد کا نام حضرت سید حافظ رسول بخش تھا۔ آپ کے دادا محترم حضرت سید جمال الدینؒ قادری کو ایک مجذوب فقیر روشن ضمیر حضرت سمندر شاہ قندھاریؒ مقیم رتو وال سیداں نے آپ کی پیدائش سے بیشتر ہی پیشنگوئی فرمائی کہ اس سال رب العزت آپ کو ایک بلند ستارہ پوتا عطا کرنے والا ہے اس کا نام قلندر علی رکھنا۔

اپریل 1910ء میں لاہور تشریف لائے اور مدرسہ نعمانیہ بھاٹی گیٹ لاہور میں داخلہ لیا اور چار سال تک یہاں دینی تعلیم حاصل کرتے رہے۔ پھر اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلویؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے سائیہ عاطفت میں زانوئے ادب تہہ کر کے تفسیر، قانون، فقہ علم، کلام اور حدیث کی تعلیم حاصل کی اور دستار فضیلت حاصل کی۔ دورہ حدیث کیلئے آپ مولانا وصی احمدؒ محدث پھلی بھیت کے ہاں بھ تشریف لے گئے تھے۔ بریلی شریف میں قیام کے دوران فتویٰ نویسی کا کام بھی آپ کے سپرد تھا۔ 1919ء میں آپ اپنی تعلیم مکمل کر کے بریلی شریف سے واپس اپنے گاؤں کوٹلی لوہاراں شرقی میں تشریف لے آئے۔ تلاش شیخ میں حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ اور حضرت خواجہ سید مہر علی شاہ گولڑوی چشتی نظامیؒ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ دونوں بزرگوں نے فرمایا کہ تمہارا باطنی فیضان کا حصہ سہروردی بزرگ کے پاس ہے لہٰذا ان کی تلاش کرنی چاہیے۔

چنانچہ گجرات میں میاں غلام محمد صاحب سہروردیؒ نے آپ کو سلسلہ عالیہ سہروردیہ میں بیعت فرمالیا اور سبق تلقین فرمایا۔ اور آپ واپس اپنے گاؤں تشریف لے گئے۔

آپ نے 27 صفر المظفر 1377ھ بروز آخری چہار شنبہ بمطابق 10 ستمبر 1958ء وصال فرمایا۔ اس وقت آپ کی عمر 63 سال تھی۔ آپ کی نماز

جنازہ ابوالبرکات سید احمد قادریؒ نے پڑھائی۔آپ کا مزار مبارک [1] ہنجروال شریف (ملتان روڈ) لاہور میں مرجع خلائق ہے۔ [2]



قلندر ہرچہ گوید دیدہ گوید

جناب مولانا محمد یوسف صاحب سہروردی (فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ میں نے 1943ء میں دورہ حدیث مدرسہ نعمانیہ لاہور سے کیا پھر یہ خواہش پیدا ہوئی کہ کسی قابل حکیم سے حکمت پڑھی جائے۔اس کا ذکر مدرسہ کے مہتمم صوفی اللہ دتہ قادری سے کیا وہ مجھے حکیم محمد شفیع صاحب مالک حامی الصحت دواخانہ لاہور کے پاس لے گئے وہ لوگ مسلکاً (مذہب) قادیانی تھے مجھے جب ان کے، مذہب کا علم ہوا تو میں نے حضرت قبلہ کی خدمت میں گزارش کی تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ لوگ ہندو، سکھوں کے ساتھ بھی تو ملازمت کرتے ہیں۔ میں خاموش ہو گیا تقریباً اڑھائی سال ان کی ملازمت میں رہا۔ایک دفعہ حکیم صاحب مجھے قادیان کے جلسہ میں بھی لے گئے لیکن حضرت قبلہ کا سایہ مجھے ہر طرح سے اپنی پناہ میں لئے ہوئے تھا۔ میں نے ان سے معاہدہ کیا تھا کہ میرے مذہب کے بارے مجھ سے کوئی بات نہ کریں اور میں آپ کی بات میں دخل نہیں دیتا اس سے قبل ایک مولوی صاحب ان کی شاگردی میں آئے اور مرزائی بن کر گئے۔اس لئے ان کا خیال تھا کہ شاید یہاں بھی یہ سلسلہ چل جائے۔مگر ان کا جادو نہ چل سکا۔1964ء کے آخر میں حضرت قبلہ کے حکم سے سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ میں بطور خطیب مقرر رہا لیکن ان لوگوں کے عدم تعاون کی وجہ سے میں نے استعفیٰ دے دیا۔ اور اپنے استاد مرزا محمد شفیع صاحب کے پاس بہاولپور پہنچ گیا۔ جو لاہور سے اپنا

---

[1] آپ کے مزار پُرانوار سے متصل جامع مسجد سہروردیہ میں بندۂ عاجز کو عرصہ چار سال 2004ء تا 2008ء خطبہ جمعہ دینے کی سعادت رہی۔

[2] سہروردی، محمد نعیم طاہر، تذکرہ مشائخ سہروردیہ قلندریہ، زاویہ پبلشرز 2011ء، ص:234۔



مطب ختم کر کے بہاولپور مقیم ہو گئے تھے اور ہم نے بازار فتح خان بہاولپور میں دواخانہ حامی الصحت کے نام مطب شروع کر دیا۔1952ء۔1953ء میں جب تحریک ختم نبوت چلی تو میں یہاں اس کا صدر تھا۔ تو میرے استاذ مرزا محمد شفیع مرزائیت سے میرے ہاتھ پر توبہ کر کے مسلمان ہو گئے۔ اور پھر زندگی اسلام پر گزاری۔ اور استاد صاحب نے مرزائیت سے تائب ہونے کا باقاعدہ اخبار میں اشتہار دیا۔ اس وقت مجھے حضرت قبلہ کے ارشاد کا راز سمجھ میں آیا کہ مجھے کیوں ان کے ساتھ رکھا گیا۔ نگاہ ولی میں دس سال قبل یہ بات آچکی تھی کہ ایک وقت آئے گا جب اس کے ہاتھ پر ایک قادیانی خاندان مسلمان ہوگا۔ [1]



ایک عورت کا مرزا قادیانی کے بارے انکشاف

اسی طرح تقریباً دو سال ہوئے ایک عورت کی بات بتاتا ہوں یہ ایم اے پاس ہے۔ ابھی زندہ ہے اور صاحب اولاد ہے۔ اس کی روحانیت کا پہلو تو علیحدہ ہے مگر بڑی عبادت گزار ہے۔ اس کی روحانیت کی علت یہ ہے کہ بابا تاج الدین ناگپوری رحمۃ اللہ علیہ ایک بزرگ ہوئے ہیں۔ ان کا کچھ دم کیا ہوا تیل جوانہوں نے کسی کو دیا تھا۔ اس تیل کے متعلق اس عورت کو آگاہی ہوئی کہ فلاں شخص سے لے کر استعمال کرو۔ چنانچہ اس نے وہ استعمال کیا جس کا اثر یہ ہوا کہ تیل لگاتے ہی یہ بے ہوش ہو گئی۔ اس بے ہوشی کے عالم میں بابا تاج الدینؒ سامنے آئے اور اسے ایک وظیفہ سمجھایا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ جس وقت چاہے تصور کر کے بیٹھ جاتی ہے۔ اس کیفیت کے عالم میں جو سوال اس سے کرتے جاؤ وہ اس کا جواب دیتی جائے گی۔ جواب صحیح ہوتا ہے خواہ ستر فیصد ہو یا پچانوے فیصد میں نے اس لئے کہا کہ ایک دفعہ وہ حاملہ ہو گئی۔ اپنے لواحقین کو کہنے لگی کہ مجھے بتایا گیا ہے

---

[1] سہروردی، محمد نعیم طاہر، تذکرہ مشائخ سہروردیہ قلندریہ، ص:258۔



کہ ہمارے گھر امام آخر الزماں پیدا ہوگا۔ یہ تمہارا حمل یا بچہ ''امام الوقت'' ہوگا جب اس نے یہ بات کی تو اس کا خاوند اور دوسرے عزیز میرے پاس آئے اور اس کی اس بات کی صداقت کے متعلق پوچھا۔ میں نے کہا یہ حمل توڑ نہیں چڑھتا خارج ہو جائے گا اسے کہنا کہ امام پھر کسی وقت جن لینا۔ اس عورت نے اپنے عزیزوں کو کہا کہ مجھے قلعہ گوجر سنگھ حضرت صاحب قبلہؒ کے پاس لے چلو میں اپنی ترقی اور حالات کے متعلق پوچھوں گی تا کہ میرے حالات کھل جائیں۔ اس کے عزیزوں نے کہا کہ تم خود جاؤ لیکن وہ ڈرتی ہے خود نہیں آتی۔ خیر اس کا حمل گر گیا۔ کہنے لگی میں نے غلطی کی جو یہ بات ظاہر کر دی۔ میں نے اس کے عزیزں کو کہا کہ اسے کہنا کہ خواہ تم کہتیں یا نہ کہتیں اسے جننا ہی نہیں تھا۔ لیکن بعض حالات وہ ایسے بیان کرتی ہے جو نہایت ٹھوس اور فی الواقع صحیح ہوتے ہیں۔

اس سے کسی نے کہا کہ مرزا قادیانی کو بلاؤ اس کا کیا حال ہے؟ ہاں وہ یوں جواب نہیں دیتی کہ فلاں یہ کہتا ہے بلکہ اس کے جواب کا پہلو یہ ہوتا ہے کہ اب غوث الاعظمؒ آ گئے ہیں اب امام غزالیؒ بول رہے ہیں یعنی جس آدمی کے متعلق سوال کا جواب ہو اس قسم کا آدمی آجاتا ہے۔ پتہ نہیں وہ کیسے آتا ہے۔ بہر حال منہ اس عورت کا ہے اور بات آنے والے کی۔ تو خیر وہ اپنے قائدے کے مطابق بیٹھ گئی، خیال کیا اور مرزا حاضر ہو گیا۔ کہنے لگی عجیب قسم کا انسان ہے اسے یہاں آنے کی ضرورت پڑی ہے تو ہونٹوں کے بل چل کر آیا ہے۔ ٹانگیں اس کی بندھی ہیں۔ بتاؤ اس کم بخت سے کیا پوچھنا چاہتے ہو؟ کہنے لگی یہ مرتد ہے میں کیا پوچھوں؟ تمہیں کوئی بات یاد ہے تو پوچھو۔ اس کی ذات کی یہ حالت ہے مگر اب بھی یہ تائب نہیں ہوا۔ تو بعض کے نزدیک وہ بڑا اچھا اور بلند مرتبہ ہے اور بعض کے نزدیک گمراہ اور کافر۔

اہل دنیا چہ کہیں و چہ معین
لعنت اللہ علیہم اجمعین



ترجمہ: یعنی اہل دنیا کیا چھوٹے بڑے اگر وہ محض اہل دنیا ہی ہیں تو سب پر اللہ تعالیٰ کی لعنت۔

سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا: ①



ادب گاہیست

ایک دفعہ مرزا کے خاندان کا ایک شخص آیا اور رشتہ داری کے لحاظ سے گفتگو کرنے لگا۔ مجھے کہنے لگا تحقیق آپ نے بھی کی ہوگی میں نے بھی کی ہے۔ ٹھوس بات سمجھ نہیں آئی نا معلوم لوگ اسے کیوں مانتے ہیں۔ میں نے کہا مجھے تحقیق کی کوئی ضرورت نہیں جو آدمی سامنے دکھائی دیتا ہو اس کی مزید تحقیق کی کیا ضرورت ہے۔ البتہ تحقیق اس امر کی میں نے کی ہے کہ اس نے اپنی کتاب ''ازالہ اوہام'' لکھا ہے کہ میں ہم ''حنفی المذہب'' ہوں اگر اسکا یہ قول صحیح ہے تو کوئی بھی حنفی نبوت کا دعویٰ نہیں کرسکتا حتی کے صحابہ کرامؓ سے لیکر ائمہ مجتہدین اور اولیاء کرام تک تمام نبوت سے خوف زدہ ہو کر پیچھے ہٹتے رہے ہیں۔

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنیدؒ و بایزیدؒ ایں جا ②



حضرت خواجہ سید غلام محی الدین گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ سید غلام محی الدین ابن حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی قدس سرہما 1891ء کو گولڑہ شریف (ضلع راولپنڈی) میں پیدا ہوئے۔ جب یہ اطلاع مبارک باد کے ساتھ حضرت قبلہ عالم کو دی گئی تو آپ نے فرمایا ''مبارکباد سے تو میں نے سمجھا تھا کہ شائد مجھے خدا مل گیا ہے'' پھر فرمایا نرینہ اولاد کی پیدائش سے

① سہروردی، خاور، تذکرہ وملفوظات سید قلندر علی سہروردی، ص:434۔
② سہروردی، خاور، تذکرہ وملفوظات سید قلندر علی سہروردی، ص:435۔



تو ہر شخص کو خوشی ہوتی ہے لیکن مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ ہمارے گھر میں اللہ اللہ کرنے والی ایک روح کا ورود ہوا ہے آپ کی یہ پیش گوئی حرف بحرف صحیح ثابت ہوئی۔

علمی و روحانی تکمیل کے بعد حضرتِ اعلیٰ قدس سرہ نے آپ کو اجازت و خلافت سے نوازا لیکن آپ کسی کو بیعت کرنے پر تیار نہ ہوئے تا آنکہ حضرت پیر سید مہر علی شاہ قدس سرہ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص تمہارے ہاتھ پر بیعت کر لے گا اس کا میں ذمہ دار ہوں''۔

22 جون 1974ء بروز اتوار لاکھوں دلوں کے مرکز عقیدت حضرت خواجہ سید غلام محی الدین قدس سرہ کمبائنڈ ملٹری ہسپتال، راولپنڈی میں وصال فرما گئے۔ دو لاکھ سے زیادہ افراد نے نماز جنازہ میں شرکت کی اور حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی کے جوار میں آخری آرامگاہ بنی۔ [1]

پیشگوئی

بابو جی قدس سرہ نے راقم (آغا شورش کاشمیری) کو صبح شام کی دعاؤں میں شریک کر لیا آپؒ کے روحانی تصرفات کا فیضان تھا کہ راقم کا قلب مضبوط ہوتا گیا۔ پھر جب جون 1974ء سے تحریک کا فیصلہ کن دور شروع ہوا، تو حضرت بابو جی نور اللہ مرقدہ مرض الموت کے نرغہ میں تھے، لیکن آپ کے معمول میں کوئی فرق نہ تھا آپؒ کو دیکھ کر معلوم ہوتا تھا کہ اللہ والے یہی ہوتے ہیں۔ راقم نے وصال سے چند دن پہلے نیاز حاصل کیا، تو فرمایا:

''جدّ و جہد کیے جاؤ، نتیجہ اللہ کے ہاتھ میں ہے'' پھر خاموش ہو گئے چہرہ

---

[1] قادری، عبد الحکیم شرف، علامہ، تذکرہ اکابر اہلسنت، اویسی بک سٹال، پیپلز کالونی گوجرانوالہ (بدون تاریخ اَوسنہ) ص: 348 بتصرف۔



مبارک دمک رہا تھا۔ فرمایا۔ ''اب مسئلہ طے ہو کے رہے گا، نصرت آچکی ہے، میں اعلیٰ حضرتؒ (پیر مہر علی شاہ) کے پاس جا رہا ہوں۔ ان سے عرض کروں گا۔ آپ نے جس پودے کی آبیاری کی تھی، وہ پھل لے آیا ہے''۔ ①



حضرت مولانا سردار احمد قادری (محدث اعظم پاکستان)

شیخ الحدیث مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد ابن چوہدری میراں بخش 1322ھ/ 1904ء میں موضع دیال گڑھ ضلع گورداسپور میں پیدا ہوئے ایف۔اے کی تیاری کیلئے لاہور تشریف لائے انہی دنوں مرکزی انجمن حزب الاحناف لاہور کے زیر اہتمام مسجد وزیر خان میں عظیم الشان اجلاس ہوا جس میں شہزادہ اعلیٰ حضرت حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان بریلوی بھی شامل ہوئے، محدث اعظم پاکستان حضرت حجۃ الاسلام کی شخصیت سے اس قدر متأثر ہوئے کہ انگریزی تعلیم کو خیر آباد کہہ کر آپکے ساتھ بریلی شریف چلے گئے۔ حضرت حجۃ الاسلام اور مفتی اعظم ہند مولانا مصطفی رضا خان بریلوی سے استفادہ کیا اور آٹھ سال تک صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی (مصنف بہارِ شریعت) کی خدمت میں رہ کر جامعہ معینیہ اجمیر شریف سے سند فراغت حاصل کی۔ سلسلہ عالیہ چشتیہ میں حضرت شاہ محمد سراج الحق چشتی کے دست اقدس پر بیعت ہوئے اور سلسلہ قادریہ میں حضرت حجۃ الاسلام سے فیض یاب ہوئے تکمیل علوم کے بعد جامعہ رضویہ منظر الاسلام بریلی شریف میں مدرس ہوئے وہاں بھی شیخ الحدیث کے منصب پر فائز ہوئے۔ تقسیم ھند کے بعد پاکستان تشریف لے آئے کچھ عرصہ وزیر آباد اور سارو کی قیام فرمایا۔ 1368ھ/ 1948ء کے اواخر میں فیصل آباد تشریف لے آئے اور جامعہ رضویہ مظہر الاسلام کی بنیاد رکھی۔ اور ردمرزائیت پر کتاب لکھی ''مرزا مرد ہے یا عورت'' یکم شعبان 29 دسمبر جمعہ اور ھفتہ کی درمیانی

① شورش کاشمیری، آغا، تحریک ختم نبوت، مطبوعات چٹان جنوری 1976ء، ص:60۔



شب 1382ھ/ 1964ء کو کراچی میں وصال فرمایا۔ جسد خاکی فیصل آباد لایا گیا ہزار ہا افراد نے دیکھا کہ جنازے پر نور کی پھوہار پڑ رہی ہے، حالانکہ بادل کا نام ونشان نہ تھا۔ آپکا مزار سنی رضوی جامع مسجد فیصل آباد میں مرجع خلائق ہے۔ [1]

پیشگوئی



1953ء کی تحریک میں بوجوہ مسلمانوں کے مطالبے منظور نہ ہوئے۔ اور حکومت نے مرزائیوں کو ''غیر مسلم اقلیت'' قرار نہ دیا مگر یہ مسئلہ ہمیشہ علماء اہل سنت کی توجہ کا مرکز رہا۔ مناسب موقعہ کا انتظار ہوتا رہا۔ اس عرصہ میں حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہو گیا مگر وصال کے بعد بھی آپ کی توجہ اس مسئلہ پر مرکوز رہی۔

آپ کے وصال کے کافی عرصہ بعد 1974ء میں جب یہ مسئلہ ایک بار پھر اٹھا تو علماء اہل سنت نے تحفظ ختم نبوت کے عقیدہ کی خاطر ہر قسم کی مشکلات کو برداشت کیا۔ تا آنکہ حکومت وقت نے مجبور ہو کر اہل سنت کے مطالبات منظور کر لیے اور مرزائیوں (قادیانی اور لاہوری) کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ انہیں ایام کا ایک واقعہ جناب چوہدری مختار انور ایڈووکیٹ حال مقیم اسلام آباد بیان کرتے ہیں۔

''بھٹو کے دور میں مرزائیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا معاملہ اسمبلی میں زیر غور تھا۔ ایک شام میرے پرانے مؤکل جو کہ مجلس عمل تحریک ختم نبوت کے ممبر تھے۔ اپنے ذاتی معاملہ میں قانونی مشورہ کیلئے میرے پاس آئے اور اپنا معاملہ بتانے لگے میں نے ان سے کہا کہ انہیں بھی بھٹو پر بھروسہ نہیں۔ ان کے ایسا بتانے پر مجھے بہت تشویش ہوئی کیونکہ میں خود بھی بھٹو پرشاکی تھا یہ رمضان کے ایام تھے میں اسی فکر میں سو گیا۔ خواب میں حضرت صاحب ہمراہ مولانا

---

[1] قادری، عبدالحکیم شرف، علامہ: تذکرہ اکابر اہل سنت، ص:149۔



محمد معین الدین تھے فرمانے لگے "چوہدری صاحب فکر مت کرو مرزائیوں کی بابت فیصلہ اسی مقرر کردہ تاریخ پر ہوگا اور فیصلہ ٹھیک ہوگا۔

نہایت اطمینان کی حالت میں صبح میں کچہری گیا۔ تو میرے دفتر میں وہ صاحب موجود تھے میں نے ان سے کہا کہ آپ تو مجھے مایوس کر گئے تھے مگر میں آپ کو بتاتا ہوں کہ فیصلہ اسی مقرر کردہ تاریخ پر ہوگا۔ ساتھ ہی مجھے خیال آیا کہ میں ناچیز اس قابل کہاں کہ یہ بات کہہ سکوں وہ بھی غیر عقیدہ کے تھے میں نے ان سے کہا کہ یہ بات حضرت صاحب (شیخ الحدیث قدس سرہ) نے رات مجھ کو خواب میں بتائی ہے اب سب کو معلوم ہے کہ تاریخ مقررہ پر فیصلہ ہوا اور مرزائیوں کو متفقہ طور پر اسمبلی اور سینٹ نے غیر مسلم قرار دیا۔ اگرچہ یہ واقعہ خواب سے متعلق ہے، تاہم اولیاء کاملین کی جانب سے اکثر اوقات راہنمائی یا پیشگوئی خواب میں ہوجاتی ہے۔ اس سے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے منصب ولایت کا پتہ بھی چلتا ہے نیز یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ سے انہیں کس قدر لگاؤ تھا۔ اور آپ دوسرے سنی علماء وعوام کی طرح مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے میں کتنے بے تاب تھے۔ ❶

مردان خدا خدا نباشند
لیکن از خدا جدا نباشند
گفتہ اُو گفتہ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبداللہ بود
اولیاء را ہست قدرت از الٰہ
تیر جستہ باز گرداند زراہ

❶ صادق علی زاہد، تذکرہ مجاہدین ختم نبوت، ص: 144۔ بحوالہ محدث اعظم پاکستان مرتبہ جلال الدین قادری۔



ترجمہ: مرادن خدا، خدا تو نہیں ہوتے لیکن خدا سے جدا بھی نہیں ہوتے اس (ولی) کا کہا ہوا اللہ ہی کا کہا ہوتا ہے اگر چہ وہ اللہ کے بندے کی زبان سے ادا ہوتا ہے۔ اولیاء کو اللہ کی طرف سے وہ طاقت عطا ہوتی ہے کہ وہ کمان سے نکلا ہوا تیر واپس لا سکتے ہیں۔

حضرت خواجہ صوفی محمد علیؒ ①

1954ء میں حضرت خواجہ نواب الدین صاحب زریں زر بخت رحمۃ اللہ علیہ کو سرور کونین نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا کہ میرے بیٹے (حضرت خواجہ صوفی محمد علی) کی تکمیل کر کے ربوہ کے قریب بھیج دیں ان کے اللہ اللہ کرنے کیوجہ سے مرزائیت کا قلع قمع ہوگا۔ قبلہ صوفی صاحب نے جب یہاں ڈیرہ لگایا تو اکثر اوقات آپ تنہا ہی ذکر اللہ کرتے کرتے ربوہ (چناب نگر) چلے جاتے، مرزا بشیر الدین (ابن مرزا قادیانی) سے ملاقات فرماتے اور اس کو دعوت فکر دیتے۔

قبلہ صوفی صاحب اور مرزا بشیر الدین (ابن مرزا قادیانی) آمنے سامنے

ایک بار آپ تشریف لے گئے تو مرزا بشیر الدین آپ سے کہنے لگا کہ آپ بیڑی (کشتی) کے زریعے دریا پار کرتے ہیں اس کے بغیر کیوں نہیں؟ آپ نے فرمایا دو آنے کے بدلے کرامت کی ضرورت نہیں، کسی بڑی بات پر بات ہو تو سچائی کا پتہ بھی چلے؟ اسی طرح دوران گفتگو ایک بار یہ طے ہوا کہ کسی آئندہ آنے والی چیز پر بات ہونی چاہیے، حضرت بلال مہروی قبلہ صوفی صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا تمہارا مرزا خود نبی ہے اور ہم نبی ء آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ادنی غلام ہیں قیامت پر بات ہوگی تم اپنے نبی سے دریافت کرو فقیر اپنے نبی پاک صلی

① آستانہ عالیہ وادی عزیز شریف، ضلع چنیوٹ



اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کر کے بتائے گا کہ قیامت کب آئے گی؟ فیصلہ طے پا گیا کہ وقت صرف پانچ منٹ ہوگا۔ جو جھوٹا ہوگا وہ خود کمرے سے باہر آ کر بتائے گا کہ میں جھوٹا ہوں۔ وقت مقرر ہوا، مرزا بشیر الدین موقع پر غائب ہو گیا، آپ اس کے کمرے میں جا کر انتظار کرتے رہے، مرزا بشیر الدین نے دوبارہ نہ آنا تھا نہ آیا۔ جاء الحق وذہق الباطل۔ ①

فقیر کا مارا ہوا نہیں اٹھتا

ایک دفعہ چند شر پسند مرزائی زندہ شخص کو مردہ بنا کر آپ کے پاس بظاہر میت اٹھائے حاضر ہوئے اور کہنے لگے صوفی صاحب جنازہ پڑھا دیں آپ انکی چال سمجھ گئے (اللہ کے فقیر ہی تو چالیں سمجھتے ہیں) ان کا پروگرام تھا کہ بابا جنازہ پڑھانا شروع کرے گا تو وہ شخص اٹھ کھڑا ہوگا اور اس طرح بابے کا تماشہ بن جائے گا۔ اسکی صوفیت کا مذاق اڑائیں گے، ٹھٹھہ کریں گے لیکن وہ نہیں جانتے تھے کہ فقیر کی تو زبان سیف ہوتی ہے جو وہ کہہ دیتا ہے اللہ پورا کرتا ہے۔ آپ نے ورثاء سے اجازت لی اور جنازہ پڑھانا شروع کر دیا، صوفی صاحب قبلہ جس ذات کے نام کی دن رات مالا جپتے تھے اس نے لاج رکھ لی اور اس شخص کی روح پرواز کر گئی۔ شر پسند مرزائیوں نے اپنی چال کے مطابق بہتیری آوازیں دی کہ اٹھ جائے لیکن اس نے کہاں اٹھنا تھا؟ بالآخر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا فقیر نے جنازہ پڑھا دیا ہے اب یہ قیامت کو ہی اٹھے گا۔ ②

جادو وہ جو سر چڑھ کے بولے

23 ستمبر 1982ء کو قبلہ صوفی صاحب نے وصال فرمایا تو حضرت خواجہ

---

① بروایت پیر طریقت حافظ عبدالصمد صاحب خلیفہ مجاز آستانہ عالیہ وادی عزیز شریف۔

② نقشبندی، نسیم احمد، صوفی: تاجدار وادی عزیز، 2015ء، ص:59۔



خواجگان الحاج محمد معصوم صاحب (دربار عالیہ موہری شریف) آپ کے ختم چہلم پر تشریف لائے دراں حالیکہ آپ کے ساتھ خطیب پاکستان حضرت علامہ عبدالوحید ربانی ملتانی بھی حاضر ہوئے، انھوں نے بیان کیا کہ ہم یورپ کے تبلیغی دورے پر سرکار مہری شریف کے ہمراہ لندن، انگلینڈ وغیرہ گئے تو وہاں قادیانیوں کی طرف سے چھپے ہوئے پمفلٹ دیکھنے کو ملے جن پر تحریر تھا کہ ہمیں کوئی طاقت اتنا نقصان نہ پہنچا سکی جتنا صرف ایک درویش صوفی نے جو کہ ربوہ کے قریب دریائے چناب کے دوپلوں کے درمیان ڈیرہ جمائے بیٹھا ہے یہ آپ کے ذکر کی برکت تھی کہ آخر کار حکومت پاکستان نے سرکاری طور پر انھیں غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔ ربوہ میں عام مسلمانوں کی آبادی بھی وجود میں آگئی پہلے سوائے مرزائی کے کوئی اس علاقہ میں داخل نہیں ہوسکتا تھا۔

ایسے کافی واقعات رونما ہوتے رہتے جن کی وجہ سے تقریباً سات سو مرزائی آپ کے دست حق پرست پر اسلام کی دولت سے مالا مال ہوئے لیکن حضور قبلہ عالم صاحب اخبارات میں اعلان کرانے یا اپنی مشہوری کرانے کے قائل ہرگز نہ تھے اس کو ریاء سمجھتے اور فرمایا کرتے کہ دنیاداروں میں اعلان کر کے ان سے ہم نے کیا انعام واکرام لینے ہیں ہم نے صرف اللہ اور اس کے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا کو حاصل کرنا ہے اور ان کی بارگاہ سے انعام وکرام، فیوض و برکات اس قدر مل جاتے ہیں کہ اس دور حاضر میں شاید ہی کسی درویش کو میسر آسکیں، یہ اجر عظیم ہے اسی کے ہم متلاشی ہیں کہ جب اللہ اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راضی ہوگئے تو انسان پھر انسانیت کی معراج حاصل کر گیا اس سے بڑھ کر اور کیا انعام ہوسکتا ہے۔۔۔۔۔۔؟

نیز درویش تو ویسے ہی ایسے اصول کا پابند ہوتا ہے کہ اگر سارا جہان اس کی تعریف کرتا رہے تو اسے ذرہ برابر خوشی نہیں ہوگی۔ اور اگر ساری کائنات اس کی



مخالف ہو جائے تو بھی اسے ذرہ برابر ملال نہیں ہوتا وہ اللہ اور اس کے محبوب پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی رضا پر راضی ہوتا ہے۔ ①

لنگر کی چائے کمال



یہ سلسلہ 1973ء تک چلتا رہا۔ ربوہ میں ہر سال مرزائی دسمبر کے ماہ میں جلسہ کیا کرتے تھے پورے ملک سے لوگ اس جلسہ میں شمولیت کیلئے آیا کرتے۔ جلسہ تین دن تک رہتا۔ مرزائی لوگ سیر کرتے کرتے دربار عالیہ پر بھی آجاتے اور اسی طرح کئی خوش بخت لوگوں کی تقدیر بدلنے کا بہانہ بن جاتا تھا۔ اس سال کے جلسہ کے دوران ان اکابرین جلسہ نے سپیکر سے یہ اعلان کیا کہ ہماری جماعت کے لوگ دربار عالیہ وادی عزیز شریف ہرگز نہ جایا کریں اور اگر کوئی ضروری جانا چاہتا ہو تو اکیلا نہ جائے اور گروہ بن جائے وہاں جا کر ان کے لنگر سے چائے نہ پیئے۔ کیونکہ جو بھی ان سے چائے پی لیتا ہے وہ پھر انہی کا بن جاتا ہے نہ جانے ان کی چائے میں کیا خوبی ہے؟ اور واقعی حضور قبلہ عالم صاحب کی چائے میں یہ خوبی موجود تھی کیونکہ یہ چاہ دل کی گہرائیوں میں محبت و عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شیرینی سے پکائی جاتی تھی اسی لئے مخالفین کو بھی اس چاہ کی تعریف کرنا پڑی۔ ②

---

① نقشبندی، نسیم احمد، صوفی: تاجدار وادی عزیز، ص65۔

② نقشبندی، نسیم احمد، صوفی: تاجدار وادی عزیز، ص66۔



باب ④

مرزا قادیانی کی پیشگوئیاں

فقیر نے اب تک جو پیش گوئیاں آپ کے سامنے رکھیں وہ امت کے نیک لوگوں، بزرگان دین کی تھیں۔ کیونکہ وہ مصطفی کریم کو اللہ تعالیٰ کو آخری اور سچا رسول و نبی مانتے تھے اسلئے خدا تعالیٰ کی طرف سے انہیں علم عطا کیا گیا انہوں نے امت کو بتایا اور وقت نے دیکھا کہ اُن کا کہا ہوا کیسے صحیح ثابت ہوا۔ اب مرزا قادیانی کو دیکھیں وہ چونکہ اپنے تئیں نبی اور رسول ہونے کا دعویدار ہے اور اُسکے پیروکار مجدد، مسیح موعود، نبی اور رسول اور نہ جانے کیا کیا مانتے ہیں۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ مرزا جی کی نبوت کو ثابت کرنے کیلئے اُسکی پیش گوئیوں کی صداقت پر بہت ہی زور دیا جاتا ہے اور اس کے الہامات کو سچا ہونے کو نبوت کی دلیل بنایا جاتا ہے۔ قادیانی حضرات مرزا قادیانی کی پیش گوئیوں کی صداقت اور الہامات کا ڈھنڈورا پیٹتے نظر آتے ہیں جبکہ سادہ مسلمان عوام الناس جو اس بات کا شعور نہیں رکھتے کہ کسی کی پیش گوئیوں اور الہامات کو نبوت کی دلیل بنانا سراسر عبث اور غلط ہے وہ اُن کے داؤ پیچ میں پھنس جاتے ہیں۔

اسی بات کی وضاحت اعلیحضرت گولڑوی سیف چشتیائی میں فرماتے ہیں:

اقول

ناظرین خدا را انصافے۔ کیا ایسی ہی پیشین گوئیاں کرنے والے کو مطابق الامن ارتضیٰ من رسول کے نبی رسول بننے کا حق ہے۔ جیسا کہ قادیانی صاحب اس اشتہار سے پہلے بھی بڑے زور سے لکھ چکے ہیں دیکھو توضیح، ص نمبر 318۔

1 محدث بھی ایک معنی سے نبی ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے ہمکلام ہونے کا ایک شرف رکھتا ہے۔



۲ امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جاتے ہیں۔
۳ رسول اور نبیوں کی طرح اس کی وحی کو بھی دخل شیطان سے منزہ کیا جاتا ہے۔
۴ اور مغز شریعت اس پر کھولا جاتا ہے۔
۵ اور بعینہ انبیاء کی طرح مامور ہو کر آتا ہے۔
۷ انبیاء کی طرح اس پر فرض ہوتا ہے کہ اپنے تئیں باواز بلند ظاہر کرے۔
۸ اس سے انکار کرنے والا ایک حد تک مستوجب سزا ٹھہرتا ہے۔ نبوت کے معنیٰ بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ امور متذکرہ بالا اس میں پائے جاویں انتہٰی بعبارتہٖ۔

امروہی صاحب کیا یہ پیشینگوئیاں اور دعائیں مشتے نمونہ از خروارے آپ کے پیغمبر کی نبوت پر آپ کے ایمان پر خاک نہیں ڈالتیں۔ بالفرض اگر پیشین گوئی سچی بھی نکلے اور دعا بھی مستجاب ہو تو کیا (خاتم النبیین) کے برخلاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی بھی ہو سکتا ہے.....؟ ❶

عزیزم - چونکہ مرزا قادیانی نبوت کا دعویدار ہے اس لیے آیئے دیکھیں کہ اللہ رب العزت کا اس بارے میں کیا فرمان ہے کہ وہ جو بات اپنے نبیوں سے کہتا ہے پھر اسکا خلاف نہیں ہوتا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿۴۷﴾ ❷

ترجمہ: ''خدا تعالیٰ کو اپنے رسولوں کے ساتھ وعدہ خلافی کرنے والا گمان نہ کرو بیشک اللہ تعالیٰ غالب اور انتقام لینے والا ہے۔''

انبیا کرام کی زبان مبارک چونکہ وحی خدا ہوتی ہے اسلئے ہر نبی کی پیش گوئی پوری ہوئی۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو پیش گوئیاں کیں سچ ثابت ہوئیں اور ہماری سرکار نے قیامت تک کیلئے جو فرما دیا اُسی طرح پورا ہوگا۔

---

❶ گولڑوی، پیر مہر علی، سید، سیف چشتیائی، ص 137۔ ❷ سورہ ابراھیم، آیت: 47۔



ہزار فلسفیوں کی چناں چنیں بدلی
نبی کی بات مگر آج تک نہیں بدلی

کسی انسان کو ذاتی طور پر ہر علم غیب حاصل نہیں ہو سکتا ہاں البتہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کسی انسان کو کسی پوشیدہ پر مطلع کر دے اور وہ جو کہہ دے سچ ثابت ہو۔ آپ نے پچھلے صفحات میں ملاحظہ کیا۔ اسی طرح کوئی انسان اپنے قیاس سے جو بات کہہ دے ٹھیک ہو جائے اور اُس سے خرق عادت چیز کا ظہور ہو جائے۔ بحرحال خلاصہ یہ کہ خلاف عادت چیز کا ظہور ہو جانا اللہ کریم کے قرب کی دلیل نہیں ہو سکتی بلکہ ایسے امور بعض دفعہ فاسق و فاجر سے بھی سرزد ہو جاتے ہیں اگر کسی خلاف عادت چیز کا ظہور نبی اور رسول سے ہو تو اُسے معجزہ کہا جائے گا اور اگر کسی ولی سے ہو تو اُسے کرامت کہا جائے گا۔ اور اگر کسی فاسق و فاجر اور کافر سے ہو تو اُسے استدراج کہا جائے گا۔ اسی پر امت کا اتفاق ہے۔

کسی بھی انسان سے جب خرق عادت چیز کا ظہور ہو تو اُسکے عقائد و نظریات کو قرآن و حدیث پر پرکھا جائے گا اگر تو وہ زندگی قرآن وسنت کے مطابق گزار رہا ہے تو اُسکے فعل کو کرامت کہا جائے گا اور اگر قرآن وسنت کے مطابق اسکا عمل نہ ہو سکا اُسے استدراج کہا جائے گا۔ البتہ ایک چیز تو پکی ہے کہ کسی بھی انسان کے خرق عادت فعل سے اُسکی نبوت کو ثابت ہرگز ہرگز نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اللہ رب العزت نے قرآن حکیم برھان رشید میں ختم نبوت کا اعلان عام کر دیا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احادیث طیبہ میں واضح طور پر ارشاد فرمادیا کہ نبوت و رسالت مجھ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم کر دی گئی ہے اب جو نبوت کا دعویدار ہوگا کذاب اور دجال کے سوا کچھ نہیں۔

محمد متین خالد صاحب لکھتے ہیں:

جس طرح آگ کا کیڑا آگ میں خوش اور زندہ رہتا ہے اس طرح



قادیان کا جھوٹا نبی مدعی نبوت آنجہانی مرزا قادیانی اپنے جھوٹ پر بہت خوش رہتا تھا۔ ''بدنام اگر ہوں گے تو کیا نام نہ ہوگا'' کے مصداق اسے ہر روز نت نئی پیش گوئیاں کرنے کا بہت شوق تھا۔ خواہ پوری ہوں یا نہ ہوں۔ ❶

آیئے قارئین وقاریات! خود مرزا قادیانی نے جو پیش گوئی کا معیار مقرر کیا اُسکو پڑھتے ہیں پھر فقیر آپکے سامنے بطور نمونہ چند پیش گوئیاں مرزے کی رکھے گا اور فیصلہ آپ خود کریں گیں تصویر کا دوسرا رُخ دیکھ کر کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام سچے یا قادیان کا جھوٹا نبی مرزا قادیانی؟ مرزا قادیانی لکھتا ہے:

١ واضح ہوا کہ ہمارا صدق یا کذب جانچنے کیلئے ہماری پیش گوئی سے بڑھ کر اور کوئی محکب امتحان نہیں ہوسکتا۔ ❷

٢ ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیشگوئیاں ٹل جائیں۔ ❸

٣ ممکن نہیں کہ خدا کی پیش گوئی میں کچھ تخلف ہو۔ ❹

٤ کسی انسان کا اپنی پیش گوئی میں جھوٹا نکلنا خود تمام رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی ہے۔ ❺

٥ اگر ثابت ہو کہ میری سو پیش گوئیوں میں سے ایک بھی جھوٹی نکلی تو میں اقرار کروں گا کہ میں کاذب ہوں۔ ❻

٦ مدعی کاذب کی پیشگوئی ہرگز پوری نہیں ہوتی، یہی قرآن کی تعلیم ہے اور یہی

---

❶ محمد متین خالد، ثبوت حاضر ہیں، علم وعرفان پبلیشرز، 2011ء، ج:3، ص:207۔

❷ قادیانی، مرزا غلام احمد، آئینہ کمالات اسلام، ص: 288، مندرجہ روحانی خزائن، ج: 5، ص:288۔

❸ قادیانی، مرزا غلام احمد، کشتی نوح، مندرجہ روحانی خزائن، ج:19، ص:5۔

❹ قادیانی، مرزا غلام احمد، چشمہ معرفت، خزائن، ج:23، ص:91۔

❺ قادیانی، مرزا غلام احمد، تریاق القلوب، مندرجہ روحانی خزائن، جلد 15، ص 285۔

❻ قادیانی، مرزا غلام احمد، اربعین نمبر 4، مندرجہ روحانی خزائن، جلد 17، ص 461۔



توریت کی۔ ❶

حاصل یہ کہ مرزا قادیانی کا کذب وصدق معلوم کرنے کیلئے پہلا اور سب سے بڑا معیار اُن کی پیش گوئیاں ہیں۔ جو کہ آپ نے مستند حوالہ جات میں ملاحظہ کیا۔ آیئے دیکھتے ہیں مرزا قادیانی کی ان تحریروں کی ہی روشنی میں اُسکی پیش گوئیوں کا کیا انجام ہوا۔ قادیانی مربیان اور خلفاء نے بہت تعریف و تاویلات کے کرتب دکھائے لیکن بے سُود۔ اتنے پریشان کہ قادیانیوں کی مناظرانہ کتاب ''پاکٹ بک'' میں پورا باب ''پیشگوئیوں پر اعتراضات کے جوابات'' باندھا لیکن کچھ حاصل نہیں ہوسکا۔

فقیر قادیانیوں سے عرض کرتا ہے کہ آپ نے پچھلے صفحات میں پیشگوئیوں کو پڑھا جو سچ ثابت ہوئیں اب تصویر کا دوسرا رُخ بھی دیکھیں اور فیصلہ کریں کہ سچ کیا ہے اور جھوٹ کیا ہے۔ تعصب کی عینکیں اتاریں اور حق و باطل میں فرق کریں اور ساری کائنات کے ملجاء ماوا جناب محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دامن اطہر سے وابستہ ہوجائیں۔ بطور نمونہ چند پیش گوئیاں ملاحظہ ہوں۔



۱ پیشگوئی (موت مکہ میں ہوگی یا مدینہ میں؟)

مرزا قادیانی نے اپنی موت کے متعلق پیشگوئی کی تھی کہ ''ہم مکہ میں مریں گے یا مدینے میں''۔ ❷

مرزا غلام احمد قادیانی چونکہ جھوٹا نبوت کا دعویدار تھا اس نے کہا کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا ہے کہ اے مرزا تو مکہ میں مرے گا یا مدینہ میں یعنی مرزا قادیانی کا خدا ابھی صحیح نہیں جانتا تھا کہ وہ مکہ میں مرے گا یا مدینہ میں؟

وہ مکہ شریف میں یا مدینہ شریف میں مرتا بھی کیسے اللہ کریم کے سچے اور

❶ قادیانی، مرزا غلام احمد، آئینہ کمالات اسلام، مندرجہ روحانی خزائن، جلد5، ص326

❷ قادیانی، مرزا غلام احمد، تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، ص:503۔





آخری رسول جناب محمد الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سچے غلام مأمور من الرسول سیدنا پیر مہر علی شاہ گولڑوی جو کہہ چکے تھے کہ وہ مکہ شریف اور مدینہ شریف میں نہیں جاسکتا۔ (حوالہ پیر صاحب کے حالات میں گزر چکا)

بحر حال قادیانی کتب بھی گواہ ہیں کہ مرزا قادیانی 26 مئی 1908ء کو برانڈرتھ روڈ لاہور کی احمدیہ بلڈنگ میں گندگی کے اندر مر گیا اور لاش ریل گاڑی پر لاد کر قادیان لے جائی گئی۔

حوالہ جات ملاحظہ ہوں:

''حضرت مسیح موعود علیہ السلام 26 اپریل 1908ء کو لاہور تشریف لے گئے اسی روز بوقت 4 بجے صبح آپ پر یہ وحی ہوئی کہ آپ کی وفات پر دلالت کرتی تھی ''مباش ایمن از بازئی روزگار'' اس وحی کے بعد قادیان میں کوئی موقعہ آپ پر اللہ تعالیٰ کا کلام نازل ہوا اس لیے قادیان میں یہ آخری وحی تھی۔''[1]

بمقام لاہور آپ کا (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی کا) قیام تقریباً ایک ماہ تک رہا اور اسی عرصہ میں آپ نے کئی تقریریں فرمائیں ملنے والوں اور نئے ملاقاتیوں کے ساتھ گفتگوئیں کیں اور روزمرہ نمازوں میں شامل ہوتے رہے اور ہر روز سیر کے واسطے جاتے رہے جس روز حضور کا واقعہ وصال ہوا۔ اس سے ایک روز پہلے حضور نے ایک رسالہ لکھا جس کا نام ''پیغام صلح'' رکھا۔ یہ پیغام آپ نے اس غرض سے لکھا تھا کہ لاہور ٹاؤن ہال میں مختلف مذاہب کے وکلاء کو ایک عام جلسہ میں مدعو کر کے سنایا جاوے۔ جب وہ یہ پیغام لکھ چکے تو شام کے وقت وہ سیر کیلئے تشریف لے گئے مگر واپسی پر ان کی طبیعت ناساز ہو گئی بیمار ہو گئے۔

''یہاں تک کہ سوا دس بجے 26 مئی 1908ء کو حضرت اقدس کی

[1] برنی، محمد الیاس، پروفیسر، قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، ص:178۔



روح اپنے محبوب حقیقی سے جاملی"۔ ①

اسی طرح سیرۃ مہدی حصہ اول صفحہ 11 میں لکھا ہے:

"مرزا قادیانی کی موت لاہور میں قے اور اسہال کی حالت میں دستوں والی جگہ ہوئی۔"



مرزا غلام احمد قادیانی کی موت کی حالت

حضرت مسیح موعود کی وفات کا ذکر آیا تو والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کو پہلا دست کھانا کھانے کے وقت آیا تھا۔ مگر اس کے بعد تھوڑی دیر تک ہم لوگ آپ کے پاؤں دباتے رہے اور آپ آرام سے لیٹ کر سو گئے اور میں بھی سو گئی۔ لیکن کچھ دیر کے بعد آپ کو پھر حاجت محسوس ہوئی اور غالباً ایک یا دو دفعہ رفع حاجت کیلئے آپ پاخانہ تشریف لے گئے۔ اس کے بعد آپ نے زیادہ ضعف محسوس کیا تو اپنے ہاتھ سے مجھے جگایا میں اٹھی تو آپ کو اتنا ضعف تھا کہ آپ میری چارپائی پر ہی لیٹ گئے اور میں آپ کے پاؤں دبانے کیلئے بیٹھ گئی۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت صاحب نے فرمایا: تم اب سو جاؤ میں نے کہا نہیں میں دباتی ہوں۔ اتنے میں آپ کو ایک اور دست آیا مگر اب اس قدر ضعف تھا کہ آپ پاخانہ نہ جا سکتے تھے۔ اس لیے میں نے چارپائی کے پاس ہی انتظام کر دیا اور آپ وہیں بیٹھ کر فارغ ہوئے پھر اٹھ کر لیٹ گئے اور میں پاؤں دباتی رہی۔ مگر ضعف بہت ہو گیا تھا اس کے بعد ایک اور دست آیا اور پھر آپ کو ایک قے آئی جب آپ قے سے فارغ ہو کر لیٹنے لگے تو اتنا ضعف تھا کہ آپ لیٹتے لیٹتے پشت کے بل چارپائی پر گر گئے اور آپ کا سر چارپائی کی لکڑی سے ٹکرایا اور حالت دگرگوں ہو گئی۔ ②

---

① برنی، محمد الیاس، پروفیسر، قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، ص:178۔

② بشیر احمد ایم اے، مرزا، سیرت المہدی، حصہ اول، ص:11۔



مسلسل اسہال اور قے کی وجہ سے مرزا غلام احمد قادیانی کے جسم، بستر اور کمرے میں سخت بدبو اور تعفن پھیل گیا تھا۔ اس کی حالت دگرگوں ہو گئی اور نور الدین کو بلانے کیلئے کہا۔ حکیم نور الدین آیا تو مرزا قادیانی نے اسے کہا:

''مجھے اسہال کا دورہ ہو گیا ہے۔ آپ کوئی دوائی تجویز کریں۔'' [1]

مرزا قادیانی کی موت پر پھر اُسکے قریبی خادمین کی موت جتنی عبرتناک ہوئی اس پر بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے اس پر محقق برنی کی کتاب ''قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ'' دیکھی جا سکتی ہے۔ مرزا قادیانی کی موت کے متعلق قادیانی حضرات جو تاویل کرتے ہیں ملاحظہ ہو۔

قادیانی تاویل!

قادیانیوں کا اس پیش گوئی کے متعلق یہ کہنا کہ اس سے مراد مکی ''فتح یا مدنی فتح ہو گی'' کائنات کا سب سے بڑا دجل اور جھوٹ ہے دنیا کی لغت میں موت کا معنی فتح نہیں ہے اگر موت کا معنیٰ فتح ہے تو سب قادیانی زہر کھا کر مر جائیں تا کہ سب کی فتح ہو جائے۔

بہر حال مرزا قادیانی کی پیش گوئی کے برعکس اسکی موت لاہور میں اور قبر قادیان میں اسکے جھوٹا ہونے کی ایک ایسی نا قابل تردید شہادت ہے جو ہمیشہ قادیانیوں کو ذلت و رسوائی سے دوچار کرتی رہے گی۔ باقی رہا قادیانیوں کا بے تکی تاویلات کرنا، تو اسی سلسلہ میں مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

''اگر ان تمام الفاظ کی تاویل کی جائے تو پھر پیشگوئی کچھ بھی نہ رہے گی بلکہ مخالف کے نزدیک ایک باعث تمسخر ہو گا کیونکہ پیشگوئی کی تمام شوکت اور اسکا اثر اپنے ظاہر الفاظ کے ساتھ ہوتا ہے اور

---

[1] محمد متین خالد، ثبوت حاضر ہیں ج:2، ص:327۔



پیشگوئی کرنے والے کا مقصود یہ ہوتا ہے کہ لوگ ان علامتوں کو یاد رکھیں اور انہی کو مدعی صادق کا معیار ٹھہرائیں۔ مگر تاویل میں تو وہ سارے نشان مقرر کردہ گم ہو جاتے ہیں اور یہ امر مقبول اور مسلم ہے کہ نصوص کو ہمیشہ ان کے ظاہر پر عمل کرنا چاہیے اور ہر ایک نقطے کی تاویل مخالف کو تسکین نہیں دے سکتی کیونکہ اس طرح تو کوئی مقدمہ فیصلہ ہی نہیں ہو سکتا۔'' [1]

قادیانی حضرات اپنے ''مسیح موعود'' کے مقرر کردہ صرف اس ایک نہایت معقول معیار ہی کو مدنظر رکھ لیں تو قبول اسلام کے سوا ان کے پاس کوئی آپشن نہیں رہے گی کہ مرزا قادیانی پیشگوئیوں کے ''عظیم الشان'' ڈھیر میں ایک بھی پیش گوئی ایسی نہیں۔ ہے جسے تاویل کی سان پر نہ چڑھایا گیا ہو۔ [2]

اہم نکات

- فقیر قادیانیوں سے پوچھنا چاہتا ہے کہ کیا مرزا جی کی موت مکہ اور مدینہ کی بجائے لاہور برانتھ روڈ پر نہیں ہوئی۔۔۔؟
- کیا آپ کا نبی ہیضہ اور اسہال کی عبرتناک موت نہیں مرا۔۔؟
- کیا اپنے ہی بیان کردہ معیار کے مطابق مرزا قادیانی جھوٹا نہ ٹھہرا۔۔؟
- کیا آپ نے اس پیشگوئی کی تاویل نہیں کی جس سے خود مرزا قادیانی نے منع کیا تھا؟
- کیا اس ایک پیش گوئی کے جھوٹا ہونے کیوجہ سے بقول مرزا ساری پیش
- گوئیاں جھوٹی نہ ٹھہریں۔۔۔؟

[1] قادیانی، مرزا غلام احمد، تحفہ گولڑویہ ص:75، مندرجہ روحانی خزائن، ج:17، ص:161۔
[2] محمد متین خالد، ثبوت حاضر ہیں، ج:3، ص:214۔



سوچیں غور کریں۔ تعصب کی عینکیں اتاریں، انصاف کریں، عبرت حاصل کریں، بجائے مسلمانوں کو عبرت دلانے کے غور کرو تمہیں کس قدر عبرت کی ضرورت ہے۔

واپس آؤ! مصطفی جان رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دامن رحمت سے وابستہ ہو جاؤ اور شفاعت و جنت کے مستحق بن جاؤ..... اسلئے کہ

بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں
(حدائق بخشش)

۲ پیشگوئی (محمدی بیگم سے نکاح)



تاریخ میں جتنے بھی مدعیان نبوت ہوئے اُن کے حالات پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ وہ نفسانی خواہشات کے غلام بن کر رہے اُن کا اخلاقیات سے دور کا بھی تعلق نہیں تھا پہلے مدعیان نبوت اسود عنسی، مسیلمہ کذاب اور سجاح نامی عورت کے حالات پڑھ کر نتیجہ اخذ کرنے میں بالکل کوئی دشواری نہیں ہوتی۔

کچھ یہی حال کذاب قادیان مرزا غلام احمد قادیانی کا تھا۔ پہلی شادی 1852ء ماموں مرزا جمعیت بیگ کی بیٹی حرمت بی بی سے ہوئی جس سے دو لڑکے فضل احمد اور سلطان احمد پیدا ہوئے۔ دوسری شادی 17 نومبر 1884ء کے ایک خاندان آزاد خیال گھرانے کی 16 سالہ لڑکی نصرت جہاں سے 46 سال سے زائد عمر میں رچائی ابھی تھوڑا عرصہ گزرا تھا کہ قادیان کے جھوٹے نبی کی نظر محمدی بیگم پر پڑ گئی جسکی عمر ابھی صرف 13 سال تھی۔

''محمدی بیگم'' مرزا قادیانی کے ماموں زاد بھائی احمد بیگ کی نوعمر لڑکی تھی۔ مرزا کے چچا زاد بھائی مرزا نظام الدین، مرزا امام الدین اور مرزا اکمال الدین



محمدی بیگم کے حقیقی ماموں تھے اور یہ مرزا صاحب کی چچازاد بہن کی بیٹی تھی اس چچازاد بہن کے رشتے سے مرزا احمد بیگ مرزا غلام احمد کا بہنوئی تھا یہ مرزا کا ماموں زاد بھائی بھی تھا اسی طرح محمدی بیگم مرزا قادیانی کی بھانجی ایک رشتہ سے بھتیجی اور ایک رشتے سے مرزا کی بیوی کی بھتیجی تھی اور اسکی بہو کی بھی رشتہ کی بہن تھی۔

مرزا قادیانی کی رالیں ٹپکنے لگیں اور مرزا محمدی بیگم کے خیالات میں گم ہو کر رہ گیا کیا جوڑ تھا مرزا قادیانی اور محمدی بیگم کا۔خود ذکر تا ہے۔

هذه المخطوبة جارية السسن عذراء و كنت حينئذ جاوزت خمسين.

ترجمہ: ''کہ جس کے نکاح کی طلب کھائے جاتی ہے ایک کمسن لڑکی ہے اُسے کسی نے نہیں چھوا اور میں اس وقت پچاس سال سے تجاوز کر چکا ہوں۔''[1]



سلسلہ عالیہ چشتیہ کے ایک سپوت کی نگاہ فراست

جب مرزا قادیانی نے محمدی بیگم کے بارے میں کہا کہ'' اس سے اللہ تعالی نے آسمانوں پر میرا نکاح کر دیا ہے۔اور اگر محمدی بیگم میرے نکاح میں نہ آئی اور میری یہ پیشگوئی درست ثابت نہ ہوئی تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہروں گا'' تو سلسلہ عالیہ چشتیہ صابریہ کے عظیم مبلغ حضرت خواجہ شاہ محمد سراج الحق چشتی صابری گورداسپوری کے خلیفہ اکبر حضرت مولنا نواب الدین ستکوہی محمدی بیگم کے گاؤں قصبہ پٹی پہنچ گئے اور اپنے علم وعرفان اور نگاہ فراست سے محمدی بیگم کے والدین، محمدی بیگم اور قصبہ پٹی کے مغلوں کو اپنے دست مبارک پر بیعت کر لیا۔جسکی بناء پر محمدی بیگم کا نکاح مرزا قادیانی سے نہ ہوسکا۔علامہ محمد نواب الدین

---

[1] قادیانی، مرزا غلام احمد، مندرجہ روحانی خزائن، ج:5،ص:574۔





چشتی کے ایک مرید مرزا سلطان احمد سے ہو گیا اور مرزا قادیانی بقول خود ہر ایک بد سے بدتر ٹھہرا۔ ①



مرزا قادیانی کی شاطرانہ چال

مرزا امام الدین کا ایک بھائی غلام حسین تھا جو گم ہو گیا تھا اسکی بیوی مرزا احمد بیگ کی بہن تھی اس مفقود الخبر کی جائیداد بہن کے واسطہ سے مرزا احمد بیگ کو تب ہی مل سکتی تھی کہ مرزا غلام حسین کے بھائیوں کی بھی اجازت ہو۔ احمد بیگ اُن کا بہنوئی تھا اسلئے وہ سب راضی تھے۔ جدی جائیداد ہونے کیوجہ سے British Law میں مرزا غلام احمد قادیانی کی اجازت بھی ضروری تھی۔ مرزا احمد بیگ مرزا غلام احمد قادیانی سے دستخط کروانے آیا تو مرزا جی نے موقع غنیمت جانا اور احمد بیگ سے کہا کہ استخارہ کے بعد دستخط کروں گا۔ مرزا احمد بیگ جب دوبارہ آیا۔ دستخط کا مطالبہ کیا تو مرزا قادیانی نے کہا دستخط اس شرط پہ ہوں گے کہ اپنی لڑکی کا نکاح میرے ساتھ کرو۔ ملاحظہ ہو:

''اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی نازل کی کہ اسی شخص یعنی احمد بیگ کی لڑکی کے نکاح کیلئے پیغام دے اور اس سے کہہ دے کہ پہلے وہ تمہیں دامادی میں قبول کرلے اور تمہارے نور سے روشنی حاصل کرے اور کہہ دے کہ مجھے اس زمین کے لبہ کرنے کا حکم مل گیا ہے جس کے تم خواہش مند ہو۔ بلکہ اس کے عوض اور زمین بھی دی جائے گی اور دیگر مزید احسانات تم پر کئے جائیں گے۔ بشرطیکہ تم اپنی لڑکی کا مجھ سے نکاح کر دو۔ میرے تمہارے درمیان یہی عہد ہے تم مان لوگے تو میں بھی تسلیم کرلوں گا۔ اگر تم قبول نہ کرو گے تو خبردار ہو مجھے خدا نے یہ بتلایا ہے کہ اگر کسی شخص سے اس لڑکی کا نکاح ہو گا تو نہ لڑکی کے لیے یہ نکاح مبارک ہو گا اور نہ تمہارے لیے۔'' ②

---

① صادق علی زاہد، تذکرہ مجاہدین ختم نبوت، ص:26۔

② قادیانی، مرزا غلام احمد، مندرجہ روحانی خزائن، ج:5، ص:573,572۔





مرزا غلام احمد قادیانی کا ایک اور پینترا

''اور اگر تو نے یہ بات نہ مانی تو جان لے کہ اللہ نے مجھے خبر دی ہے کہ اسکا نکاح کسی دوسرے شخص سے اس کیلئے اور تیرے لیے ہرگز مبارک نہ ہوگا۔ تو نکاح کے بعد تین سال میں مرجائے گا۔ اور اسی طرح اس کا خاوند ڈھائی سال کے اندر اندر مرجائے گا اور آخرکار یہ میرے نکاح میں آکر رہے گی۔''

اور پھر یہ بھی یقین دہانی کرائی کہ میں تجھے بہت کچھ دوں گا۔

''میں تیری بیٹی (محمدی بیگم) کو اپنی کل زمین کا اور اپنی ہر مملوکہ چیز کا تیسرا حصہ بطریق عطاء دوں گا اور تو جو بھی مانگے تجھے دوں گا۔ یہ جو میں نے تجھے خط لکھا ہے اپنے رب کے حکم سے لکھا ہے۔ (1)



قارئین!

مرزا احمد بیگ تو اُٹھ کر چلا گیا مگر مرزا قادیانی نے سلسلہ الہامات شروع کر دیا۔ کیا الہام اور کیا خواب اور وحی پھر دعوے اور دھمکیوں کی بھی فہرست ہے البتہ ایک دو الہام پیش گوئیاں پڑھ لیں پھر بات کو آگے بڑھاتے ہیں۔

(1) یہ بھی الہام ہوا ہے:

ویسئلونك احق ھوتل ای وربی انه لحق وما
انتم بمعجزین زوجنا کھالا مبدل لعکلماتی
وان میرو اید یعرضوا ویقولوا سحہ متمر.

''اور لوگ تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا (محمدی بیگم سے نکاح) یہ بات سچ ہے؟ کہہ ہاں! مجھے اپنے رب کی قسم ہے کہ بات سچ ہے اور تم اس بات کو ہونے سے نہیں روک سکتے ہم نے خود اس سے تیرا عقد نکاح باندھ دیا ہے۔ میری باتوں

(1) قادیانی، مرزا غلام احمد، آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن، ج:5،ص:375۔





کو کوئی بدل نہیں سکتا اور نشان دیکھ کر منہ پھیر لیں گیں اور قبول نہیں کریں گیں اور کہیں گیں کہ یہ پکا فریب یا پکا جادو ہے۔ ❶

۲ میری اس پیش گوئی (محمدی بیگم سے نکاح والی) میں نہ ایک بلکہ چھ دعوے ہیں:

اول: نکاح کے وقت تک میرا زندہ رہنا۔

دوم: نکاح کے وقت تک اُس لڑکی (محمدی بیگم) کے باپ کا یقیناً زندہ رہنا۔

سوم: پھر نکاح کے بعد اُس لڑکی کے باپ کا جلدی سے مرنا جو تین برس تک نہیں پہنچے گا۔

چہارم: اسکے خاوند (اگر محمدی بیگم کا دوسرے سے نکاح کیا تو) کا اڑھائی سال کے عرصہ تک مرجانا۔

پنجم: اس وقت تک کہ میں اس سے نکاح کروں اس لڑکی کا زندہ رہنا۔

ششم! پھر آکر یہ بیوہ ہونے کی تمام رسموں کو توڑ کر باوجود سخت مخالفت اسکے اقارب کے میرے نکاح میں آنا۔ ❷

مرزا قادیانی نے بڑے داؤ پیچ کھیلے۔ بڑی سہانی خوابیں سنائیں، بڑے الہامات شائع کئے، بڑی بڑی پیش گوئیاں کیں، بڑے اٹکل پچو دعوے کئے۔

محمدی بیگم کے رشتہ داروں کو بڑی دھمکیاں دیں لیکن ان سب چیزوں کو انہوں نے اسے پاگل سمجھ کر توجہ نہ دی اور محمدی بیگم کا نکاح ایک شخص سلطان محمد سے کرایا اور مرزا قادیانی کی سب پیش گوئیاں دھری کی دھری رہ گئی اور محمدی بیگم مرتے دم تک اُسکے نکاح میں نہ آئی۔ مرزا نے محمدی بیگم کے نکاح کے بعد اپنے آپ کو چوڑا چمار کہنے سے بھی فرق نہ کیا۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ حد درجہ بیتاب تھا لیکن یہی حسرتیں لے کر وہ قبر میں جا پڑا۔ غالب نے کہا تھا۔

---

❶ قادیانی، مرزا غلام احمد، آسمانی فیصلہ، مندرجہ روحانی خزائن، ج:4، ص:350۔

❷ قادیانی، مرزا غلام احمد، آئینہ کمالات، مندرجہ روحانی خزائن، ج:5، ص:325۔



لے گئے خاک میں ہم داغ تمنائے نشاط
تو ہو اور آپ یہ صد رنگ گلستان ہونا

مذہبی دنیا میں انسانی حقوق کا ایسا کریہہ ڈرامہ شاید ہی کسی نے دیکھا ہو اور خدا کے نام پر ایسے صریح اور قطعی لفظوں میں نشاندہی کا کوئی جھوٹ باندھا گیا ہو محمدی بیگم مرزا کی وفات کے بعد 58 سال تک دنیا میں زندہ رہی اور اسلام پر اسکی وفات ہوئی اور اسے اور اس کے خاندان کو ذلیل ورسوا ہونے کی دھمکیاں دینے والے قانون کی نگاہ میں سرعام غیر مسلم ٹھہرائے گئے نصرت بیگم کی اولاد غیر مسلم ہو گئی اور محمدی بیگم کی اولاد مسلمانوں کی صف میں رہی یہ لوگ ایک اسلامی سلطنت کے آزاد شہری ٹھہرے اور نصرت جہاں بیگم کا پوتا مرزا طاہر مسلمانوں کی غلامی سے بھاگ کر لندن میں انگریزوں کے ہاں پناہ گزیں ہوا۔ یہ وہ بدنصیب ہیں جو ہمیشہ غیر اسلامی سلطنتوں کے سایہ میں رہیں گے اور آزادی کا سانس کبھی نصیب نہ ہو اللہ تعالیٰ پاکستان کی آزادی کو قائم ودائم رکھے یہ تحفہ اور انعام الٰہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے مرزا غلام احمد قادیانی کی مسیحیت کے منکرین کو 1947ء میں بخشا۔

یہ پیشگوئی کوئی اندازی پیشگوئی نہ تھی یہ محمدی بیگم کے مرزا کے نکاح میں آنے کی خبر تھی اور اس کے تقدیر مبرم ہونے کا اعلان تھا سو یہاں قادیانیوں کی یہ تاویل بھی نہیں چل سکتی کہ محمدی بیگم کے خاوند نے اپنے اس نکاح سے توبہ کر لی تھی اور محمدی بیگم کو فارغ کر دیا تھا وہ پوری عمر مرزا غلام احمد کی چھاتی پر مونگ دلتا رہا اور مرزا صاحب اپنی اس خواہش کو پورا کئے بغیر ہی قبر میں اتار دیئے گئے اور وہ مدت دراز تک بعد میں زندہ رہا۔ مرزا 1908ء میں اور محمدی بیگم کے خاوند نے پورے چالیس سال بعد 1948ء میں وفات پائی۔ [1]

---

[1] جسٹس، خالد محمود، ڈاکٹر، مرزا غلام احمد قادیانی اپنی عادات، پیشگوئیوں اور کردار کے آئینہ میں، محمود پبلی کیشنز اسلامک ٹرسٹ لاہور، 2010ء، ص:81-



خطیب الاسلام مجاہد ختم نبوت صاحبزادہ افتخار الحسن زیدی رحمہ اللہ اپنے مخصوص انداز بیان میں پورے جاہ وجلال سے پڑھا کرتے تھے۔

انیاں کتیاں تھیں نئیں شکار ہوندے
گیدڑ شیراں دے نال نئیں لڑ سکدے
بھلا اوہناں میدان وچ کی آونا
جیڑے محمدی بیگم دی بانہہ نئیں پھڑ سکدے

سلطان احمد (جسکو مرزا کی پیشگوئی کے مطابق 1894ء تک مرجانا چاہیے تھا) مرزا قادیانی کی موت کے بعد 40 سال زندہ رہا وہ جنگ عظیم کے دوران فرانس بھی گیا جہاں اُسکی گدّی میں گولی لگی لیکن وہ پھر بھی زندہ رہا 1948ء میں فوت ہوا اور محمدی بیگم 19 نومبر 1966ء تک زندہ رہ کر قادیانی کذاب اور دجال ہونے کی چلتی پھرتی تصویری بنی رہی۔ اور مذکورہ تاریخ کو لاہور میں ایمان کی حالت میں فوت ہوئی۔

مرزا قادیانی کے مریدوں کا مؤقف



جب مرزا قادیانی 26 مئی 1908ء کو لاہور میں بمرض، ہیضہ آنجہانی ہوگیا (حیات ناصر، ص 14) اور ''محمدی بیگم'' سے نکاح نہ ہونا تھا نہ ہوا تو قادیانیوں نے جواب گھڑا کہ نکاح جنت میں ہوگا اس پر کہا گیا کہ محمدی بیگم مرزا قادیانی پر ایمان نہ لائی تھی تو مرزا قادیانی کا کہنا تھا کہ میرے منکر جہنم میں جائیں گے تو کیا مرزا قادیانی جہنم میں برأت لے کر جائے گا تو اس پر مرزائیوں نے جواب تیار کیا کہ یہ پیش گوئی متشابہات میں سے ہے غالباً قادیانیوں کو یہی معلوم نہیں کہ پیش گوئی رب کا وہ وعدہ ہوتا ہے جس کا نبی تحدی سے اعلان کرتا ہے جو ضرور پورا ہوتا ہے۔[1]

[1] اللہ وسایا، مولنا، آئینہ قادیانیت، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت 2011، ص: 199۔



نہ چھیڑ میرے زخموں کو بہت رسوائی پائی ہے میں نے
محمدی بیگم کے عشق میں ذلت کی ٹوکری اٹھائی ہے میں نے
ہائے مرزا سلطان لے گیا میری آسمانی منکوحہ کو
بہت چیخا، بہت تڑپا، بہت دی دہائی ہے میں نے



۳ پیشگوئی (مکہ اور مدینہ میں ٹرین کا چلنا)

قارئین! آپ جانتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے بیسیوں دعوے کیے اگر فقیر آپکے سامنے پیش کرنا شروع کردے تو ایک دفتر درکار ہے۔ یکے بعد دیگرے بتدریجاً دعوے کرنا خود اس کے کذاب ہونے کی بہت بڑی دلیل ہے۔ اسلئے کسی سچے نبی نے بھی بتدریجاً دعوی نبوت نہیں کیا۔ جناب امیر ملت سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری نے اس بات کو ایک دفعہ بیان کیا تھا اور دوران گفتگو سچے نبی کی چار نشانیاں بیان کی تھیں۔ ملاحظہ ہو۔

① سچا نبی کسی کا شاگرد نہیں ہوتا۔
② سچا نبی اچانک دعوی نبوت کرتا ہے۔
③ سچے نبی کا نام مفرد ہوتا ہے۔
④ سچا نبی کوئی ترکہ یا وراثت نہیں چھوڑتا۔ [1]

جبکہ مرزا قادیانی محدث اور مجدد کے دعوے سے شروع ہو کر نبی اور رسول کے دعوے تک پہنچا۔ اور درمیان میں امام مہدی اور مسیح موعود ہونے کا دعوی بھی کیا اور علامات بھی بیان کیں۔ آج بھی قادیانیوں کی اکثریت کو اسکے کرتوتوں کا علم کم ہے جو اسنے خدا تعالی سے لیکر انبیاء کرام، صحابہ کرام، اہل بیت، امت مسلمہ اور اولیاء عظام کی شانوں کے حوالے سے کئے ہیں۔ اسلئے زیادہ تر اُسکو مہدی

[1] عقیدہ ختم نبوت اور رد فتنہ قادیانیت، صادق علی زاہد، ص: 203 بحوالہ ماہنامہ انوار الصوفیہ قصور اپریل مئی 1961ء، ص: 23-





اور مسیح موعود بھی کہتے ہیں۔ ٹی وی چینل پر تو وہ زیادہ مسیح موعود ہی کہتے نظر آتے ہیں۔ فقیر عرض کر رہا تھا کہ اُس نے اپنے آپ کو مہدی اور مسیح موعود کہا اور نشانیاں بیان کرتے ہوئے ایک نشانی یہ بھی بیان کی کہ تین سال کے اندر اندر مکہ شریف اور مدینہ شریف میں Train چل جائے گی۔ پیش گوئی ملاحظہ ہو:

① یہ پیش گوئی اب خاص طور پر مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ کی ریل تیار ہونے سے پوری ہو جائے گی کیونکہ وہ ریل جو دمشق سے شروع ہو کر مدینہ آئے گی۔ وہی مکہ معظّمہ میں آئے گی اور امید ہے کہ بہت جلد اور صرف چند سالوں تک یہ کام تمام ہو جائے گا۔ تب وہ اونٹ جو تیرہ سو برس سے حاجیوں کو لے کر مکہ سے مدینہ کی طرف جاتے ہیں۔ یک دفعہ بیکار ہو جائیں گیں اور ایک عظیم انقلاب عرب اور بلاد شام کے سفروں میں آجائے گا۔ چنانچہ یہ کام بڑی سرعت سے ہو رہا ہے۔ اور تعجب نہیں کہ تین سال کے اندر اندر یہ ٹکڑا مکہ مکرمہ اور مدینہ کی راہ کا تیار ہو جائے اور حاجی لوگ بجائے بدوؤں کے پتھر کھانے کے طرح طرح کے میوے کھاتے ہوئے مدینہ منورہ میں پہنچا کریں۔ ❶

② ”واذا العشار عطلت پوری ہوئی اور پیش گوئی حدیث ولیترکن القلوص فلایسعی علیھا نے اپنی پوری چمک دکھلائی۔ مدینہ اور مکہ کے درمیان جو ریل تیار ہو رہی ہے۔ یہی اس پیشگوئی کا ظہور ہے جو قرآن وحدیث میں ان لفظوں سے کی گئی تھی جو مسیح موعود کے وقت کا یہ نشان ہے۔“ ❷

دنیا گواہ ہے کہ آج 2016ء ہے اور مرزا قادیانی کی وفات 26 مئی

---

❶ قادیانی، غلام احمد، مرزا، تحفہ گولڑویہ، ص:46، مندرجہ روحانی خزائن، ج:17، ص:194۔

❷ قادیانی، مرزا غلام احمد، ضمیمہ نزول مسیح، مندرجہ روحانی خزائن، ج:19، ص:108۔



1908ء ہے جبکہ مرزا قادیانی کی یہ تصنیف 1902ء کی ہے۔ تو مرزا قادیانی کی پیشگوئی کے مطابق 3 سال یعنی 1905ء میں ریل چل جانی چاہیے تھی۔ لیکن آج 111 سال گزر گئے مرزا قادیانی کی بتائی ہوئی ٹرین train نہ چل سکی۔

صد افسوس!

قادیان کے کذاب کی یہ پیشگوئی بھی پوری نہ ہوئی اور کیا قادیانی امت کا کوئی فرد خصوصاً موجودہ پانچواں خلیفہ مرزا مسرور یہ عقدہ حل کرسکتا ہے کہ ٹرین train کہاں چل رہی ہے......؟

کیا اس پیشگوئی کو 111 سال نہیں گزر گئے......؟

کیا مرزا جی کذاب، اور جھوٹے نہ ٹھہرے، انصاف کرو......؟؟؟؟؟

④ پیشگوئی (عبداللہ آتھم عیسائی سے مناظرہ)

پیشگوئی کا پس منظر یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوائی مسیحیت کے تقریباً اڑھائی برس بعد مرزا جی اور ایک عیسائی مناظر ڈپٹی عبداللہ آتھم کے درمیان امرتسر شہر ڈاکٹر مارٹن کلارک کی کوٹھی میں مناظرہ طے پایا جو 22 مئی 1893ء سے شروع ہوکر 5 جون 1893ء تک پندرہ دن چلتا رہا۔

اس مناظرے میں حکیم نورالدین (مرزا کے بعد پہلا خلیفہ) مولوی احسن امروہی اور شیخ اللہ دتہ مرزا قادیانی کے معاون تھے جبکہ دوسری طرف عیسائی مناظر کے معاون پادری ٹھاکراس، پادری ٹامس ہاوَل اور ڈاکٹر مارٹن کلارک تھے۔ مناظرے کا موضوع تھا ''الوہیت مسیح'' مرزا قادیانی اس مناظرے میں بری طرح شکست سے دوچار ہوا۔ آخرکار 5 جون 1893ء کو مباحثہ کے خاتمے کے دن مرزا قادیانی نے اپنی شرمندگی مٹانے کے لیے اپنے حریف مسٹر عبداللہ آتھم کے متعلق ایک پرزور پیشگوئی کی۔ یاد رہے اس مناظرے کی مکمل



روئیداد ''جنگ مقدس'' کے نام سے شیخ نور احمد مالک ریاض ہند پریس امرتسر نے شائع کی۔ پیشگوئی ملاحظہ ہو۔

''آج رات جو مجھ پر کھلا وہ یہ ہے کہ جب میں نے بہت تضرع اور ابتہال سے جناب الٰہی میں دعا کی تو اس امر میں فیصلہ کر اور ہم عاجز بندے ہیں تیرے فیصلے کے سوا کچھ نہیں کر سکتے تو اس نے مجھے یہ نشان بشارت کے طور پر دیا ہے کہ اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عملاً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ انہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لے کر یعنی 15 ماہ تک ہاویہ میں گرایا جائے گا اور اس کو سخت ذلت پہنچے گی۔ بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے اور جو شخص سچ پر سے اور سچے خدا کو مانتا ہے اس کی اس سے عزت ظاہر ہو گی اور اس وقت جب یہ پیشگوئی ظہور میں آوے گی بعض اندھے سوجاکھے ہو جائیں گے اور بعض لنگڑے چلنے لگیں گے اور بعض بہرے سننے لگیں گے۔'' ①

اگر یہ پیشگوئی جھوٹی نکلی...... تو میں ہر سزا اٹھانے کیلئے تیار ہوں مجھ کو ذلیل کیا جائے اور سیاہ کیا جائے، میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جائے مجھ کو پھانسی دی جائے ہر ایک بات کیلئے تیار ہوں میں اللہ جل شانہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کرے گا ضرور کرے گا زمین و آسمان ٹل جائیں پر اسکی باتیں نہ ٹلیں گی۔ ②

ناظرین کرام!

پہلی پیشگوئیوں کی طرح مرزا قادیانی نے اس پیشگوئی کو بھی اللہ رب

① قادیانی، مرزا غلام احمد، جنگ مقدس، ص:209-210، مندرجہ روحانی خزائن، ج:6، ص:291-292۔

② قادیانی، مرزا غلام احمد، جنگ مقدس، ص:211، مندرجہ روحانی خزائن، ج:6، ص:293-292۔



العزت کی طرف منسوب کیا کونسی ایسی بکواس تھی جو مرزا قادیانی نے اللہ رب العزت کیلئے نہیں کی (معاذ اللہ) آیئے پیشگوئیوں کے متعلق ہی ایک نئی بات پڑھو جو مرزا نے اللہ رب العزت کیلئے کہی اور اپنی پیشگوئیوں کو معیاری ٹھہرایا۔

خدا کے قلم کی سرخ چھینٹ مرزا صاحب کے کرتہ پر

''ایک دفعہ تمثیلی طور پر مجھے خدا تعالیٰ کی زیارت ہوئی۔ میں نے اپنے ہاتھ سے کئی پیشگوئیاں لکھیں۔ جن کا یہ مطلب تھا کہ ایسے ایسے واقعات ہونے چاہئیں۔ تب میں نے وہ کاغذات پر دستخط کرانے کیلئے خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کئے اور اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی تامل کے سرخی کی قلم سے اس پر دستخط کئے اور دستخط کرتے وقت قلم کو چھڑکا۔ جیسا کہ قلم پر سیاہی زیادہ آجاتی ہے تو اسی طرح پر جھاڑ دیتے ہیں اور پھر دستخط کر دیئے۔ اور مجھ پر اس وقت نہایت رقت کا عالم تھا اس خیال سے کہ کس قدر خدا تعالیٰ کا میرے پر فضل اور کرم ہے کہ جو کچھ میں نے چاہا ملا اور اللہ تعالیٰ نے اس پر دستخط کر دیئے اور اسی وقت میری آنکھ کھل گئی۔ اور اس وقت میاں عبداللہ سنوری مسجد کے حجرے میں میرے پیر دبا رہا تھا کہ اسکے روبرو غیب سے سرخی کے قطرے میرے کرتے اور اس کی ٹوپی پر بھی گرے۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ اس سرخی کے قطرے گرتے اور قلم کے جھاڑنے کا ایک ہی وقت تھا۔ ایک سیکنڈ کا بھی فرق نہ تھا۔ ایک غیر آدمی اس راز کو نہیں سمجھے گا اور شک کرے گا۔ کیونکہ اس کو صرف ایک خواب کا معاملہ محسوس ہوگا۔ مگر جس کو روحانی امور کا علم ہو وہ اس میں شک نہیں کر سکتا۔ اسی طرح خدا نیست سے ہست کر سکتا ہے غرض میں نے یہ سارا واقعہ میاں عبداللہ کو سنایا اور اس وقت میری آنکھوں سے آنسو جاری تھے عبداللہ جو ایک روایت کا گواہ ہے اس پر بہت اثر ہوا۔ اور اس نے میرا کرتہ بطور تبرک اپنے پاس رکھ لیا جو اب کہیں اس کے پاس موجود ہے۔''①

① قادیانی، مرزا غلام احمد، حقیقۃ الوحی، ص:255۔



خلیفہ امیر ملت حضرت علامہ تاج الدین احمد تاج عرفانی اس اقتباس کو نقل کرنے کے بعد اپنی کتاب ''تہذیب قادیانی'' میں کیا زبردست مخاطب ہوتے ہیں قادیانی ٹولے سے آیئے پڑھیئے اور پھر پیشگوئی کا اگلا حصہ پڑھتے ہیں۔

مرزائی فرقہ کو علم و عقل کا ایک بہت بڑا مجسمہ سمجھنے والو۔ کیا میں آپ سے یا خواجہ کمال الدین بی اے، یا مولوی محمد علی ایم اے یا صدر الدین بی اے، سے یہ پوچھنے کا حق رکھتا ہوں کہ کیا مرزا صاحب کی مندرجہ بالا تحریر پر آپ کا ایمان ہے؟ اور اگر آپ اسے صحیح سمجھتے ہیں اور اسے خلاف عمل قرار نہیں دیتے تو آپ بتائیں کہ کیا آپ نے مرزا صاحب سے کبھی دریافت کیا تھا کہ آپ نے خدا کو کس لباس اور ہیئت میں دیکھا۔ کیا خدا اس وقت بوٹ سوٹ پہنے ہوئے تھا کہ آپ نے اور سر پر ٹوپی تھی یا پگڑی۔ اور کرسی پر بیٹھا تھا یا فرش پر۔ کسی کمرہ میں تھا یا ہوا میں معلق۔ آپ سے بات چیت بھی کرتا تھا یا بالکل صم و بکم چپ چاپ بیٹھا تھا۔ اور جو پیشگوئیاں اس وقت مرزا صاحب نے لکھیں وہ کن کن امور کے متعلق اور کتنے وقت میں آپ نے لکھیں اور کس کوالٹی کے کاغذ پر لکھیں کاغذ کا رنگ کیا تھا، کتنے کاغذوں پر لکھیں، انگریزی قلم سے یا دیسی قلم سے۔ اور خدا نے جس وقت دستخط کئے اس وقت اس کے پاس قلمدان موجود تھا۔ یا صرف ہاتھ میں قلم اور میز پر کوئی دوات تھی۔ اور دوات کس قسم کی تھی۔ بلوری یا مٹی کی۔ خدا کا قلم انگریزی تھا یا دیسی؟ اور دستخط اقسام خطوط میں کس طرز کا تھا۔ اور ذاتی اسماء میں سے دستخط تھا یا صفاتی میں سے تھا۔ اور جس وقت خدا نے دستخط کئے اس وقت اس کی میز پر کوئی ٹائم پیس رکھا ہوا تھا، دیوار پر کوئی کلاک تھی یا مرزا صاحب نے کلائی پر لیڈی واچ باندھی ہوئی تھی۔ کیونکہ سرخی کے قطرے گرنے اور قلم جھاڑنے میں ایک ایک سیکنڈ کا فرق نہیں بتاتے۔ غالباً آپ نے وقت نوٹ کر لیا ہوگا۔ مرزا صاحب کا کرتہ متبرک سمجھا گیا مگر عبداللہ کی ٹوپی کو



تبرک کیوں نہ سمجھا گیا؟①

اس پیشگوئی کے بعد ڈپٹی عبداللہ آتھم کی موت کا آخری دن 5 ستمبر 1894ء قرار پایا جب وہ دن آیا تو اُس دن کی کیفیت مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان کی زبانی سنئے۔

بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ سنواری نے کہ جب آتھم کی میعاد میں صرف ایک دن باقی رہ گیا تو حضرت مسیح موعود نے مجھ سے اور میاں حامد علی سے فرمایا کہ اتنے چنے (مجھے تعداد یاد نہیں رہی کہ کتنے چنے آپ نے بتائے تھے) لے لو اور ان پر فلاں سورۃ کا وظیفہ اتنی تعداد میں پڑھو۔ (مجھے وظیفہ کی تعداد یاد نہیں رہی) میاں عبداللہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ مجھے وہ سورۃ یاد نہیں رہی مگر اتنا یاد ہے کہ وہ کوئی چھوٹی سی سورۃ تھی۔ جیسے الم ترکیف فعل ربك باصحاب الفیل۔ اور ہم نے یہ وظیفہ قریب ساری رات صرف کر کے ختم کیا تھا۔ وظیفہ ختم کرنے پر ہم وہ دانے حضرت صاحب (مرزا قادیانی) کے پاس لے گئے کیونکہ آپ نے ارشاد فرمایا تھا کہ وظیفہ ختم ہونے پر یہ دانے میرے پاس لے آنا۔ اس کے بعد حضرت صاحب ہم دونوں کو قادیان سے باہر غالباً شمال کی طرف لے گئے اور فرمایا یہ دانے کسی غیر آباد کنویں میں ڈالے جائیں گے اور فرمایا کہ جب میں دانے کنویں میں پھینک دوں تو ہم سب کو سرعت کے ساتھ منہ پھیر کر واپس لوٹ آنا چاہیے اور مڑ کر نہیں دیکھنا چاہیے۔ چنانچہ حضرت صاحب نے ایک غیر آباد کنواں میں ان دانوں کو پھینک دیا اور پھر جلدی سے منہ پھیر کر پیچھے کی طرف نہیں دیکھا۔①

آتھم کے متعلق پیشگوئی کے وقت جماعت کی جو حالت تھی وہ ہم سے مخفی نہیں۔ میں اس وقت چھوٹا بچہ تھا اور میری عمر کوئی پانچ ساڑھے پانچ سال کی تھی۔

---

① قادری، محمد امین، مفتی: عقیدہ ختم النبوۃ، ج:13، ص:584۔

① بشیر احمد ایم اے، مرزا، سیرت المہدی، ج:1، ص:178، روایت:160۔



مگر وہ نظارہ مجھے خوب یاد ہے کہ جب آتھم کی پیشگوئی کا آخری دن آیا تو کتنے کرب واضطراب سے دعائیں کی گئی۔ میں نے تو محرم کا ماتم بھی اتنا سخت کبھی نہیں دیکھا۔ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) ایک طرف دعا میں مشغول تھے اور دوسری طرف بعض نوجوان (جنکی اس حرکت پر بعد میں برا منایا گیا) جہاں حضرت خلیفہ اول مطب کیا کرتے تھے اور آج کل مولوی قطب الدین صاحب بیٹھتے ہیں وہاں اکٹھے ہو گئے اور جس طرح عورتیں بین ڈالتی ہیں اس طرح انہوں نے بین ڈالنے شروع کر دیئے۔ ان کی چیخیں سوسو گز تک سنی جاتی تھیں۔ اور ان میں سے ہر ایک کی زبان پر یہ دعا جاری تھی کہ یا اللہ آتھم مر جائے۔ یا اللہ آتھم مر جائے۔ یا اللہ آتھم مر جائے۔ مگر اس کہرام اور آہ وزاری کے نتیجے میں آتھم تو نہ مرا۔" [1]

ناظرین کرام!

آپ نے دیکھا کہ مرزا قادیانی نے کتنے ٹوٹکے استعمال کئے۔ موت کی دھمکیاں دیں، مقررہ تاریخ کے قریب آنے پر مرزا اور اُس کے پیروکاروں نے ڈپٹی آتھم کی موت کی بڑی دعائیں مانگیں۔ ملک الموت کے بڑے ترلے منتیں کیں، بڑے حیلے اور شعبدہ بازی سے کام لئے۔ جادو منتر کئے لیکن سوائے ذلت ورسوائی اور شرمندگی کے کچھ ہاتھ نہ آیا۔ مقررہ تاریخ پر ندامت اور شرمندگی کے پہاڑ ٹوٹ رہے تھے مرزا قادیانی اور اُس کے متبعین پر۔

5 ستمبر کو مرزا کے مطابق عبداللہ آتھم پادری نے مرنا تھا وہ تو نہ مرا لیکن "6 ستمبر کی صبح شروع ہوتے ہی عیسائیوں نے مرزا قادیانی کی اس پیشگوئی کے غلط اور جھوٹا ہونے پر بڑا جلوس نکالا جس کی قیادت آتھم نے کی انہوں نے بڑے بڑے پوسٹر شائع کئے۔ مرزا قادیانی کا پتلا بنا کر اُسے جوتے مارے اور اسے

[1] خطبہ مرزا محمود احمد، مندرجہ الفضل قادیان، مورخہ 20 جولائی 1940ء۔



پھانسی دی یوں مرزا قادیانی اور اُنکی جماعت بے حد خجالت اور بدنامی سے دوچار ہوئی۔ بعض عیسائی رسی لیکر قادیان میں مرزا قادیانی کے گھر اُسے سولی دینے کیلئے حاضر ہو گئے تھے مگر مرزا قادیانی کو گھر سے باہر آنے کی جرأت نہ ہو سکی۔ اسی مناظرہ کا اُلٹ اثر یہ ہوا کہ

۱۔ منشی محمد اسماعیل جس نے مباحثہ کرایا تھا۔ عیسائی ہو گیا۔

۲۔ محمد یوسف منائی جو مباحثہ کا سیکرٹری تھا عیسائی ہو گیا۔

۳۔ مرزا قادیانی کی بیوی کا خالہ زاد بھائی مہر محمد سعید، عیسائی ہو گیا۔ [1]

نتیجتاً قادیان کے کذاب کی یہ پیش گوئی بھی پوری نہ ہوئی لہٰذا مرزا جی اپنے فیصلے کے مطابق تمام شیطانوں اور بدکاروں سے بڑھ کر لعنتی قرار پائے۔ ہم نے یہ فیصلہ نہیں کیا محترم یہ فیصلہ آپکے نبی کا تجویز کردہ ہے اپنے متعلق۔ پیچھے حوالہ جات دوبارہ پڑھ لیں۔ کہا مجھے ذلیل کیا جائے۔ اللہ نے کر دیا۔

پیشگوئی کا جب انجام ہویدا ہو گا
قدرت حق کا عجب ایک تماشا ہو گا
جھوٹ اور سچ میں جو ہے فرق وہ پیدا ہو گا
کوئی پا جائے گا عزت کوئی رُسوا ہو گا

جہنم سے مرزا قادیانی کا انٹرویو

محمد طاہر عبدالرزاق اپنی کتاب ''قادیانیت شکن'' میں ''مواصلاتی سیارے کے ذریعے جہنم سے مرزا قادیانی کا تاریخی انٹریو'' کے تحت پادری عبداللہ آتھم کے بارے مرزا قادیانی سے ایک سوال پوچھتے ہیں آیئے پڑھیں اور لطف اٹھائیں۔

---

[1] محمد متین خالد، ثبوت حاضر ہیں، ج:3، ص:238۔



سوال: زندگی میں سب سے زیادہ غصہ کب آیا؟

جواب: جب ایک پادری آتھم سے میری مقابلہ بازی شروع ہوئی اور چپقلش اپنے عروج پر پہنچ گئی تو ایک دن میں نے آؤ دیکھا نہ تاؤ۔ اور بڑھانک دی کہ آتھم فلاں تاریخ تک مرجائے گا پورے ہندوستان میں اس بات کی شہرت پھیل گئی اور لوگ اس تاریخ کا انتظار کرنے لگے۔ میں منہ سے بکواس تو کر چکا تھا لیکن اب پچھتا رہا تھا۔ اپنے آقا شیطان کے سامنے پھوٹ پھوٹ کر رویا کہ پادری آتھم کو مار دو ورنہ ذلیل و رسوا ہو جاؤں گا۔ سارے مرید بھاگ جائیں گے۔ دوکانداری بند ہو جائے گی اور میں کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہوں گا۔ میں اور میرے اہل خانہ نے رو رو کر دعائیں کیں جنتر منتر کئے لیکن بے سود! عیسائیوں نے آتھم کو کندھوں پر اٹھایا، گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے، سڑکوں پر جلوس نکالا، خوشی سے بھنگڑے ڈالے، ڈھول بجائے، میرے خلاف نعرے بازی کی، لعنت کر کے ناچ رہے تھے اور میں مفرور مجرم کی طرح اپنے مکان میں دبکا بیٹھا تھا۔ مجھے اس دن اپنی زبان اور اپنی بکواس پر شدید غصہ آرہا تھا۔ میں نے عالم تنہائی میں اپنے منہ پر دونوں طرف خود ہی زناٹے دار تھپڑ رسید کئے۔ پھٹے ہوئے منہ سے جھوٹی زبان نکال کر اس پر خاک ڈالی اور غصہ کی کیفیت یہ تھی کہ شاید میں اپنی ناک ہی کاٹ ڈالتا تا کہ ساری زندگی کسی کو شکل نہ دکھاتا۔ ①

برادران اسلام!



ہمیشہ سے ایسے ہی چلا آیا کہ جب بھی رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی نے نبوت کا دعوی کیا تو اُسکے ایسے الہامات، مکاشفات اور پیشگوئیوں میں اللہ رب العزت نے زلت ورسوائی ہی دی۔

① طاہر عبدالرزاق، قادیانیت شکن، ص: 178، شرکت پرنٹنگ پریس لاہور، جنوری 1997ء۔



آیئے شیخ الاسلام عارف باللہ مولانا حافظ محمد انوار اللہ چشتی حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف لطیف ''افادۃ الافہام'' سے ایک اقتباس آپکی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ جو آپ نے مرزا قادیانی کی ایسی پیشگوئی کے تحت لکھا۔ پھر اگلی پیشگوئی پر بحث کریں گیں۔ ملاحظہ ہو!

تاریخ خمیس میں مواہب اللدنیہ وغیرہ سے لکھا ہے کہ ایک عورت نے مسیلمہ کذاب سے کہا کہ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا سے کنوؤں میں پانی جوش مارتا ہے آپ بھی ہمارے نخلستان وغیرہ کیلئے دعا کیجئے۔ کہا وہ کیا کرتے ہیں۔ کہا ڈول میں کلی کرتے ہیں اور وہ پانی کنویں میں ڈال دیا جاتا ہے۔ اس نے بھی ایسا ہی کیا مگر اثر یہ ہوا کہ جس قدر پانی موجود تھا وہ بھی سوکھ گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آب دہن سے آشوب چشم اچھا ہو گیا تھا۔ اس نے بھی کسی آفت زدہ کی آنکھ میں تھوک لگایا اسکا اثر یہ ہوا کہ بصارت ہی زائل ہوگئی۔ ایک بار کسی بکری کے تھن پر سے اس غرض سے ہاتھ پھیرا کہ دودھ زیادہ ہو اثر یہ ہوا کہ دودھ بالکل خشک ہی ہو گیا۔

بنی خفیہ میں ایک کنواں کھودا گیا تھا برکت کیلئے اس میں آب دہن اس کا ڈالا گیا اثر یہ ہوا کہ پانی کنویں کا میٹھا تھا، کڑوا ہو گیا۔ ایک عورت نے اس سے شکایت کی میرے بہت سے لڑکے مر گئے اب صرف دو ہی رہ گئے ہیں۔ ان کی درازی کیلئے دعا کیجئے چنانچہ چھوٹے لڑکے کی چالیس برس کی عمر مقرر کی۔ جب وہ گھڑی آئی تو بڑا لڑکا ایک کنویں میں گر کے مر گیا تھا اور چھوٹا جس کی عمر چالیس سال کی مقرر کی تھی حالت نزع میں پڑا تھا غرض کہ اسی دن ان دونوں لڑکوں کا کام تمام ہو گیا۔ اسی قسم کے اور واقعات بھی لکھے ہیں۔ جس کا ماحصل یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ ایسے لوگوں کو مخذول کرتا ہے۔

عصائے موسیٰ میں لکھا ہے کہ بظاہر تو از روئے قانون قدرت و مشاہدہ



واقعات اس کا میعاد مقررہ مرزا صاحب کے اندر مرجانا عجائبات سے نہ تھا بلکہ بلحاظ کسیر سنی وضعف ونقص صحت اور ان اسباب سے بڑھ کر مرزا صاحب کی دھمکی موت سے خوف زدہ ہونے کی حالت میں بہت ہی اغلب تھا اور لکھا ہے کہ اس عرصے میں وبا کے بھی کئی دورے ہوئے باوجود تمام اسباب کے مسٹر آتھم اس مدت میں تو نہیں مرے ہاں اس کے بعد اور آٹھ ماہ زندہ رہے اگر لا یستا خرون ساعۃ سے قطع نظر کیا جائے تو یہ آٹھ ماہ کی زندگی گویا اس الہام میں رخنہ اندازی کیلئے تھی۔ اور یہ یقینی طور پر کہہ سکتے ہیں کہ اگر مرزا صاحب کے الہامات کو وقعت دینا منظور الٰہی ہوتا تو بجائے پندرہ ماہ کے تیئس (23) ماہ ان کی زبان سے کہلوا دیتا۔ اسی طرح جب مرزا صاحب نے پیش گوئی کی کہ قادیان میں طاعون نہ آئے گا تو اہل قادیان سمجھ گئے کہ اب طاعون کا آنا وہاں ضروری ہو گیا اور اسی وقت سے خوف پیدا ہو گیا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ طاعون سے قادیان کو سخت صدمہ پہنچا۔ [1]

⑤ پیشگوئی (مرزا قادیانی کی عمر)



مرزا غلام احمد قادیانی جب مسلسل اپنی پیشگوئیوں میں ناکام ہوتا چلا گیا اور ہر پیش گوئی اس کیلئے ذلت ورسوائی کا باعث بنی اُس نے سوچا کہ اب کوئی اور کھیل کھیلوں شاید کامیابی مل جائے کیونکہ جواری ہر کھیل کامیابی کی آس پر کھیلتا ہے۔ اب اُس نے ایک نئی پیشگوئی کر دی۔ وہ تھی اُسکی اپنی عمر کے بارے میں پیشگوئی۔ حالانکہ قارئین آپ جانتے ہیں کہ عمر کا فیصلہ اللہ کریم انسان کے دنیا میں آنے سے پہلے ہی فرما دیتا ہے۔ ہر انسان کو وقت مقررہ پر ہی موت آتی ہے۔ اسی لیے کسی بزرگ نے آج تک عمر کے کم یا زیادہ ہونے کو سچ اور جھوٹ کا معیار نہ بنایا۔ مرزا غلام احمد قادیانی چونکہ پیشگوئیوں کے حوالے سے اپنی مثال آپ تھا۔ کہ پہلے تو الٹی سیدھی پیشگوئی کر دیتا جب جھوٹی ہو جاتی تو فوراً تاویل کر دیتا

---

[1] قادری، محمد امین، مفتی، عقیدہ ختم النبوۃ، ج:5،ص:328



حالانکہ وہ خود یہی کہتا ہے کہ پیشگوئی کی تاویل کرنے سے معیار نہیں رہتا اور نبی کی پیشگوئی ٹل نہیں سکتی (حوالہ پیچھے گزر چکا) ان سب باتوں کے باوجود وہ پیشگوئیاں کرتا رہا اور منہ کی کھاتا رہا لیکن ہائے افسوس اُسے توبہ کی توفیق حاصل نہ ہوئی۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے کہا کہ مجھے الہام ہوا ہے اللہ نے مجھے خبر دی ہے کہ

① تری نسلاً بعیداً ولنعینك حیاتا طیبا ثمانین حولاً او قریباً من ذالك او تزید علیه سنیناً وکان وعد الله مفعولاً.

ترجمہ: تو دور کی نسل بھی دیکھے گا اور ہم تجھے خوش زندگی عطا کریں گیس اسّی سال یا اسکے قریب یا اس سے چند سال زیادہ اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا۔ [1]

② ''خدا نے مجھے صریح لفظوں میں اطلاع دی تھی کہ تیری عمر اسّی (۸۰) برس کی ہوگی اور یا یہ کہ پانچ چھ سال زیادہ یا پانچ چھ سال کم۔'' [2]

③ فبشرنا ربنا بثمانین سنة من العمر وھو اکثر عددا.

ترجمہ: میرے رب نے مجھے بشارت دی کہ تیری عمر اسی برس یا اس سے زیادہ ہوگی۔ [3]

مرزا قادیانی سوال کے جواب میں لکھتا ہے کہ:

④ ''مشیر اعلیٰ! کیا جناب کو یہ بھی اطلاع دی گئی ہے کہ آپکی عمر کتنی ہوگی؟

---

[1] قادیانی، غلام احمد، مرزا ازالہ اوھام، ص:653، مندرجہ روحانی خزائن، ج:3، ص:443

[2] قادیانی، غلام احمد، مرزا، براھین احمدیہ حصہ پنجم، ص:97، مندرجہ روحانی خزائن، ج:21، ص:258۔

[3] قادیانی، غلام احمد، مرزا، مواھب الرحمن، ص:21، مندرجہ روحانی خزائن، ج:19، ص:239۔



حضرت قدس: ہاں عمر کے متعلق مجھے الہاماً یہ بتایا گیا تھا کہ وہ اسی کے قریب ہوگی اور حال میں ایک رؤیا کے ذریعے یہ بھی معلوم ہوا کہ 15 سال اور بڑھانے کے واسطے دعا کی ہے۔ ①

مذکورہ بالا تحریرات سے ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی کو اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ تیری عمر 80 سال یا پانچ چھ سال کم یا زیادہ ہوگی۔ اگر ہم اس پیشگوئی کو پرکھنے کی کوشش کریں تو سیدھی سی بات ہے کہ مرزا قادیانی کی تاریخ پیدائش اور وفات دیکھ لی جائے۔ کوئی معمہ تو ہے نہیں جو حل نہ ہو سکے اور پھر لمبی چوڑی بحث و تحیث کی بھی ضرورت نہیں۔ تو مسلمانوں اور قادیانیوں میں اس بات پر کوئی اختلاف نہیں کہ مرزا قادیانی کی تاریخ وفات 26 مئی 1908ء ہے۔ آئیں اب ہمیں یہ معلوم کرنا رہ گیا کہ تاریخ پیدائش کیا ہے۔ تو قادیانیوں نے اس بارے بڑے ہاتھ پاؤں مارے ہیں مزید تحقیق کیلئے آپ ''پاکٹ بک'' کا مطالعہ کر سکتے ہیں۔ لیکن فقیر یہ عرض کرنا چاہتا ہے کہ ہم انکی کتابوں کی طرف کیوں جائیں ہم اُن کے نبی مرزا جی کی کتب کی طرف آتے ہیں جس نے اپنی تاریخ پیدائش خود بیان کی ہے۔ ظاہر ہے اُنکی بتائی ہوئی تاریخ پیدائش تو غلط نہیں ہو سکتی۔ ملاحظہ ہو!

[۱] ''میرے ذاتی سوانح یہ ہیں کہ میری پیدائش 1839ء یا 1840ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی ہے۔ اور میں 1857ء میں سولہ برس کا یا سترھویں برس میں تھا''۔ ②

اس بات کی تصدیق اُسکے اس قول سے بھی ہوتی ہے کہ اُس نے کہا:

[۲] ''میری عمر 34، 35 برس کی ہوگی جب والد صاحب کا انتقال ہوا۔ ③

---

① قادیانی، غلام احمد، مرزا، ملفوظات، ج:3، ص:538، 537۔

② قادیانی، غلام احمد، مرزا، کتاب البریہ، ص:159، مندرجہ روحانی خزائن، ج:13، ص:177۔

③ قادیانی، غلام احمد، مرزا، کتاب البریہ، ص:159، مندرجہ روحانی خزائن، ج:13، ص:192۔



مرزا قادیانی کے والد غلام مرتضیٰ کا انتقال 1874ء میں ہوا اس کا اقرار مرزا قادیانی نے اپنی کتاب نزول المسیح ص 176، خزائن، جلد 18، پر خود کیا ہے۔

③ ایک جگہ پر مرزا قادیانی نے اپنی عمر 95 سال تک بھی بتائی۔ ❶

قارئین توجہ فرمائیں کہ مرزا کی تاریخ پیدائش 1839ء یا 1840ء ہے اور تاریخ وفات 1908ء ہے۔

اب نتیجہ اخذ کرنا مشکل نہیں رہا کہ اگر تو مرزا قادیانی کی پیدائش 1839ء کی ہو تو عمر بنتی ہے 69 سال اور اگر 1840 ہو تو عمر بنتی ہے 68 سال۔ جبکہ مذکورہ پیشگوئیوں کی روشنی میں عمر ہونی چاہیے تھی 76 سال اور زیادہ سے زیادہ 86 سال اور ایک قول کے مطابق 95 سال۔ تو یہ گھوڑا اور یہ گھوڑے کا میدان، تمام پیشگوئیاں سوائے اٹکل پچو کے کچھ نہ ٹھہریں۔ جبکہ مرزا قادیانی نے انہی پیشگوئیوں کے بعد ایک اور بات کہہ کر قادیانیوں کو مزید مشکل میں ڈال دیا وہ کہتا ہے:

''اب جس قدر میں نے بطور نمونہ کے پیش گوئیاں کی ہیں۔ درحقیقت میرے صدق یا کذب آزمانے کیلئے کافی ہیں۔ ❷

دعوت انصاف



کیا مرزا قادیانی کے پیروکاروں یعنی قادیانیوں، لاہوریوں، اروپیوں، تیجا پوریوں اور گنا چوریوں کا یہ حق نہیں بنتا کہ وہ غور کریں کہ جس کو وہ اپنا پیشوا مانتے ہیں اُسکے اپنے بقول وہ بے اعتبار اور جھوٹا ہے اسلئے کہ نہ تو اُسکی عمر 76 سال ہوئی نہ 86 نہ ہی 95 سال؟

لن یصلح الحطار ما افسد الد ھر.

ترجمہ: جسکو زمانے نے بگاڑا ہوا اُسے عطار کیسے سنوار سکتا ہے؟

---

❶ قادیانی، غلام احمد، مرزا، تذکرہ، ص:497، طبع سوم۔

❷ قادیانی، مرزا غلام احمد، ازالہ اوہام، ص:653، خزائن ج:3، ص:442۔





حضرت قدس: ہاں عمر کے متعلق مجھے الہاماً یہ بتایا گیا تھا کہ وہ اسی کے قریب ہوگی اور حال میں ایک رؤیا کے ذریعے یہ بھی معلوم ہوا کہ 15 سال اور بڑھانے کے واسطے دعا کی ہے۔ ①

مذکورہ بالا تحریرات سے ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی کو اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ تیری عمر 80 سال یا پانچ چھ سال کم یا زیادہ ہوگی۔ اگر ہم اس پیشگوئی کو پرکھنے کی کوشش کریں تو سیدھی سی بات ہے کہ مرزا قادیانی کی تاریخ پیدائش اور وفات دیکھ لی جائے۔ کوئی معمہ تو ہے نہیں جو حل نہ ہو سکے اور پھر لمبی چوڑی بحث وتمحیث کی بھی ضرورت نہیں۔ تو مسلمانوں اور قادیانیوں میں اس بات پر کوئی اختلاف نہیں کہ مرزا قادیانی کی تاریخ وفات 26 مئی 1908ء ہے۔ آئیں اب ہمیں یہ معلوم کرنا رہ گیا کہ تاریخ پیدائش کیا ہے۔ تو قادیانیوں نے اس بارے بڑے ہاتھ پاؤں مارے ہیں مزید تحقیق کیلئے آپ ''پاکٹ بک'' کا مطالعہ کر سکتے ہیں۔ لیکن فقیر یہ عرض کرنا چاہتا ہے کہ ہم انکی کتابوں کی طرف کیوں جائیں ہم اُن کے نبی مرزا جی کی کتب کی طرف آتے ہیں جس نے اپنی تاریخ پیدائش خود بیان کی ہے۔ ظاہر ہے اُنکی بتائی ہوئی تاریخ پیدائش تو غلط نہیں ہو سکتی۔ ملاحظہ ہو!

1 ''میرے ذاتی سوانح یہ ہیں کہ میری پیدائش 1839ء یا 1840ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی ہے۔ اور میں 1857ء میں سولہ برس کا یا سترھویں برس میں تھا''۔ ②

اس بات کی تصدیق اُسکے اس قول سے بھی ہوتی ہے کہ اُس نے کہا:

2 ''میری عمر 34، 35 برس کی ہوگی جب والد صاحب کا انتقال ہوا۔ ③

---

① قادیانی، غلام احمد، مرزا، ملفوظات، ج:3، ص:538، 537۔

② قادیانی، غلام احمد، مرزا، کتاب البریہ، ص:159، مندرجہ روحانی خزائن، ج:13، ص:177۔

③ قادیانی، غلام احمد، مرزا، کتاب البریہ، ص:159، مندرجہ روحانی خزائن، ج:13، ص:192۔



مرزا قادیانی کے والد غلام مرتضیٰ کا انتقال 1874ء میں ہوا اس کا اقرار مرزا قادیانی نے اپنی کتاب نزول المسیح ص 176، خزائن، جلد 18، پر خود کیا ہے۔

③ ایک جگہ پر مرزا قادیانی نے اپنی عمر 95 سال تک بھی بتائی۔ ❶

قارئین توجہ فرمائیں کہ مرزا کی تاریخ پیدائش 1839ء یا 1840ء ہے اور تاریخ وفات 1908ء ہے۔

اب نتیجہ اخذ کرنا مشکل نہیں رہا کہ اگر تو مرزا قادیانی کی پیدائش 1839ء کی ہو تو عمر بنتی ہے 69 سال اور اگر 1840 ہو تو عمر بنتی ہے 68 سال۔ جبکہ مذکورہ پیشگوئیوں کی روشنی میں عمر ہونی چاہیے تھی 76 سال اور زیادہ سے زیادہ 86 سال اور ایک قول کے مطابق 95 سال۔ تو یہ گھوڑا اور یہ گھوڑے کا میدان، تمام پیشگوئیاں سوائے اٹکل پچو کے کچھ نہ ٹھہریں۔ جبکہ مرزا قادیانی نے انہی پیشگوئیوں کے بعد ایک اور بات کہہ کر قادیانیوں کو مزید مشکل میں ڈال دیا وہ کہتا ہے:

''اب جس قدر میں نے بطور نمونہ کے پیش گوئیاں کی ہیں۔ درحقیقت میرے صدق یا کذب آزمانے کیلئے کافی ہیں۔ ❷



دعوت انصاف

کیا مرزا قادیانی کے پیروکاروں یعنی قادیانیوں، لاہوریوں، اروپیوں، تیجا پوریوں اور گناچوریوں کا یہ حق نہیں بنتا کہ وہ غور کریں کہ جس کو وہ اپنا پیشوا مانتے ہیں اُسکے اپنے بقول وہ بے اعتبار اور جھوٹا ہے اسلئے کہ نہ تو اُسکی عمر 76 سال ہوئی نہ 86 نہ ہی 95 سال؟

لن یصلح الحطار ما افسد الد ھر.

ترجمہ: جسکو زمانے نے بگاڑا ہو اُسے عطار کیسے سنوار سکتا ہے؟

❶ قادیانی، غلام احمد، مرزا، تذکرہ، ص: 497، طبع سوم۔

❷ قادیانی، مرزا غلام احمد، ازالہ اوہام، ص: 653، خزائن ج: 3، ص: 442۔





لیکن فقیر پھر بھی دعوت انصاف دیتا ہے کہ آؤ ضد اور ہٹ دھرمی میں کچھ نہیں رکھا۔ ٹھنڈے دل ودماغ سے سوچو فقیر صرف اور صرف آپکی خیر خواہی کیلئے عرض کررہا ہے اور انصاف کرو کیا مذکورہ پیش گوئی کے غلط ثابت ہونے پر مرزا قادیانی کذاب اور دجال ثابت نہیں ہوا۔ اسلئے واپس آؤ، توبہ کرو، اسلام کے دامن رحمت سے لپٹ جاؤ اور جہنم سے بچ جاؤ۔

فاعتبر وایا اولی الا بصار!

٦ پیشگوئی (مولانا بٹالوی کے متعلق مرزا کا ایک ڈراؤنا الہام)



مرزا قادیانی نے 31 دسمبر 1892ء کو مولانا بٹالوی کو ایک خط لکھا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ مجھے آپ کے متعلق ایک ڈراؤنا الہام ہوا ہے اور آپ کے متعلق چند دوستوں نے بری خوابیں بھی سنائیں ہیں۔ جن کی وجہ سے میں آپ کے خطرناک انجام سے ڈر گیا ہوں اور میں آپ کی ہمدردی کے طور پر یہ لکھتا ہوں کہ آپ مولویانہ جنگ وجدال کو ترک کرکے چندروز طالب حق بن کر میرے پاس رہیں تو میں امید رکھوں کہ خدا تعالیٰ آپ کی تمام غلطیاں نکال دے گا اور مطمئن کردے گا اور اگر آپ کو اس بات کی بھی برداشت نہیں تو آپ جانتے ہیں کہ پھر آخری علاج فیصلہ آسمانی ہے۔

مولانا بٹالوی نے اس کے جواب میں خط لکھا کہ میں نے آپ کا خط تعجب سے پڑھا۔ میں ان گیدڑ بھبکیوں سے نہیں ڈرتا بلکہ اس ڈرنے کو شرک سمجھتا ہوں۔ میں دین اسلام کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور پہلے انبیاء کو سچا سمجھتا ہوں اور ان کو سچا سمجھنے کا تقاضہ یہ ہے کہ آپ کو جھوٹا سمجھوں۔ اس لیے آپ کی تعلیمات اسلامی تعلیمات کے خلاف ہیں۔ آپ ایک مجمع میں اپنے تین الہامات پر مجھ سے بحث کرلیں اور ان کو سچا ثابت کردیں تو میں آپ کو ملہم من اللہ مان لوں گا۔ خط کے



آخر میں انہوں نے مرزا کو مشورہ دیا کہ وہ اپنی اس دوکانداری کو چھوڑ دیں اور دین اسلام کے تابع ہو جائیں مرزا نے اس خط کے جواب میں چھ سے زائد صفحات پر مشتمل خط لکھا اور صرف محمدی بیگم والی پیشگوئی پر بحث کی اور باقی باتوں کو چھوڑ دیا۔ مرزا صاحب نے مولانا بٹالوی کی تجویز کا جواب دیتے ہوئے یہ لکھا کہ مجھے اس بات کی کوئی ضرورت نہیں کہ اس الہامی پیشگوئی آزمائش کے لیے بٹالہ میں کوئی مجلس مقرر کروں۔ جانبین کی یہ خط وکتابت مرزا کی کتاب آئینہ کمالات اسلام (جس کا دوسرا نام دافع الوساوس ہے) میں تفصیلاً مذکور ہے۔ ①

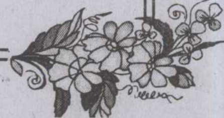
مولنا بٹالوی کے قادیانی ہوجانے کی پیشگوئی



مرزا قادیانی نے مولانا بٹالوی کے مرزائی ہو جانے کی پیش گوئی کئی بار کی تفصیل درج ذیل ہے:

سن	حوالہ
(۱) مئی 1893ء	(۱) تذکرہ ص 238،239 طبع دوم (۲) حجۃ الاسلام مندرجہ روحانی خزائن، ج:6 (۳) مجموعہ اشتہارات، ج:1، ص:415،416 (۴) ملفوظات، ج:4، ص:281
(۲) 13 دسمبر 1894ء	(۱) سراج منیر مندرجہ روحانی خزائن، ج:12۔ (۲) تذکرہ ص:272,271 طبع: دوم۔ (۳) ملفوظات احمدیہ، ج:8، ص:98۔
(۳) نومبر 1902ء	اعجاز احمدی، مندرجہ روحانی خزائن، ج:19، ص:16 تا 163

① چنیوٹی، مشتاق احمد، مولانا، تحفظ ختم نبوت کی صدسالہ تاریخ، ص:87۔





لیکن مرزا قادیانی کی پیش گوئی پوری نہ ہوسکی۔مولانا بٹالوی مسلسل مرزا قادیانی کی موت تک اس کے تعاقب میں مصروف رہے۔ ❶

۷ پیشگوئی (درباروادیٔ عزیز شریف کے بارے میں)

خواجہ خواجگان حضرت خواجہ صوفی محمد علی صاحب رحمہ اللہ تعالی (آستانہ عالیہ وادی عزیز شریف، پل دریائے چناب، چنیوٹ) کے متعلق مرزا بشیرالدین ابن مرزا قادیانی نے اپنے باپ کی طرح پیشگوئی ٹھونسی کہ یہ وادی (وادی عزیز شریف) اوروادی والا (حضرت خواجہ محمد علی) 1967ء سے پہلے پہلے ختم ہو جائے گا مگر مولا کریم کی کرم نوازی 1967ء سے پہلے مرزا بشیرالدین خود ختم ہو گیا جبکہ حضور بلال موہروی قبلہ صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا وصال باکمال 1982ء میں ہوا۔

وادی عزیز شریف کا فیض آج بھی جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گا۔ان شاءاللہ۔ ❷

اس پہ یہ قہر کہ اب چند مخالف تیرے
چاہتے ہیں کہ گھٹا دیں کہیں پایہ تیرا
عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے
یہ گھٹائیں اسے منظور بڑھانا تیرا

۸ پیشگوئی (مرزا طاہر کی غلط پیشگوئی ذلت ورسوائی)

مرزا طاہر نے لندن مین ایک جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ مولانا چنیوٹی (مولانا منظور احمد چنیوٹی) 15 ستمبر 1989ء سے پہلے پہلے فوت ہو جائیں گے۔اس کی یہ پیشین گوئی جھوٹی نکلی آپ لندن تشریف لے گئے اور یکم اکتوبر

❶ چنیوٹی، مشتاق احمد، مولانا، تحفظ ختم نبوت کی صد سالہ تاریخ، ص:88۔

❷ بروایت پیر طریقت امین فیض وادی عزیز حافظ عبدالصمد صاحب زید مجدہ خلیفہ مجاز وادی عزیز شریف۔



1989ء کو ویمبلے ہال لندن میں منعقدہ پانچویں عالمی تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں شرکت اور خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مرزا طاہر کی پیشن گوئی غلط ثابت ہوئی۔ میں آج بھی زندہ موجود ہوں اگر مرزا طاہر سچا ہوتا تو اس کی پیشین گوئی غلط ثابت نہ ہوتی۔



حسن محمود عودہ کا قبول اسلام

مرزا طاہر احمد کا سیکرٹری حسن محمود عودہ اگرچہ قادیانیت سے متنفر ہو چکا تھا لیکن وہ قادیانیت سے اظہار برات اور قبول اسلام کے لیے 15 ستمبر 1989ء کا انتظار کر رہا تھا کہ مرزا طاہر کی پیشین گوئی سچی ثابت ہوتی ہے یا نہیں۔ یکم اکتوبر کو منعقدہ ختم نبوت کانفرنس میں وہ شریک ہوا اور پہلی صف میں بیٹھا رپورٹنگ کر رہا تھا۔ اس نے جب مولانا چینیوٹی کو زندہ سلامت دیکھا تو اس نے قادیانیت سے اظہار برات کر دیا۔ اس کے قبول اسلام پر مسلمانوں کا جذبہ ایمانی اور کانفرنس کا منظر دیدنی تھا۔ ❷



⑨ مرزا طاہر کا ایک انٹرویو (پیشگوئی)

سابق صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق صاحب نے 26 اپریل 1984ء کو امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کیا قادیانیوں نے اس آرڈیننس کو وفاقی شرعی عدالت میں چیلنج کیا۔ اس رٹ کا فیصلہ 12 اگست 1984ء کو ہوا۔ رٹ خارج کر دی گئی اور آرڈیننس کو اس وقت کے چیف جسٹس فخر عالم صاحب نے قانون کے مطابق قرار دیا۔

مرزا طاہر جو مرزا ناصر (جس نے 1974ء کو پاکستان کی قومی اسمبلی میں پیش ہو کر اپنے دلائل دیئے تھے) کے بعد جانشین ٹھہرا اُس وقت قادیانیوں کا لیڈر تھا اُس نے اپنے ایک انٹرویو میں اپنے جھوٹے نبی کی طرح اور اپنی قادیانی کشتی کو سہارا دینے کی غرض سے ایک بیان تھوپ دیا۔ جو ''لندن ٹائم'' میں

❷ چنیوٹی، مشتاق احمد، مولانا، تحفظ ختم نبوت کی صد سالہ تاریخ، ص:653۔



چھپا۔(انٹرویو کی اصل کاپی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پاس محفوظ ہے) مرزا طاہر نے کہا کہ یہ آرڈیننس چونکہ صدر ضیاء الحق نے دیا ہے تو جس وقت مارشل لاء ختم ہو گا ساتھ ہی یہ آرڈیننس بھی ختم ہو جائے گا

مارشل لاء تو ختم ہوا ہی لیکن آج 2017ء ہے 33 سال گزرنے کو ہیں لیکن آرڈیننس قائم و دائم ہے اور قادیانیوں کے سروں پر چمکتی تلوار کی مانند آج بھی لہرا رہا ہے۔فقیر راقم الحروف اللہ جل وعلاء کے فضل و کرم اور حضور تاجدارِ ختم نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیضِ محبت سے عرض کرنا چاہتا ہے کہ نت نئے آرڈیننس بنتے اور آتے رہیں گے لیکن یہ آرڈیننس صبحِ قیامت تک ختم نہیں ہو گا۔ان شاء اللہ عزوجل۔



مصادر و مراجع

نمبر شمار	کتاب کا نام	مصنف کا نام	اشاعت
1-	القرآن الحکیم	المنزل من اللہ	
2-	ارمغان قادیان	مولانا ظفر علی خان	مکتبہ فروغ فکر فروزاں لاہور اگست 2010ء
3-	ایمان پرور یادیں	مولانا اللہ وسایا	عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ ملتان، جون 1986ء
4-	اقبال اور قادیانیت	بشیر احمد ایم اے	ناول ٹیک پرنٹرز راولپنڈی ااگست 2006ء
5-	احتساب قادیانیت ج:57،37	رد قادیانیت پر مختلف شخصیات کے رسائل کا مجموعہ	عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ ملتان طبع اول 2011ء
6-	آثار الکریم	قاضی علم دین	شرکت پرنٹنگ پریس لاہور: محمد یعقوب خان جدون (بدون تاریخ أوسنہ)
7-	آفتاب مشائخ	مفتی محمد علیم الدین نقشبندی	سلطانیہ پبلی کیشنز جہلم، مئی 2014ء
8-	آئمہ تلبیس	ابو القاسم محمد رفیق دلاوری	عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، ملتان، طبع اول مئی 2010ء
9-	آئینہ قادیانیت	غلام دستگیر فاروقی	بزم رحمت، جامعہ رحمت ٹاؤن شپ لاہور 2016ء
10-	آئینہ قادیانیت	مولانا اللہ وسایا	عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان، اکتوبر 2011
11-	بزم جاناں	ڈاکٹر صاحبزادہ ابو الخیر محمد زبیر	ضیاء القرآن پبلی کیشنز 2010ء
12-	پیش گوئی	ایچ۔ایم سرور نظامی	اپریل 1972ء
13-	پیش گوئی	نوابزادہ نیاز دل خان	مارچ 2009ء



-14	پیش گوئیاں	ادارہ نقشبندیہ اویسیہ	دارالعرفان، منارہ چکوال مئی 2015ء
-15	تذکرہ اکابر اہلسنت	علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری	اویسی بک سٹال، پیپلز کالونی گوجرانوالہ (بدون تاریخ اُوسنہ)
-16	تذکرہ علمائے اہلسنت و جماعت لاہور	پیرزادہ اقبال احمد فاروقی	مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور 2013ء
-17	تذکرہ وملفوظات قلندر علی سہروردی	خاور سہروردی	ناشر: حسیب خاور سہروردی کینال ویو لاہور، طبع ثانی 2008ء
-18	تذکرہ مجاہدین ختم نبوت	صادق علی زاہد	مکتبہ جمال کرم لاہور, 2009
-19	تذکرہ مشائخ نقشبندیہ	پرفیسر محمد نور بخش توکلی	مشتاق بک کارنر لاہور
-20	تذکرہ مشائخ سہروردیہ قلندریہ	محمد نعیم طاہر سہروردی	زاویہ پبلشرز لاہور 2011ء
-21	تذکرہ مشائخ آلومہار شریف	ابوالبیان محمد سعید احمد مجددی	تنظیم الاسلام پبلی کیشنز گوجرانوالہ 2009ء
-22	تاریخ مشائخ چشت	خلیق احمد نظامی	زاویہ پبلی کیشنز لاہور 2014ء
-23	تحریک ختم نبوت منزل بمنزل	محمد اسماعیل شجاع آبادی	قاضی احسان اکیڈمی شجاع آباد 2015ء
-24	تحفظ ختم نبوت اہمیت اور فضیلت	محمد متین خالد	علم وعرفان پبلیشرز 2012ء
-25	تحفظ ختم نبوت کی صد سالہ تاریخ	مولانا مشتاق احمد چنیوٹی	انٹرنیشنل ختم نبوت مودمنٹ پاکستان 2008ء
-26	تحقیق وتدوین کا طریقہ کار	پروفیسر ڈاکٹر خالق داد ملک	اورنٹیل بکس لاہور جولائی 2013ء
-27	تاجدار وادی عزیز	صوفی نسیم احمد نقشبندی	دربار وادی عزیز شریف 2015ء
-28	تحریک ختم نبوت	شورش کاشمیری	مطبوعات چٹان لاہور 1976ء
-29	ثبوت حاضر ہیں، ج:1	محمد متین خالد	علم وعرفان پبلیشرز 2016ء
-30	ثبوت حاضر ہیں، ج:2	محمد متین خالد	علم وعرفان پبلیشرز 2016
-31	ثبوت حاضر ہیں، ج:3	محمد متین خالد	علم وعرفان پبلیشرز 2016
-32	چراغ ابوالعلائی	علامہ غلام آسی پیا جہانگیری	تصوف فاؤنڈیشن 1999ء



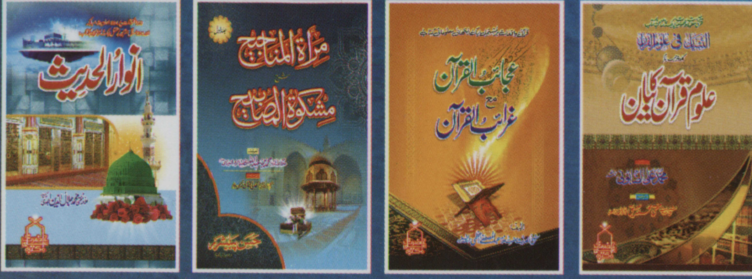
-33	چشمۂ فیض شیر ربانی	محمد یاسین قصوری نقشبندی	کرماں والاں بک شاپ لاہور 2011
-34	ذکر خیر المعروف بہ صحیفہ محبوب	خواجہ محمد محبوب عالم	زاویہ پبلیکشنز 2012ء
-35	خاتم النبیین	ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی	سنگ میل پبلیکیشنز لاہور جنوری 2005ء
-36	ختم نبوت	سید تراب الحق قادری جیلانی	افکار اسلامی اسلام آباد، کراچی 2015
-37	روحانی خزائن، ج:10	مرزا غلام احمد قادیانی	نزارات اشاعت ربوہ پاکستان
-38	روحانی خزائن، ج:5,15,17	مرزا غلام احمد قادیانی	نزارات اشاعت ربوہ پاکستان
-39	روحانی خزائن ،ج:19	مرزا غلام احمد قادیانی	نزارات اشاعت ربوہ پاکستان
-40	روحانی خزائن، ج:21	مرزا غلام احمد قادیانی	نزارات اشاعت ربوہ پاکستان
-41	روحانی خزائن، ج:23	مرزا غلام احمد قادیانی	نزارات اشاعت ربوہ پاکستان
-42	رئیس قادیان	ابو القاسم مولانا رفیق دلاوری	عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان 2007ء
-43	سیف چشتیائی	سید پیر مہر علی شاہ گولڑوی	ضیاء القرآن پبلیکشنز لاہور 2015ء
-44	سیرت المهدی	مرزا بشیر الدین (ابن مرزا قادیانی)	
-45	سنت کی آئینی حیثیت	مولنا ابو الاعلی مودودی	اسلامک پبلیکیشنز لاہور 2015ء
-46	سرور دو عالم کی نبوت کے دلائل	ابو مسعود عبد الجبار سلفی	الھادی للنشر و التوزیع 2011ء
-47	شاہراہ عشق کے مسافر	طاہر عبد الرزاق	شرکت پرنٹنگ پریس لاہور 2000ء،
-48	شیخ الاسلام محدث گھوٹوی	پروفیسر نصیر الدین شبلی	الشیخ الجامع اکیڈمی ملتان 2012ء
-49	عقیدہ ختم نبوت، ج:5	مفتی محمد امین قادری	ادراہ تحفظ عقائد اسلامیہ کراچی 2012ء



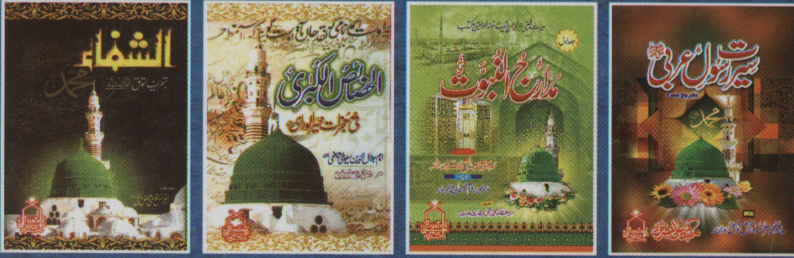
-50	عقیدہ ختم نبوت، ج:10	مفتی محمد امین قادری	ادراہ تحفظ عقائد اسلامیہ کراچی 2012ء
-51	عقیدہ ختم نبوتؐ، ج:13	مفتی محمد امین قادری	ادراہ تحفظ عقائد اسلامیہ کراچی 2012ء
-52	عقیدہ ختم نبوت	پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری	منہاج القرآن پرنٹرز لاہور، جون 2013ء
-53	فیوضات حسنیہ	صاحبزادہ احمد حسن الحسنی	مکتبہ حنفیہ مجددیہ، لیہ 1999ء
-54	قادیانیت اپنے آئینے میں	مولانا صفی الرحمن مبارکپوری	مکتبہ اسلامیہ لاہور پرنٹرز
-55	قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ	پروفیسر محمد الیاس برنی	عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان 2001
-56	قادیانی شبہات کے جوابات	مولانا اللہ وسایا	عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت 2004ء
-57	قادیان ریزہ ریزہ ہوتی ہے	محمد طاہر عبدالرزاق	انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ آف تحفظ ختم نبوت لاہور، 2006ء
-57	قادیانیت شکن	محمد طاہر عبدالرزاق	انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ آف تحفظ ختم نبوت لاہور جنوری 1997ء
-59	قادیانیت اسلام اور سائنس کے کٹہرے میں	عرفان محمود برق	ورلڈ ختم نبوت یوتھ فورس پاکستان دسمبر 2013ء
-60	مرزا غلام احمد قایانی اپنی عادات، پیشگوئیوں اور کردار کے آئینہ میں	ڈاکٹر جسٹس علامہ خالد محمود	محمود پبلی کیشنز لاہور 2010ء
-61	مجلہ الحقیقہ	مؤلفہ سید صابر حسین شاہ بخاری	نقش لاثانی نگر شکر گڑھ 2012ء
-62	ماہنامہ نور الحبیب	مدیر اعلیٰ، صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری	بصیر پور، اکتوبر 2015ء
-63	نبوت کے جھوٹے دعویدار	ابو القاسم رفیق دلاوری	



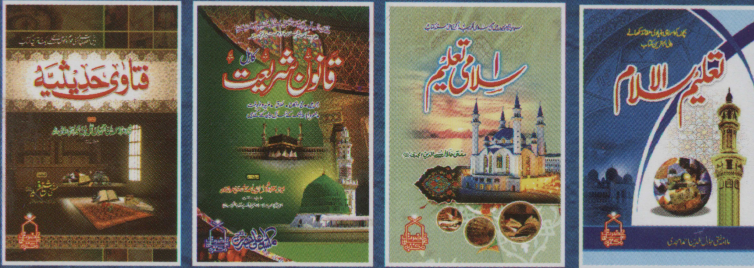
قرآن وحدیث کی معلومات پر مبنی قابل مطالعہ کتب



سیرت النبی ﷺ پر چند بنیادی کتب



دینی مسائل جاننے کے لیے ان کتب کا مطالعہ فرمائیں





فکر آخرت
پیدا کرنے
والی کتب



مکتبہ اعلیٰ حضرت
داتا دربار مارکیٹ، لاہور
042-37247301
0300-8842540
0315-8842540